احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی بین الاقوامی میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

فروری 2016ء

قائد ڈے نمبر

عہدِ پُر آشوب کی اِک نوائے دلبری

امن وسلامتی اور اعتدال و توازن کے فروغ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی علمی و فکری خدمات

انتہاء پسندی و دہشت گردی کے خلاف فکری، شعوری اور عملی محاذ پر ضربِ امن
شیخ الاسلام کا ایک تاریخی اقدام

میری ہستی شوقِ پیہم، میری فطرت اضطراب
کوئی منزل ہو مگر گزرا چلا جاتا ہوں میں

65 ویں سالگرہ مبارک

قرآن کی آیتوں سے خیرات لینے والا دامانِ شہرِ شب میں سورج اگا رہا ہے
ملت کی کشتیوں کو گردابِ ابتلاء میں طیبہ کے ساحلوں کا رستہ دکھا رہا ہے

ہم اصلاحِ احوالِ امت اور بین المذاہب و بین المسالک ہم آہنگی کے عظیم علمبردار

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

کو ان کی **65** ویں سالگرہ کے موقع پر **مبارکباد** پیش کرتے ہیں

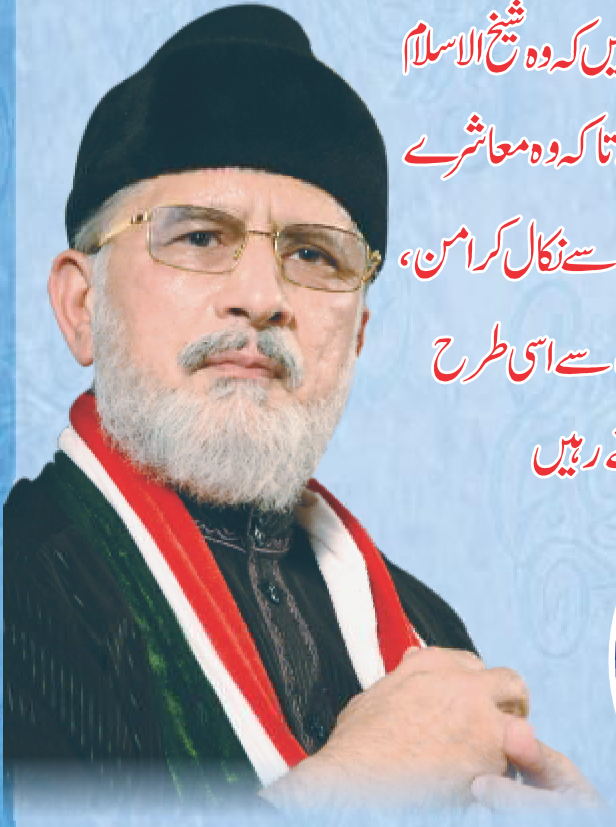

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ شیخ الاسلام
کو عمر جاوداں عطا فرمائے تاکہ وہ معاشرے
کو ذہنی خلفشار کی دلدل سے نکال کر امن،
سکون اور محبت کی دولت سے اسی طرح
سرفراز فرماتے رہیں

ساجد محمود رانجھا (رانجھا کریانہ سٹور) تحریک منہاج القرآن کنجاہ۔ گجرات

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

بفیضانِ نظر
قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز
زیرِ سرپرستی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

جلد 30 شمارہ 2 / ربیع الثانی / جمادی الاول ۱۴۳۷ھ / فروری 2016ء

www.facebook.com/minhajulquran
www.minhaj.info mqmujallah@gmail.com

چیف ایڈیٹر
ڈاکٹر علی اکبر قادری الازہری

ایڈیٹر
محمد یوسف

اسسٹنٹ ایڈیٹر
محمد شعیب بزمی

مجلس مشاورت
صاحبزادہ فیض الرحمٰن درانی، خرم نواز گنڈاپور
احمد نواز انجم، جی ایم ملک
سرفراز احمد خان، منظور حسین قادری
غلام مرتضیٰ علوی، نوراللہ صدیقی، فرح ناز

مجلس ادارت
علامہ محمد معراج الاسلام، مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی
پروفیسر محمد نصراللہ معینی، ڈاکٹر طاہر حمید تنولی

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم
گرافکس: عبدالسلام
خطاطی: محمد اکرم قادری
عکاسی: محمود الاسلام قاضی

حسنِ ترتیب

قائد ڈے نمبر

اداریہ۔۔ تیرہ شبی میں نورِ سحر کا سرمایہ		4
فروغِ اعتدال و توازن اور شیخ الاسلام	ڈاکٹر رحیق احمد عباسی	6
تلاشِ خضر	غلام مرتضیٰ علوی	12
عہدِ پُرآشوب کی اِک نوائے دلبری	ڈاکٹر ابوالفرید الازہری	21
ضربِ امن۔ شیخ الاسلام کا ایک تاریخی اقدام	تنویر احمد خان	28
2015ء۔ امن و سلامتی اور اعتدال و توازن کے فروغ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علمی و فکری خدمات پر ایک نظر		34
شیخ الاسلام کی 2015ء میں شائع ہونے والی نئی تصانیف		74

قیمت فی شمارہ: 35 روپے
سالانہ خریداری: 350 روپے

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ

بدل اشتراک
مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ و ریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ
اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک منہاج القرآن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان
ترسیلِ زر کا پتہ
فون: UAN: 111-140-140 فیکس: 042-35168184

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

حمد باری تعالیٰ

سب نام اچھے جتنے ہیں ذاتِ خدا کے ہیں
اوصاف سب حمیدہ اُسی کبریا کے ہیں
”انعام پانے والوں کی دکھلادے رہ ہمیں“
سکھلائے اس نے حرف یہ ہم کو دعا کے ہیں

الحمد سے والناس تک اس کا کلام ہے
اس کا کلام ہی تو ملوک الکلام ہے
باقی ہے زندہ تا ابد وہ ذاتِ لا یزال
سب کچھ فنا ہے بس اُسے حاصل دوام ہے

حی و قیوم ذات اُسی کی قدیم ہے
وہ خالقِ جہاں ہی خبیرو علیم ہے
اس کی نوازشات کا ہے سلسلہ دراز
ذات اس کی سب کریموں سے بڑھ کر کریم ہے

سرچشمۂ ہدایتِ ازلی ہے اس کی ذات
ہر جادہ کی منزل ہے وہ، منزل نما ہے وہ
اس کا پتا نہ مل سکے عقل و شعور سے
ادراک کی حدوں سے وراء الوراء ہے وہ

اللہ آسمانوں زمینوں کا نور ہے
کوئی بشر نہ اس کی حقیقت کو پاسکے
وسعت کہاں آفاق کی پہنائیوں میں ہے
مومن کا دل ہی ہے کہ وہ جس میں سما سکے

﴿ضیاء نیّر﴾

سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ

زرِ ناروا کے پجاری بہت ہیں
قطاروں کے اندر بھکاری بہت ہیں
درندہ نما یہ شکاری بہت ہیں
کہ جبرِ مسلسل مقدر ہے اپنا
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ

غضب، رُت بدلنے پہ آتی نہیں ہے
خزاں صحنِ گلشن سے جاتی نہیں ہے
ہوا پھول کوئی کھلاتی نہیں ہے
عمل ہر کسی کا بھی ہے بے نتیجہ
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ

نہ اخلاق کوئی نہ کردار کوئی
نہیں گلفشاں اب چمن زار کوئی
وطن میں نہیں آج بیدار کوئی
مسلط ہے شامِ الم کا اندھیرا
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ

حضور ﷺ آپ ﷺ ہیں نور ارض و سما کے
حضور ﷺ آپ ﷺ مونس ہیں ہر بےنوا کے
حضور ﷺ آپ ﷺ سردار ہیں انبیاء کے
کبھی جگمگائے غلاموں کی کٹیا
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ

﴿ریاض حسین چودھری﴾

حوصلہ راہِ وفا میں نہ بکھرنے دینا

میں نے آواز جو دی ظلم نہ سہنا لوگو!
سن کے آواز کمیں گاہوں سے ظالم نکلے

فکرِ فردا کے دریچوں کو جو کھولا میں نے
فتویٰ کفر لئے جاہل و ”عالم“ نکلے

کرسیوں کے لئے آپس میں جھگڑنے والے
متحد ہوکے نکل آئے مٹانے مجھ کو

جب بھی ناکام ہوئی تیز ہوا کی سازش
ظلمتیں ٹوٹ پڑیں مجھ پہ، بجھانے مجھ کو

میں شہنشاہِ مدینہ کا گدا ہوں لوگو!
کی نہ دنیا کے کسی شہ کی گدائی میں نے

میں نے چھوڑا نہ یہ پیمانِ وفا کا دامن
اور ڈھونڈا نہ کوئی ہاتھ طلائی میں نے

کتنے انبار لگائے گئے زر کے لیکن
میں نے کردار کی ناموس کا سودا نہ کیا

سر جھکایا نہ کسی جبر و ستم کے آگے
دین کے نام کو، ایمان کو رسوا نہ کیا

اس گراں باریٔ ماحول کو دیکھو جس میں!
حبس ہے، بھوک ہے، پتھر ہیں، ستم ہیں، غم ہیں

خوں کے طوفان ہیں بپھرے ہوئے قریہ قریہ
خوف کے ابر ہیں، آلام ہیں، آنکھیں نم ہیں

کب تلک یونہی اندھیروں میں جیؤ گے آخر
سسکیاں بھرتے ہوئے جینا بھی کیا جینا ہے

قطرہ قطرہ جو پلاتا رہا تم کو اب تک
اب وہی زہر یہاں ظلم کو بھی پینا ہے

سسکیاں گوشۂ تنہائی میں بھرنے والو!
یونہی چپ چاپ تو حالات نہیں بدلیں گے

صرف چہروں کے بدلنے سے نظامِ زر کے
یہ خطرناک تضادات نہیں بدلیں گے

بے حسی چھوڑ کے غیرت کو بنا لو رہبر
اٹھ کے حالات کے زنداں سے بغاوت کردو

ہر محلے سے محلات کی دیواروں تک
یوں بڑھو اب کہ بپا ایک قیامت کر دو

تم ہی حالات کے فاتح ہو، تمہی ہو غالب
ہاں مگر شرط ہے' یہ عزم نہ مرنے دینا

تم سے ٹکرا کے بکھر جائیں گے اک دن پربت
حوصلہ راہِ وفا میں نہ بکھرنے دینا

میرا اعلان ہے ظلمت کے محاسن سن لیں
رات کی کوکھ سے خورشید یہاں پھوٹے گا

جن کی دولت ہیں فقط حرص و ہوس کے سائے
ان کے مذموم مفادات کا بت ٹوٹے گا

بجلیاں کوند کے لپکیں کہ اٹھے اب آندھی
اب قدم جانبِ منزل ہی بڑھیں گے میرے

روشنی ان کا مقدر ہے، شبِ تار نہیں
عزم کی رہ پہ جو ہمراہ چلیں گے میرے

راستہ روک نہ پائیں گے بھنور بھی میرا
عشق کی ناؤ پہ اس پار اتر جاؤں گا

قافلہ لے کے بہاروں کا جلو میں اپنے
میں یہاں آگ کے دروں سے گزر جاؤں گا

(محمد انوار المصطفیٰ ہمدمی)

تیرہ شبی میں نورِ سحر کا سرمایہ

تاریخ عالم کے جریدے میں ایسے لوگ آج تک زندہ و تابندہ ہیں جو حقیقتِ مطلقہ کا سراغ لگانے میں زندگی کو وقف کر دیتے ہیں۔ جو زندگی کو اللہ کی عطا سمجھ کر اس کی رضا و خوشنودی کیلئے بسر کرتے ہیں۔ زندگی ان سے بے وفائی نہیں کرتی بلکہ کائنات کی ہر چیز ان کے تصرف میں ہوتی ہے۔ آج دنیا سپہ سالاروں اور حکمرانوں کو بھول چکی ہے لیکن علمی، فکری اور روحانی محاذ پر داد شجاعت پانے والے فرزندان اسلام آج بھی زندہ ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام مالکؒ، امام غزالیؒ، محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، علامہ ابن خلدونؒ، مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہؒ کو کون نہیں جانتا۔ اسلامی تاریخ پر جتنے ان بوریا نشین ائمہ کے احسانات اور اثرات ہیں کسی اور کے نہیں۔ میدان جنگ میں جہاد بالسیف کی اپنی اہمیت ہے اور فیصلہ کن تبدیلیوں کے لئے سیاسی سطح پر قیادت و سیادت کی ناگزیریت بھی اپنی جگہ مسلم ہے لیکن جنگ اور سیاست کے محاذوں پر رونما ہونے والے تغیرات کو دوام اور استقلال ہمیشہ علم وفکر کی موثر قوت سے نصیب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۲ سو سالہ تاریخ اسلام میں اگرچہ وقفوں وقفوں کے بعد سیاسی زوال آتے رہے لیکن علمی وفکری کاوشوں میں چونکہ ربط اور تسلسل قائم رہا اس لئے وہ زوال پھر عروج میں بدل جاتا رہا۔

یہ عہد ساز لوگ ارتقائے نسل انسانی کی راہیں ہی متعین نہیں کرتے بلکہ ان راہوں پر افکار ونظریات کے چراغ جلا کر ذہنوں کی تہذیب اور روحوں کی تطہیر کا فریضہ بھی نبھاتے ہیں۔ ان کے سیرت و کردار کا مطالعہ فکر ونظر کی ان گنت گرہوں کو کھولتا ہے اور غبار تشکیک میں یقین و ایمان کی چاندنی بن کر اترتا ہے۔ وقت انہی لوگوں کو اپنے عہد کی دانش سے تعبیر کرتا ہے اور یہی لوگ اپنے عہد کی پہچان ہوتے ہیں۔ ان ارباب علم و دانش کے آثار زبان وقلم ’حدود وقت کی قید سے ماورا ہوتے ہیں۔ شعور و آگہی کی قندیلیں اور قرطاس وقلم کی مشعلیں ہوائے مخالف کے تھپیڑوں میں بھی روشن رہتی ہیں اور فکر ونظر کی پگڈنڈیوں پر کبھی اندھیروں کو قدم جمانے نہیں دیتیں۔

آج سے 65 سال قبل 19 فروری 1951ء کو مطلع زندگی پر طلوع ہونے والی شخصیت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا شمار بھی ایسے عظیم لوگوں میں ہوتا ہے جن پر خود زندگی ناز اور تاریخ فخر کرتی ہے۔ آپ نے بچپن سے شباب تک امت مسلمہ کو زوال و انحطاط کی دلدل سے نکالنے کے لئے علمی، فکری، روحانی اور انقلابی جدوجہد فرمائی، الجھی ہوئی نظری اور فکری گتھیوں کو سلجھایا اور زندگی کے دامن کو عزم وعمل کے موتیوں سے معمور کر دیا۔ احیائے اسلام‘ تجدید دین، ترویج واقامت اسلام کے مقاصد جلیلہ کے حصول کے لئے عالمگیر سطح پر 65 سالہ سفر زیست میں وہ کچھ کر دکھایا کہ عام انسان اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ بلاشبہ ”یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے۔“

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری محض ایک شخص تک محدود نہیں بلکہ آج وہ ایک عہد کی تاریخ ہیں۔ ایسی تاریخ جس کے 65 سالوں میں سوز و سازِ رومی اور پیچ و تابِ رازی بھی ہیں اور اسلاف کی علم وحکمت کے رنگ بھی ہیں۔ فیوضاتِ غوث الثقلین کی فراوانی کے مظاہر بھی قدم بہ قدم دکھائی دیتے ہیں اور سیدنا طاہر علاؤالدین کی عملی سرپرستی کے ایمان افروز مناظر بھی۔ ان 65 سالوں میں والد گرامی فرید ملت ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ کی آہِ سحر گاہی‘ سیاحت‘ روحانیت اور علم و بصیرت کا عکس بھی ہے اور بزرگانِ دین کی دعاؤں کا ثمر بھی۔ اقبال کا فکر و فلسفہ بھی بہت نمایاں ہے اور قائد اعظم کی بے باک قیادت و سیادت کا رنگ بھی۔ یہ ایک ایسے بطلِ جلیل کی 65 سالہ زندگی کا سفر

ہے جس نے دورِ زوال میں امتِ مسلمہ کو دعوتی، تنظیمی اور تحریکی نظم میں پروکر ایک زندہ و بیدار قوم کی حیثیت سے جینا سکھا دیا ہے۔ شرق و غرب میں پھیلے مسلمان ایک وحدت کی شکل میں احیائے

اسلام کے اس پلیٹ فارم پر اُمڈتے چلے آ رہے ہیں۔

گفتار و کردار میں اللہ کی برہان اور اسلام کے پیغام امن و سلامتی کے علمبردار شیخ الاسلام نے سپین، قرطبہ اور غرناطہ کے ساحلوں سے لیکر امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا اور مشرق بعید تک عشق و محبت رسول ﷺ کے نغمات بکھیرے ہیں۔ یہ 65 سال اگرچہ ایک کامیاب و کامران اور مثالی زندگی کا سفر ہے لیکن وہ خود کو اب بھی منزلِ انقلاب کا ایسا مسافر سمجھتے ہیں جس کے سامنے ابھی عشق کے بے شمار امتحان آنے ہیں۔ حالات جتنے بھی کم کوش کیوں نہ ہوں ان کے سفر میں جوش و جذبہ، امید اور تحرک روز افزوں رہتا ہے۔ وہ اپنوں کی کوتاہ اندیشیوں اور غیروں کی سفاکیوں کو خاطر میں لائے بغیر امت مرحومہ کے غم میں غرق ہو کر قدم قدم پر محبت و انقلاب کے جہاں آباد کرنے میں مصروف ہیں۔

علمی و فکری کاوشیں ہر عہد میں جاری رہیں اور اجتہادی کاوشوں سے ہر مسئلے کا نہ صرف حل تلاش کیا جاتا رہا بلکہ ہر چیلنج کا بروقت تدارک بھی ہوتا رہا۔ اجتہاد اسلام کی وہ قوت محرکہ ہے جس کے بل بوتے پر اسلامی تعلیمات ہر عہد کے متغیر احوال میں انسانیت کی درست سمت میں راہنمائی کرتی رہی ہے اور قیامت تک کرتی رہے گی۔ آج بھی اسلام کی فکری و نظریاتی سرحدیں ہمہ وقت باطل کے مسلسل حملوں کی زد میں ہیں اور اس محاذ پر جہاد کے لئے مکمل استعداد کی ضرورت ہے۔ نظریاتی حملوں کا تدارک ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں بلکہ اس جہاد میں تو علم و فکر سے لیس اللہ تعالیٰ کے منتخب بندے ہی کام آتے ہیں جو معروضی حالات میں ممکنہ تدابیر سے کام لے کر باطل کے سامنے بند باندھ سکیں۔ خالق کون و مکان کی حکمت لایزال کا کرشمہ ہے کہ اس نے ہر دور کی طرح آج بھی اپنے دین کی حفاظت کے لئے اپنے خاص بندوں کو متعین فرمایا ہوا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایک طرف عبادات و معاملات سے لے کر عقائد و نظریات تک فرقہ پرستانہ ماحول میں معتدل، معیاری تربیت اور مثبت رہنمائی کا فریضہ نبھا رہے ہیں اور دوسری طرف زوال آشنا امت مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ کے لئے مختلف جہتوں پر مصروف جہاد ہیں۔ عہد جدید میں قوت و اقتدار کے بدلتے ہوئے معیاروں کو سامنے رکھتے ہوئے اسلام کے سیاسی، معاشی، ثقافتی اور سماجی نظامہائے زندگی کی ترتیب و تشکیل کے ساتھ ساتھ ان کی عملی افادیت کے اظہار کے لئے وہ ایک صالح اسلامی معاشرے کے قیام کی خاطر مصروف جدوجہد ہیں۔ صاف ظاہر ہے یہ کوئی آسان راستہ نہیں بلکہ یہ عزیمت کا وہ راستہ ہے جس کے لئے قربانیوں کی ایک تاریخ رقم کرنا پڑتی ہے۔

آپ اسلام کو درپیش چیلنجز کو بھانپتے ہوئے پوری حکمت و بصیرت کے ساتھ حق کا چراغ لے کر نہ صرف خود آگے بڑھ رہے ہیں بلکہ ایک قافلہ عشق و انقلاب کی قیادت بھی کر رہے ہیں۔ آپ نے تشکیک اضطراب کے اس دور پرفتن میں لاکھوں قلوب و اذہان کو ایمان اور یقین کی دولت لازوال سے سرفراز کیا۔ لاہور سے تا خاک یورپ و امریکہ اسلامیان عالم کو انہوں نے ایک ولولہ تازہ دیا ہے۔ مغربی تہذیب کی چکاچوند میں لت پت نوجوانوں کو سوئے حرم چلنے کی خو عطا کی ہے۔ ان کی زبان و قلم نے اسلامی نظام علم و عمل کے وہ چراغ روشن کر دیئے ہیں جو آئندہ صدیوں میں بھی تاریک راستوں پر روشنی بکھیرتے رہیں گے۔

فروغِ اعتدال و توازن اور
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ڈاکٹر رحیق احمد عباسی

اسلام دین فطرت ہے کیونکہ یہ اعتدال و توازن کا دین ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں امت مسلمہ کا تعارف بطور معتدل امت ان الفاظ میں کروایا:

وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰـکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا.

’’اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر امت بنایا‘‘۔ (البقرہ:۱۴۳)

قرآن مجید نے دیگر متعدد مقامات پر بھی مختلف امور میں اعتدال اپنانے کی تعلیمات دی مثلاً خرچ کرنے کے معاملے میں اعتدال کی راہ اپنانے کا حکم ان الفاظ میں دیا:

وَلَا تَجْعَلْ یَدَکَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِکَ وَلَا تَبْسُطْهَا کُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا.

’’اور نہ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے باندھا ہوا رکھو (کہ کسی کو کچھ نہ دو) اور نہ ہی اسے سارا کا سارا کھول دو (کہ سب کچھ ہی دے ڈالو) کہ پھر تمہیں خود ملامت زدہ (اور) تھکا ہارا بن کر بیٹھنا پڑے‘‘۔ (بنی اسرائیل:۲۹)

اسی طرح ادائیگی نماز اور دیگر عبادات کے دوران بھی درمیانی آواز اپنانے کا حکم دیتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا. (بنی اسرائیل: ۱۱۰)

’’اور نہ اپنی نماز (میں قرأت) بلند آواز سے کریں اور نہ بالکل آہستہ پڑھیں اور دونوں کے درمیان (معتدل) راستہ اختیار فرمائیں‘‘۔

اسلام نے زندگی کے ہر گوشے میں اعتدال و توازن کی تعلیم دی ہے اور ایک ابدی ضابطہ عطا فرمایا کہ خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُهَا. (المسند، ابو یعلیٰ، ۱۰:۵۰۱، الرقم:۶۱۱۵)

دین اسلام نے جہاں زندگی کے ہر گوشے میں اعتدال کی راہ اپنانے کی تعلیم دی ہے وہاں مذہبی امور میں بھی اسی راہ کی تجویز و تاکید کی گئی ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاعْلَمُوا اَنْ لَنْ یُدْخِلَ اَحَدَکُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ. (صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب القصد والمداومة علی العمل، ۵/۲۳۷۳، الرقم: ۶۰۹۹)

’’سیدھی راہ پر چلو اور (اپنے اعمال میں) میانہ روی اختیار کرو اور یہ ذہن نشین کرلو کہ تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں داخل نہیں کرسکتا‘‘۔

اسی طرح حضرت جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ

کُنْتُ اُصَلِّی مَعَ النَّبِی ﷺ الصَّلَوٰات فَکَانَتْ صَلَاتُهُ قصدًا وَ خُطْبَتُهُ قصدًا.

(صحیح مسلم، باب تخفیف الصلاۃ والخطبہ، ۲:۵۹۱، الرقم: ۸۶۶)

''میں حضور اکرم ﷺ کی اقتداء میں نمازیں ادا کرتا رہا۔ آپ کی نماز بھی معتدل اور خطبہ بھی معتدل ہوا کرتا''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ کسی نے حضور نبی اکرم ﷺ کو بتایا کہ میں ہر دن روزہ رکھتا اور ہر رات قیام کرتا ہوں۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم ایسا کرتے ہو؟ میرے اقرار پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرتے رہو گے تو تمہاری آنکھوں میں گڑھے پڑ جائیں گے اور تمہارا جسم بے جان ہوجائے گا۔ (یعنی حضور ﷺ نے ایسا کرنے سے روک دیا)۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہر ماہ تین دن روزے رکھ لیا کرو (کیونکہ نیک عمل کا صلہ دس گنا ملتا ہے) لہذا ایک ماہ میں تین دن روزہ رکھنے کا اجر پورا سال روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں اس سے زیادہ روزے رکھ سکتا ہوں۔ جس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

فصم صوم داؤد علیه السلام کان یصوم یوما ویفطر یوما. (صحیح بخاری، ۲:۶۹۸، رقم:۱۸۷۸)

''داؤد علیہ السلام والے روزے رکھ لیا کرو جو ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے''۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے مزید روزے رکھنے کی اجازت طلب کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ کہہ کر منع فرمادیا کہ اس سے بہتر اور کچھ نہیں ہے۔

الغرض اسلام نے مذہبی امور اور عبادات سمیت زندگی کے ہر پہلو میں راہ اعتدال اپنانے کا حکم دیا ہے۔

اعتدال و توازن پر مبنی ایک مضبوط آواز

بدقسمتی سے آج امتِ مسلمہ اجتماعی طور پر راہ اعتدال کو ترک کرچکی ہے اور زندگی کے ہر معاملہ و گوشے میں افراط وتفریط کا شکار ہوچکی ہے۔ اس تناظر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے دور حاضر میں کارہائے تجدید میں سے ایک اہم پہلو بے اعتدالی و افراط وتفریط کا شکار امت مسلمہ کو ایک مرتبہ پھر توازن اور اعتدال کی طرف لانا ہے۔

زیرِ نظر تحریر میں ہم چند مثالوں کے ذریعے معاشرے کے اجتماعی رویوں اور آج سے دو دہائیاں قبل کا ماحول سامنے رکھیں گے اور پھر اس معاملے پر شیخ الاسلام کے موقف و نقطہ نظر اور اعتدال و توازن کے قیام میں ان کے اقدامات کے اثرات کا جائزہ لیں گے۔

تنگ نظر مذہبی رجحانات کا تدارک

اگر دین اور مذہب کے حوالے سے ہم اپنے رویوں کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آئے گی کہ ہم اس حوالے سے افراط کا شکار ہوچکے ہیں۔ ایک طرف مذہبی انتہائیت (Religious Extremism) یا انتہائی مذہبیت (Extreme Religiousity) نظر آئے گی اور دوسری طرف انتہائی بے دینی یا مادیت نظر آئے گی۔ مذہبی اداروں کا محدود تعلیمی نظام، جدید علوم سے عدم آگہی اور قدامت پسندانہ سوچ نے مذہب سے متعلق طبقات میں مذہبی انتہائیت پیدا کردی ہے۔ ایسے لوگوں کو جو کچھ اہل مدرسہ کے ہاں نظر آئے وہی اسلام اور جو کچھ ان کے ہاں نہ ملے غیر اسلامی قرار پاتا ہے۔

اس فکر نے ترقی، سائنس، ٹیکنالوجی اور دیگر جدید علوم کو غیر اسلامی قرار دے کر اسلامی علوم کو صرف 5 سو سالہ قدیم درس نظامی تک محدود کردیا ہے۔ لہذا یہ مذہبی ذہن بقول اقبال ''آئین نو سے ڈرنا اور طرزِ کہن پہ اڑنا''۔ کی روش لے کر ہر نئی چیز کو غیر اسلامی قرار دیتا ہے۔

☆ بہت پرانی بات نہیں، چند سال قبل تک ہم نے ایسی مساجد دیکھیں جہاں لاؤڈ سپیکر پر نماز باجماعت کو ناجائز سمجھا جاتا تھا۔ فوٹو کھنچوانے کو حرام قرار دیا جاتا تھا۔ 90ء کی

دہائی میں جب منہاج القرآن یوتھ لیگ کے نوجوان شیخ الاسلام کے خطابات کی ویڈیو دکھانے کا اہتمام کرتے تو ویڈیو بنانے اور دیکھنے کو حرام قرار دینے والوں کی کمی نہ تھی۔

☆ شلوار قمیض اور تہہ بند کے علاوہ لباس پہن کر کوئی مسجد میں آجائے تو اہل مسجد اس کو گھور گھور کر دیکھا کرتے۔ اگرچہ اہل مذہب کے ہاں چیدہ چیدہ ان جیسے امور کے نظائر آج بھی ملتے ہیں۔ ان حالات میں شیخ الاسلام کے طرزِ عمل اور طریقہ کار نے بتدریج اہل مذہب کو اعتدال کی طرف مائل کیا ہے۔ ویڈیو کو حرام قرار دینے والے تو اتنے آگے نکل گئے کہ TV چینل تک قائم کررہے ہیں۔

☆ شیخ الاسلام نے پہلے دن سے ہی اپنی دعوت و تحریک کی بنیاد اعتدال پر رکھی۔ اسلامی اور غیر اسلامی علوم کی قدامت پرستانہ تقسیم کی سوچ کو چیلنج کیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیث ’’الحکمة ضالة المومن علم مومن کی گم گشتہ میراث ہے‘‘ کا اطلاق صرف علوم مذہبیہ پر کرنے کے بجائے جملہ علوم وفنون پر کیا۔ آپ نے جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن میں ابتدا سے ہی مروجہ نصاب درس نظامی کے علاوہ جدید علوم کو بھی شامل کیا۔ کمپیوٹرز کا استعمال شاید پاکستان میں صرف مذہبی ہی نہیں بلکہ سماجی و فلاحی تنظیمات میں سے بھی سب سے پہلے منہاج القرآن میں شروع ہوا۔ پاکستان کی سب سے پہلی ویب سائٹ بھی منہاج القرآن کی ہی متعارف ہوئی اور علی ھذا القیاس سائنس اور ٹیکنالوجی کو امور دینیہ کے لئے استعمال کرنے میں پہل شیخ الاسلام نے ہی کی اور رفتہ رفتہ دیگر مذہبی طبقات نے بھی اس کو اپنانا شروع کردیا۔

☆ ہم بچپن میں جب کسی مذہبی اجتماع میں جاتے تو واعظ صاحب اردو میں تقریر سے قبل تقریباً آدھا گھنٹہ عربی خطبہ پڑھتے، جس کی سامعین میں سے کسی کو بھی سمجھ نہ آتی۔ شیخ الاسلام نے ابتداء ہی سے خطاب کے آغاز میں عربی خطبہ کو دو تین جملوں تک محدود رکھا اور آج کل تقریباً تمام خطباء و واعظین اسی طریق کو اپنا رہے ہیں۔

اصلاح معاشرہ کیلئے خواتین کے کردار کی حوصلہ افزائی

خواتین کے معاملے میں بھی ہمارا معاشرہ انتہاؤں کا شکار نظر آتا ہے۔ ایک طرف الٹرا ماڈرن خواتین جن کے لباس و اطوار اسلام ہی نہیں بلکہ مشرقی اقدار سے بھی آزاد ہوچکے ہیں تو دوسری طرف اہل مذہب چادر و چار دیواری کی خود ساختہ اور رسوم و رواج پر مبنی تعبیر کے ذریعے خواتین کے ساتھ قیدیوں کی طرح سلوک کرتے ہیں۔ 1980ء میں جب منہاج القرآن کی بنیاد رکھی گئی تو پاکستان میں کسی مذہبی اجتماع و جلسہ میں خواتین کی شرکت کا کوئی تصور تک نہیں کرسکتا تھا۔ تنظیمی اور تحریکی امور میں خواتین کا عملی کردار بے دینی کی علامت سمجھا جاتا تھا اور صرف سیکولر طبقات میں پایا جاتا تھا۔

جب شیخ الاسلام نے اوائل میں خواتین کے اجتماعات سے خطاب کیا تو بہت سے فتوؤں کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے خواتین کو اصل اسلامی تعلیمات کے مطابق گھر سے نکل کر دینی و ملی امور میں شرکت کا اتنا ہی ذمہ دار ٹھہرایا جتنی ذمہ داری مردوں کی ہے۔ پاکستان میں کسی مذہبی یا دینی جماعت کا سب سے پہلے ویمن ونگ بھی منہاج القرآن کا ہی قائم ہوا۔ پروگراموں، دروس، ملی و سیاسی اجتماعات میں خواتین کو شرکت کا مکمل موقع دینے کے سلسلہ کا آغاز منہاج القرآن نے کیا اور اب تقریباً ہر مذہبی جماعت کے ویمن ونگ قائم ہوچکے ہیں۔

غیر مسلموں سے تعلقات میں راہِ اعتدال

غیر مسلموں سے تعلقات کے حوالے سے بھی ہم افراط وتفریط کے شکار تھے۔ کچھ ماڈرن طبقات پاکستان اور بیرون ملک غیر مسلموں کے ساتھ اختلاط میں تمام حدود کو پھلانگتے نظر آتے ہیں تو دوسری طرف یہ طرزِ عمل بھی

دیکھا گیا کہ اگر کوئی غیر مسلم کسی برتن کو ہاتھ لگالے تو اس میں کھانا پینا ہی ناجائز قرار دیتے ہیں۔ غیر مسلم سے میل جول پر قرآنی لفظ ''ولایت'' کا اطلاق کرکے اس کو حرام قرار دینے والوں کی آج بھی کوئی کمی نہیں۔

ایسے میں اپنے مذہب اور عقیدے پر سمجھوتہ کئے بغیر غیر مسلموں سے میل جول، ان کی مذہبی رسومات میں شرکت اور ان کو اپنے ہاں بلانے کا سلسلہ سب سے پہلے منہاج القرآن نے شروع کیا۔ پاکستان میں اہل اسلام کے ہاں سب سے پہلی کرسمس کی تقریب منہاج القرآن کے ہاں ہی ہوئی۔ ابتدا میں تو اس پر بھی کفر و الحاد کے فتوے لگائے گئے مگر وقت گزرنے کے ساتھ ہر کوئی اس طرزِ عمل کو اپناتا گیا اور اب یہ تقریباً تمام مسالک کے علماء کا معمول بن چکا ہے۔

اسی طرح دیارِ غیر میں آباد مسلمانوں کے لئے بھی غیر اسلامی معاشرے میں کھوجانے (Assimilation) اور مکمل طور پر الگ تھلگ رہنے (Isolation) کی انتہاؤں میں Integeration کے درمیانی راستہ کا پرچار بھی سب سے پہلے شیخ الاسلام نے ہی کیا جو کہ اب غیر مسلم معاشروں میں مقیم مسلمانوں کا اجتماعی طرزِ عمل بن چکا ہے۔

فرقہ واریت کی بیخ کنی

فرقہ واریت کے ماحول نے مسالک میں تقسیم کا ایسا ماحول پیدا کردیا تھا کہ اہل سنت کے ہاں اہل بیتؑ کا ذکر مفقود ہوچکا تھا اور اہل تشیع کے ہاں صحابہ کرامؓ کا ذکر کرنے کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ ہم نے اصحاب رسول اور اہل بیت اطہارؑ کو اہل سنت اور اہل تشیع میں تقسیم کردیا تھا۔ اہل سنت پر خارجیت کا اثر بڑھتا جارہا تھا جبکہ اہل تشیع پر رافضیت غالب آتی جارہی تھی۔ ایسے میں شیخ الاسلام نے نہ صرف اہل سنت کے ہاں ذکرِ اہلِ بیت اور ذکرِ علیؓ کا آغاز کیا بلکہ اہل سنت کے ذخائرِ احادیث کو کھنگال کر ان میں سے ''درة البيضاء في مناقب فاطمة الزهراءؓ''، ''سيف الجلي على منكر ولاية علي''، ''مرج البحرين في مناقب الحسنين'' جیسی کتابیں مرتب کرکے ایک طرف اہل سنت کا یہ پیغام دیا کہ اہل بیت اطہار سے محبت اور تعلق تقاضائے اسلام ہے نہ کہ شیعیت اور دوسری طرف اہل تشیع کو بھی یہ پیغام دیا کہ اصل اہل سنت کے ہاں اہل بیت اطہار کی محبت ہی معیار ایمان ہے۔ اس طرح شیخ الاسلام نے تفریق کے ماحول میں برداشت اور بقائے باہمی کی سوچ کو رائج کیا۔

☆ شیخ الاسلام اہل سنت سے تعلق رکھنے والے شاید پہلے نامور عالم دین تھے جنہوں نے اہل تشیع کی امام بارگاہوں میں خطاب کیا۔ اس کا اثر یہاں تک ہوا کہ گذشتہ سال تبلیغی جماعت کے نامور مبلغ محترم مولانا طارق جمیل کی ایک امام بارگاہ میں شان اہل بیت بیان کرنے کی ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر ریلیز کی گئی۔

☆ اہل سنت کا لبادہ اوڑھے اگر کسی نے خارجیت کے اثر کے تحت شان حضرت علیؓ پر کوئی علمی حملہ کیا تو اس کے دفاع میں شیخ الاسلام نے ہی ''دفاع شانِ علیؓ'' کے عنوان سے 9 گھنٹے کا طویل خطاب کیا۔

☆ بعض تبرائیوں نے شانِ صحابہ میں TV پر آکر گستاخانہ زبان استعمال کی تو ''دفاع شان شیخین'' پر 35 گھنٹے سے زائد 23 موضوعات پر خطابات بھی آپ ہی نے ارشاد فرمائے۔

☆ جس طرح اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان صحابہ اور اہل بیت کی تقسیم کردی گئی تھی، اسی طرح اہل سنت اور اہل حدیث و اہل دیوبند کے درمیان اللہ اور رسول کی تقسیم بھی واضح دیکھی جاتی تھی۔ ایک طرف وہابیت کی تحریک کے ذریعے اسلام کو توحید کے نام پر نسبتِ رسالتِ محمدی ﷺ اور عشق و غلامی رسالتِ مآب ﷺ سے آزاد

کرانے کی تحریک کا اثر اہل حدیث اور دیوبند مکتبہ فکر کے ہاں صاف نظر آنے لگا تھا تو دوسری طرف محبت الٰہی، ذکر الٰہی، حقیقت توحید کے مضامین اہل سنت کے ہاں مفقود ہوتے جارہے تھے۔ ربط رسالت کے ذریعے تعلق باللہ کی فکر کو متعارف کرواتے ہوئے شیخ الاسلام نے ان دوریوں کو ختم کرنے پر بہت توانائی صرف کی۔ آپ نے نہ صرف نسبتِ رسالت اور غلامی رسول ﷺ کا پرچار کیا بلکہ ساتھ ساتھ تعلق باللہ، معرفت توحید باری تعالیٰ، تعلیمات تصوف کے احیاء، محافل ذکر، اجتماعی اعتکاف، شب بیداریوں اور روحانی اجتماعات کے ذریعے تقویٰ، اخلاص وللّٰہیت کے حصول پر بھی برابر توانائی صرف کی۔

آپ کی اس جدوجہد کا نتیجہ یہ نکلا کہ اہل سنت کے ہاں تعلق باللہ کا رجحان پھر سے زندہ ہونے لگا۔ دوسرے طبقات جو عشق رسول ﷺ کو عجمی تصور گردانتے تھے انہوں نے بھی عشق رسول ﷺ کے نعرے لگانے شروع کردیئے۔ اس سال جماعت اسلامی کے محترم امیر یہ کہتے نظر آئے کہ مسلمان کو میلاد النبی بارہ ربیع الاول کے ساتھ ساتھ ہر دن منانا چاہئے۔ اسی طرح تبلیغی جماعت کے مبلغ محترم مولانا طارق جمیل نے میلاد النبی ﷺ کے موقع پر اپنے خصوصی پیغام کی ویڈیو جاری کی جس میں انہوں نے میلاد النبی ﷺ کے موقع پر روایتی تذکرۂ میلاد (مولود) بھی اپنے انداز میں پڑھا۔

تصوف اور تعلیمات صوفیاء

تصوف و روحانیت کے ساتھ بھی معاملہ کچھ اسی طرح سے ہوگیا تھا کہ ایک طرف بقول اقبال ''زاغوں کے تصرف میں عقابوں کا نشیمن'' آنے کی وجہ سے اصل تصوف گدی نشینی، رسوم و رواج، میلوں اور بدعات میں گم ہوتا جارہا تھا تو دوسری طرف تصوف کا صریح انکار کرتے ہوئے اس کو عجمی پودا اور ایک نشہ سے عبارت کیا جانے لگا تھا۔ شیخ الاسلام نے دروس تصوف کے ذریعے تصوف کی اہمیت اور حقیقت کو واضح کیا اور بتایا کہ تصوف اسلام کا حسن ہے اور ایمان کا کمال اسی سے عبارت ہے۔

دوسری طرف شیخ الاسلام نے ''تصوف اور تعلیمات صوفیاء'' جیسے خطابات کی سیریز کے ذریعے تصوف کے نام پر کاروبار، رسوم و رواج کی بدعات اور غیر اسلامی تصورات کا رد کرکے صوفیاء کرام کی احسان، اخلاص، تقویٰ، طہارت، للّٰہیت کی تعلیمات کا بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ اصل تصوف کیا ہے؟ آپ نے سالانہ اعتکاف اور گوشہ درود کے ذریعے حقیقی خانقاہی نظام کے احیاء میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

اجتہاد و تقلید کی واضحیت

اجتہاد و تقلید کے معاملے میں بھی امت انتہاؤں کو چھورہی تھی۔ ایک طرف تقلید کا ایک ایسا جامد تصور تھا جس میں ائمہ فقہ کو نعوذ باللہ مقام رسالت پر فائز کرتے ہوئے قرآن و حدیث سے استدلال کو ایک مقلد کے لئے ناجائز تصور کیا جانے لگا تو دوسری طرف اس جامد تصورِ تقلید کے ردعمل میں عدمِ تقلید کا طرزعمل تھا۔ ان حالات میں شیخ الاسلام نے اپنی تصنیف ''فلسفہ اجتہاد'' اور سلسلہ خطابات ''فقہ، اجتہاد اور تقلید'' کے ذریعے اجتہاد اور تقلید کے حقیقی تصورات کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح کسی امام کے مقلد رہتے ہوئے بھی اہل علم اجتہاد کرسکتے ہیں اور اجتہاد کا تسلسل کس طرح اسلام کی بقاء کے لئے اہم ہے؟

تصورِ اعلائے اسلام اور غلبۂ دین حق

اعلائے اسلام اور غلبہ دین حق ایک بنیادی اسلامی تصور ہے۔ اسلام کا معاشرے میں بطورِ نظام نفاذ اہم ترین دینی تقاضا ہے لیکن اس معاملے میں بھی امت حد درجہ انتہاؤں میں تقسیم تھی۔ ایک طرف نفاذ اسلام کا وہ مذہبی نظریہ جو جدید دہشت گردی تک پہنچ گیا تو دوسری

طرف اس فریضہ سے بے گانہ تصورِ مذہب جو صرف رسمی عبادات اور وعظ و تبلیغ سے عبارت ہے، جس کے خالقین یا بانیوں سے مخاطب ہوکر اقبال نے کہا تھا کہ

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
نادان یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

سقوط خلافت عثمانیہ کے بعد اقامت دین کے لئے قائم کی گئی جملہ تحریکیں کسی نہ کسی صورت میں جلد یا بدیر انتہا پسندی و دہشت گردی میں ملوث ہوگئیں یا دہشت گردوں کی مددومعاون بن گئیں یا کم از کم دلی حمایتی تو ضرور بن گئیں۔ ان حالات میں صرف منہاج القرآن ہی ہے جو دہشت گردی اور انتہا پسندی کی ہر شکل سے نہ صرف محفوظ رہی بلکہ اس کی ہر شکل کے خلاف فکری، نظریاتی اور عملی جدوجہد میں بھی مصروف عمل ہونے کے ساتھ ساتھ ترویج و اقامت دین کی جدوجہد بھی کرتی رہی۔ یہ تمام صرف شیخ الاسلام کی ہمہ گیر فکر، ہمہ جہت شخصیت اور معتدل روی پر مبنی لائحہ عمل کی وجہ سے ممکن ہوا۔

☆ اقامت دین کی جدوجہد کا ایک باب تصور سیاست بھی ہے۔ اس میں بھی امت کو میانہ روی کی تعلیم اور عمل کہیں سے نہ ملا۔ ایک طرف سیکولر افکار و نظریات ہیں جن میں تصور سیاست و ریاست میں مذہب و دین کا عمل دخل کا کلیتاً انکار اور دوسری طرف مذہبی جماعتوں کا طرزِ سیاست، جس میں امامت و امارات صرف علماء کا حق ہی سمجھا جانے لگا۔ ایسے میں پاپائیت اور ملائیت سے مکمل آزاد حقیقی اسلامی تصور سیاست کو صرف اور صرف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے نہ صرف پیش کیا بلکہ اس تصورِ سیاست کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایسی عظیم جدوجہد بھی کی جس کی مثال پاکستان کی تاریخ میں کوئی سیاسی یا مذہبی جماعت پیش کرنے سے قاصر ہے۔ (تصور سیاست پر راقم کا مضمون ''دین اسلام میں تصورِ سیاست و ریاست'' مجلّہ منہاج القرآن مارچ 2015ء میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے)

دہشت گردی کے خلاف مضبوط فکری اقدام

دہشت گردی کا ناسور خارجی افکار کی عملی شکل ہے۔ ان دہشت گردوں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے، وہ تکبیر اور توحید کا نعرہ لگاتے ہیں، ان دہشت گردوں سے سیاست کے عالمی کھلاڑیوں اور مقامی سٹریٹیجک ماہرین نے متعدد محاذوں پر بہت کام بھی لیا۔ لہٰذا دہشت گردوں کے اس خارجی ٹولے کے بارے میں عامۃ الناس میں ہی نہیں بلکہ موثر اداروں اور رائے عامہ بنانے والے دانشوروں میں بھی ہمدردی پائی جاتی تھی۔ ایک مذہبی طبقہ تو اول دن سے ان کا حامی اور مددگار بھی رہا۔

ایسے حالات میں جس دینی شخصیت نے کبھی میانہ روی کا دامن نہیں چھوڑا اور دہشت گردی کی ہر شکل کی پہلے دن سے مخالف رہی وہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہی ہیں۔ آپ نے ہمیشہ اسلام کے اعتدال، میانہ روی اور امن و محبت پر مبنی پیغام کو ہی عام کیا۔ کل تک جو دہشت گردوں کو شہید کہتے تھے اور ان کی نماز جنازہ پڑھتے تھے آج وہ بھی دہشت گردوں کے خلاف جنگ کی حمایت کرتے نظر آتے ہیں۔

درج بالا چند نظائر دراصل شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی فروغِ اعتدال اور ترویجِ توازن میں کی گئی کاوشوں کے بیان میں ایک کتاب کے پیش لفظ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ نے اسلام کو درپیش افراط و تفریط کی ہر شکل کے مقابلے میں اعتدال و توازن پر مبنی افکار و نظریات کو نہ صرف اپنی مضبوط علمی و تحقیقی طاقت سے بھرپور انداز میں پیش کیا بلکہ اپنی تحریک کی عملی جدوجہد کے ذریعے دنیا بھر میں اعتدال و توازن پر مبنی حقیقی اسلامی عمل و کردار کی ترویج بھی کی۔ افکار و نظریات اور عمل و کردار دونوں پر مشتمل جدوجہد بھی آپ کی شخصیت اور تعلیمات کے معتدل ہونے کا ایک واضح ثبوت ہے۔ آپ کے ان کارہائے تجدید اور عظیم کاوشوں پر آنے والی نسلیں بھی آپ کی صدیوں احسان مند رہیں گی۔

تلاشِ خضر

غلام مرتضیٰ علوی

اللہ رب العزت نے اس کائنات کی تخلیق و ارتقاء کے ساتھ ہی مخلوقات میں سے سب سے افضل مخلوق انسان کے لیے رشد و ہدایت کا سامان کیا۔ انسان کی تخلیق مقام احسن تقویم پر ہوئی لیکن حضرت انسان نے اپنی بداعمالیوں کے باعث اسفل السافلین کو اپنا مستقر بنایا۔اسی لیے انسانیت کی رہنمائی و ہدایت کے لئے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین کو مبعوث کیا گیا۔ خاتم المرسلین ﷺ کی بعثت کے بعد سلسلۂ نبوت و رسالت منقطع کر دیا گیا جبکہ ہدایت و راہنمائی کے لیے اولیاء وصلحاء کاملین ومجددین کی آمد کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔

انہی ہستیوں میں سے ایک ہستی کا نام حضرت سیدنا خضر علیہ السلام ہے۔ اس امر میں اختلاف ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں کہ ولی ہیں لیکن اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جس شخصیت کی ملاقات کا ذکر تفصیل کے ساتھ آیا ہے وہ حضرت خضر علیہ السلام ہی ہیں۔

حضرت خضر علیہ السلام کا اصل نام ''بلیابن ملکان''، کنیت ''ابو العباس'' اور مشہور لقب ''خِضَر'' یا ''خَضِر'' ہے۔

آپ کو خضر کہنے کی وجوہات یہ ہیں کہ

جہاں آپ کا قدم لگتا ہے وہاں سرسبز گھاس اگ جاتی ہے۔ آپ کا وجود زندگی کی علامت ہے۔ جن ہواؤں اور فضاؤں میں آپ سانس لیتے ہیں یا جس سمندر کے کنارے آپ کا مسکن ہے ان ہواؤں، فضاؤں اور پانی میں یہ خاصیت پیدا ہو جاتی ہے کہ اگر کوئی مردہ شے وہاں آجائے تو اسے زندگی نصیب ہو جاتی ہے۔ اسی مناسبت سے آپ کا اسم گرامی ''خضر'' ہے۔

اوصافِ خضر، قرآن کی روشنی میں

قرآن مجید میں حضرت خضر علیہ السلام کا تذکرہ سورہ کہف میں تفصیلاً ملتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنے علم کی فوقیت کا تذکرہ فرمایا تو اللہ رب العزت نے فرمایا (فَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْم) ہر صاحب علم کے اوپر بھی کوئی صاحب علم ہوتا ہے تو پھر بحکم خداوندی حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے سے زیادہ صاحب علم ہستی کی تلاش میں نکلے۔ بیان کردہ نشانیاں اور علامات ظاہر ہونے کے بعد جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کو پالیا تو اس موقع پر قرآن مجید حضرت خضر علیہ السلام کا تعارف کچھ یوں بیان فرمایا:

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًاo (الکہف ۱۸: ۶۵)

''تو دونوں نے (وہاں) ہمارے بندوں میں

☆ مرکزی ناظم تربیت تحریک منہاج القرآن

سے ایک (خاص) بندے (خضر علیہ السلام) کو پا لیا جسے ہم نے اپنی بارگاہ سے (خصوصی) رحمت عطا کی تھی اور ہم نے اسے علمِ لدنی (یعنی اَسرار و معارف کا اِلہامی علم) سکھایا تھا‘‘۔

اللہ رب العزت نے اس آیت میں حضرت خضر علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں اپنا عبد خاص قرار دیا اور ان کے دو اوصاف کا ذکر بڑی وضاحت کے ساتھ فرمایا:

۱۔ رحمت ۲۔علم

قرآن مجید میں حضرت خضر علیہ السلام کو براہ راست علم وحی عطا ہونے کا ذکر نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سارے محدثین ومفسرین اور صوفیاء علم لدنی کے عطا ہونے کی وجہ سے ان کی ولایت کے قائل ہیں۔ آیئے! حضرت خضرؑ میں موجود اِن اوصاف کے عملی مظاہر کا مطالعہ کرتے ہیں:

۱۔ صفتِ رحمت

رحمت کے لفظی معنی ’’رقت‘‘ کے ہیں یعنی کسی کو تکلیف اور مصیبت میں دیکھ کر دل میں نرمی کا پیدا ہونا اور اس کی مدد کرنا۔ حضرت خضر علیہ السلام کو رحمت کا حصہ وافر عطا ہوا، اسی بنا پر آپ مخلوق خدا کی مدد کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے اکٹھے سفر کرنے کے دوران (سورہ الکھف:۷۱ تا ۷۷) جو تین واقعات پیش آئے، اُن تینوں واقعات کی بنیاد بھی سراسر رحمت ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کے پشتہ کو توڑ کر اس کشتی کو عیب دار بنایا اور اس طرح اسے غاصب حکمران سے بچا لیا۔ یہ عمل بھی اس غریب کشتی والے کے لئے رحمت ثابت ہوا۔

ایک معصوم بچے کو قتل کرکے بچے کے والدین کے ایمان کو بچانے میں ان کی مدد کی کہ اگر یہ بچہ زندہ رہتا تو اپنے والدین کے ایمان کو کفر میں بدل دیتا۔

اسی طرح علاقہ کے لوگوں کے عمل سے بے نیاز ہوکر ایک گرتی ہوئی دیوار کو بغیر مزدوری کے تعمیر کیا جس سے یتیم بچوں کے مال کی حفاظت ممکن ہوئی۔ آپ کا یہ عمل بھی ان یتیم بچوں کے لئے رحمت ہی کا ایک اظہار تھا۔

ان تینوں واقعات میں حضرت خضر علیہ السلام نے دنیوی مفاد اور غرض وغایت سے لاتعلق ہو کر صرف رحمت خداوندی کے عطا ہونے کی بدولت مخلوقِ خدا کی مدد ونصرت فرمائی اور اُن کے لئے رحمت ثابت ہوئے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ حضرت خضر علیہ السلام کے اوصاف میں رحمت کا عنصر نمایاں طور پر کارفرما ہے جس کی وجہ سے آپ مخلوق خدا کی مدد کرتے رہتے ہیں۔

۲۔ صفتِ علم

حضرت خضر علیہ السلام کی جس دوسری صفت کا ذکر قرآن میں ہے وہ ’’علمِ لدنی‘‘ ہے کہ اللہ رب العزت نے آپ علیہ السلام کو علم لدنی یعنی علم خاص عطا فرمایا تھا جس بناء پر آپ لوگوں کے احوال اور اشیاء کی ماہیت و خاصیت اور باطنی امور پر بھی واقف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ سفر کا آغاز کیا تو عجیب واقعات دیکھ کر بار بار معترض ہوئے اور ان کا اس طرح بار بار معترض ہونا ہی وجۂ افتراق بن گیا۔

حضرت خضر علیہ السلام جانتے تھے کہ کشتی چلانے والا لڑکا نیک صفت ہے، اس میں بزرگ اور نیک لوگوں کی خدمت و ادب کی صفت ہے لیکن کشتی اچھی ہونے کی وجہ سے غاصب حکمران اس پر قابض ہو جائے گا۔ دوسرے واقعہ میں آپ نے عطا شدہ علم لدنی کی بناء پر جان لیا کہ یہ لڑکا جوان ہوکر اپنے والدین کے ایمان کے لیے نقصان کا باعث بنے گا، اس کے والدین اس بات کو نہیں جانتے لہٰذا آپ نے اپنے علم کی بناء پر

والدین کی مدد و نصرت کی اور ان کے لیے اچھے بدل کی دعا کی۔ اسی طرح تیسرے واقعہ میں آپ کی نگاہ علم ولایت نے جان لیا کہ اگرچہ یہ بچے ماں باپ کے سر پر نہ ہونے کی وجہ سے خدمت گزار نہیں ہیں لیکن ان کے والدین نیک اور صالح تھے، ان کے والدین کی نیکی اور صالحیت کی بنا پر ان بچوں کی مدد کی۔

مندرجہ بالا سطور میں خضر بنی اسرائیل کی یہ شان سامنے آئی کہ وہ لوگوں کے لیے فیض رسا، مددگار اور راہنما ہیں۔

تلاشِ خضر کا حکم

یہاں پر یہ امر قابل غور ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو براہ راست حضرت خضر علیہ السلام کا ٹھکانہ یا مستقر نہیں بتایا گیا بلکہ کچھ نشانیاں بتائی گئیں کہ جس جگہ دو سمندر ملتے ہوں اور مردہ مچھلی زندہ ہوجائے تو وہی خضر علیہ السلام کا مسکن ہوگا۔ علامات ونشانیاں بتانے کی منشاء ایزدی یہ تھی کہ خضر کو تلاش کیا جائے تا کہ تا قیام قیامت یہ اصول وضع کر دیا جائے کہ اولیاء اللہ کی تلاش کی جاتی ہے، اہل اللہ خود نہیں ملتے بلکہ انہیں ڈھونڈا جاتا ہے۔ اسی لیے اکابر اولیاء وصلحاء ہمیشہ تلاشِ خضر میں سرگرداں رہے تا کہ فیضِ خضری میسر آسکے۔

نشانیاں بیان کرنے کا دوسرا مقصد یہ واضح کرنا تھا کہ خضر وہ ہوگا جس میں میری عطا کردہ صفات رحمت و علم بدرجہ اتم موجود ہوں گی۔

حضرت خضر علیہ السلام کی شخصیت علم اور رحمت کی بنا پر ایک مینارہ نور کی حیثیت رکھتی ہے ۔ اولیاء حضرت خضر علیہ السلام کی تلاش، ان سے ملاقات اور ان سے کسب فیض کے منتظر رہتے ہیں۔ اس تلاش و ملاقات میں اکثر اولیاء کامیاب و کامران بھی ٹھہرے۔ بعض صوفیاء نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام سے خرقہ طریقت پایا ہے۔ جبکہ کئی اولیاء کوآپ نے اوراد وظائف عطا کیے۔ اسی طرح چند ایک اولیاء نے جنگلوں اور بیابانوں میں ملاقات کرکے آپ سے کسب فیض کیا۔

☆ شیخ محی الدین ابن عربی نے حضرت خضر علیہ السلام سے خرقہ ولایت حاصل کیا (الفتوحات المکیہ)

☆ حکیم ترمذی فرماتے ہیں کہ تین سال تک حضرت خضر علیہ السلام ان کی تعلیم وتربیت ان کے گھر میں فرماتے رہے۔ (تذکرۃ الاولیاء ۲:۷۷)

☆ اسی طرح صوفیاء میں بلند مقام رکھنے والے حضرت خواجہ بختیار کاکی بھی حضرت خضر علیہ السلام سے فیوض وبرکات سمیٹتے رہے۔ (سیفتہ الاولیاء صفحہ ۹۴)

صوفیاء کے بقول حضرت خضر علیہ السلام لوگوں کی تعلیم وتربیت کے لئے مقرر ہیں۔ خصوصاً علماء وصلحاء کی علمی وروحانی ترقی کے لیے مدد فرماتے ہیں۔ مزید یہ کہ مالی مشکلات کا شکار عام غریب لوگوں کی مالی اعانت بھی فرماتے رہتے ہیں۔

حضرت خضرؑ اور حضور غوث الاعظمؓ کا باہمی تعلق

حضور غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی امت محمدی ﷺ میں اولیاء وصلحاء کے سرخیل ہیں۔ آپ کی بھی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور آپ نے بھی ان سے کسبِ فیض کیا۔ حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

’’عراق میں دخول کے ابتدائی زمانے میں حضرت خضر علیہ السلام نے میرے ساتھ مرافقت اختیار کی اور شرط یہ رکھی کہ میں ان کی کسی امر میں مخالفت نہیں کروں گا۔ پھر مجھے انہوں نے فرمایا کہ اس جگہ پر بیٹھ جا۔ میں تین سال تک وہاں بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت خضر علیہ السلام ہر سال میرے پاس تشریف لاتے اور فرماتے کہ اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا‘‘۔

پس اس استقامت اور حکم کی بجا آوری کی وجہ سے فیض خضری کاملاً حضور غوث الاعظم میں منتقل ہوا۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آپؑ نے فرمایا تھا کہ آپ کو صبر کرنا ہوگا اور میری مخالفت نہیں کرنی، بعینہ امت محمدی ﷺ کے اولیاء کے سالارِ اعظم کو فیض تام دینے کے لیے شرط لگائی اور پھر کامل فیض عطا کر دیا۔

خضرِ امتِ محمدی ﷺ کا اعلان

اللہ رب العزت نے آقا علیہ السلام کو نہ صرف پوری کائنات کا سردار بنایا بلکہ تمام انبیاء کرام اور رسل عظام کو منصب نبوت ورسالت بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہر تصدیق لگنے کے بعد عطا ہوا۔ بعینہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو تمام اولیاء وصلحاء کاملین کا سردار بنایا اور آپ کی مہر ولایت کے بعد ہی ولایت کا منصب اولیاء وصالحین کو عطا ہوتا ہے۔ جس طرح تمام انبیاء علیہم السلام کے جملہ اوصاف وکمالات حضور ﷺ کی ذات مبارکہ میں جمع فرما دیے اسی طرح تمام اولیاء وصالحین وکاملین کے جملہ اوصاف وکمالات اور فیض خضری حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی میں جمع فرما دیا۔ اسی لیے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللهِ.

''میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے''۔

کثیر تعداد میں اولیاء وصالحین امت کی روایات موجود ہیں کہ دنیا بھر کے اولیاء و صالحین نے حضور غوث الاعظم کا یہ کلام سنا اور عملاً اپنی گردنیں جھکا کر آپ کی غلامی کو قبول کیا۔ آقا علیہ السلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی حضور غوث الاعظم کو فیض کامل عطا فرمایا اور اپنا لعاب دہن عطا کر کے جملہ علوم ومعارف عطا کر دیئے۔

حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت علیؓ اور حضرت خضر علیہ السلام کی طرف سے فیض کامل جب حضور غوث الاعظم کی ذات مقدسہ میں مجتمع ہوگیا تو نتیجتاً آپ نے اس کا اعلان بھی فرمایا۔ حضرت مجدد الف ثانی بیان فرماتے ہیں:

ایک دن حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی منبر پر تشریف فرما ہوکر خطاب فرما رہے تھے کہ وہاں سے حضرت خضر علیہ السلام کا گزر ہوا تو حضرت غوث پاک نے فرمایا:

یا خضر بنی اسرائیل اسمع کلام خضر امت محمد

''اے خضر بنی اسرائیل امت محمدی ﷺ کے خضر کا کلام سنتے جاؤ۔ (المنتخبات من المکتوبات (مکتوب ۵٦)

چونکہ اب فیض کامل ہو چکا تھا لہٰذا روایات میں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام آپ کی مجالس علمی میں شریک ہوتے۔ اس طرح ولایت خضر کا کامل فیض جس میں بنیادی عناصر رحمت وعلم تھے، بحر بیکراں بن کر تقسیم ہونے لگا اور چہار دانگ عالم میں پھیل گیا۔ لوگ دور دراز سے بڑی تعداد میں گھوڑوں، خچروں، گدھوں اور اونٹوں پر سوار ہو کر آتے اور تقریباً ۷۰ ہزار سے ایک لاکھ کا اجتماع ہوتا۔ ۴۰۰ علماء آپ کی مجلس میں قلم دوات لے کر حاضر ہوتے اور آپ کے ملفوظات کو احاطہ تحریر میں لائے۔ (بہجۃ الاسرار)

اسی طرح آپ کی مجلس میں دنیا بھر سے اولیاء کرام جسمانی حیات اور ارواح کے ساتھ اور جن وملائک بھی تشریف فرما ہوتے۔ بعض اوقات آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انبیاء علیہم السلام کی ارواح بھی تربیت وتائید کے لیے جلوہ فرما ہوئیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نہ صرف خود شریک ہوتے بلکہ مشائخ زمانہ میں سے جس سے بھی ملاقات فرماتے۔ اسے حضرت غوث پاک کی مجلس میں شریک ہونے کی تاکید فرماتے۔ (اخبار الاخیار، سیفۃ الاولیاء)

آپ کی مجالس میں کرامات کا ظہور ہوتا، رحمت الٰہیہ کی برسات آپ کی مجلس پر ہمہ وقت جاری و ساری رہتی۔ آپ اپنی مجالس میں روحانی تصرف فرماتے۔ نہ کسی کو تھوک آتا، نہ کوئی کھانستا، نہ کوئی ایک دوسرے سے محو گفتگو ہوتا، نہ کوئی مجلس میں کھڑا ہونے کی جرأت کرتا۔

محدث ابن جوزی جیسے محدثین پر رقت طاری ہوجاتی اور آپ کی مجالس سے بیک وقت کئی کئی جنازے اٹھتے۔

حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کے فیض ولایت سے لوگ توبہ کرکے واپس جاتے اور ہر طرف آپ کے علمی، روحانی تصرفات کا چرچا تھا۔ آپ کو محی الدین کے لقب سے پکارا جانے لگا اور فیوضات محمدی ﷺ اور فیض و برکات خضر کا مجموعہ اپنے رفعتوں کو چھونے لگا۔

خضر ایک مقام ہے یا شخصیت؟

مندرجہ بالا سطور میں یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت خضر علیہ السلام کا فیض آج بھی فیض غوثیت کی شکل میں تقسیم ہورہا ہے اور قصیدہ غوثیہ اس کی سب سے بڑی شہادت ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ خضر ایک مستقل منصب یا عہدہ ہے یا یہ فقط ایک شخصیت تک محدود تھا اور کیا آج اس فیض کی مزید تقسیم بند ہوگئی ہے؟

بعض علمائے تصوف کا یہ خیال ہے کہ خضر ایک شخصیت کا نام نہیں ہے بلکہ رجال الغیب میں ایک منصب کا نام ہے جیسے قطب، غوث یا ابدال کے مناصب ہوتے ہیں۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ ہر زمانے کا ایک خضر ہوتا ہے جو اولیاء کا نقیب ہوتا ہے۔ جب ایک نقیب کا انتقال ہوتا ہے تو دوسرا نقیب اس کی جگہ لیتا ہے، اسے خضر کہتے ہیں۔ (الاصابہ، ۲۹۴:۲)

اسی طرح بعض کبار صوفیاء کا یہ موقف ہے کہ حضرت خضر بھی رجال الغیب کی طرح نظروں سے اوجھل رہتے ہیں، اس لیے انہیں رئیس الابدال کہا جاتا ہے۔

(احیاء علوم الدین، ص۴۷)

ان آراء کی روشنی میں معلوم ہوا کہ خضر ایک مقام کا نام ہے۔ خضر ایک کردار کا نام ہے۔ خضر زندگی، ولولہ، علم، محبت و رحمت کا استعارہ ہے۔ خضر تازگی کی علامت ہے۔ خضر تربیت وندرت کی تمثیل ہے۔ خضر انقلاب کی نوید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں ''حیاتِ خضر''، ''راہِ خضر'' اور ''عمرِ خضر'' جیسے الفاظ وتشبیہات کا استعمال عام ہے۔

ہر دور میں ایک خضر ہوتا ہے

معلوم ہوا کہ ہر دور میں ایک خضر ہوتا ہے جو اپنے منصب و مقام کے مطابق اس دور کی اصلاح کرتا ہے اور مینارہ نور بن کر تجدید دین کا بیڑہ اٹھاتا ہے۔ جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے تو وقت کے تقاضوں کے مطابق آنے والے خضر کی ذمہ داریوں اور تقاضوں میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا. (ابوداؤد فی السنن، کتاب: الملاحم، باب: مایذکر فی قرن المائۃ، ۴/۱۰۹، الرقم: ۴۲۹۱)

''اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے آخر میں کسی ایسے شخص (یا اشخاص) کو پیدا فرمائے گا جو اس (امت) کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔''

اصلاح کا فریضہ سرانجام دینے والا مجدد اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے باعث مقامِ خضر پر فائز ہوتا ہے۔ اس کا مقصد امت محمدی ﷺ کے لئے ایسے اقدامات کرنا ہے جس کے نتیجے میں اس دین میں تحریف نہ ہوسکے، زیادہ زمانہ گزرنے سے بوسیدہ نہ ہو اور نہ ہی زمانے کے انقلابات اسے بدل سکیں۔ گویا اللہ تعالیٰ اس کی بقاء، حفاظت اور تجدید کا برابر انتظام کرتا رہے گا۔ لہٰذا ہر دور اور ہر قرن میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو زمانہ کی ہواؤں سے دین پر پڑنے والی گرد وغبار کو جھاڑتے رہیں گے۔

☆ آقا علیہ السلام نے فرمایا:

يرث هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين. (سنن البیہقی الکبریٰ، ۱۰/۲۰۹، الرقم: ۲۰۷۰۰)

''میرے لائے ہوئے اس علم دین کی امانت کو ہر زمانے کے اچھے اور نیک لوگ سنبھالیں گے اور اس کی خدمت وحفاظت کا حق ادا کریں گے۔ وہ غلو کرنے والوں کی تحریف اور کھوٹے سکے چلانے والوں کی طمع کاریوں اور جاہلوں کی فاسد تاویلوں سے اس دین کی حفاظت کریں گے''۔

ہر صدی میں آنے والے ان بندگان خدا کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اس امانت کی حفاظت کریں اور اس کو اس کی اصلی شکل میں پیش کرتے رہیں۔ قصیدہ و یاوہ گوئی سے اجتناب کریں گے اور اس دین کی حقیقت تحریفوں، تاویلوں کے پردے میں کبھی اس طرح گم نہ ہونے دیں گے جس طرح پہلے نبیوں کے ذریعے آئی ہوئی تعلیمات دنیا سے گم ہو گئیں۔

☆ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ مجدد کی یہ صفت ہو گی کہ

''وہ سنت کو بدعت سے نمایاں کرے گا اور علم کو بکثرت شائع کرے گا اور اہل علم کی عزت کرائے گا اور بدعت کا زور توڑ دے گا''۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات (ج: ۱، ص: ۱۸۲) میں اس حدیث کی شرح میں بیان کرتے ہیں کہ

''وہ تجدید ونصرت دین اور ترویج وتقویت سنت اور قلع قمع بدعت اور اس کی تصنیف ونشر علوم اور اعلائے کلمۃ الاسلام کے ساتھ اپنے اہل زمانہ میں ممتاز ہو گا''۔

مندرجہ بالا سطور کی روشنی میں یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہوتا ہے کہ مجدد دین ہی ہدایت وراہنمائی کے باعث خضر کا اصلی وحقیقی استعارہ ہے۔ علم، معرفت، عمل، جدوجہد، رحمت، مدد ونصرت دین، تصنیف وتالیف، احیاء سنت، محبت وعشق، سلوک وتصوف، فصاحت وبلاغت، گفتگو وخطابت یہ اور اس قبیل کے جملہ اوصاف جب ایک جگہ پر مجتمع ہو جائیں تو ایسی شخصیت ''خضر'' کے عظیم منصب پر ہی فائز ہوتی ہے۔

تلاشِ خضر کیوں؟

معزز قارئین! مرور زمانہ کے ساتھ تقاضا ہائے زمانہ بھی بدلتے جا رہے ہیں۔ وقت بدلتی کروٹوں کے ساتھ دلوں کی تختی پر کچھ نیا ثبت کرنا چاہتا ہے۔ اسلام دین انسانیت ہونے کے ساتھ ساتھ کردار خضر کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہیں۔ اسلام اور بانی اسلام ﷺ کی تعلیمات وکردار کے ماتھے کا جھومر، علم ورحمت ہے۔ دین اسلام تا قیام قیامت انسانیت کو درپیش آنے والے جملہ تقاضوں کے جوابات اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے۔ اکیسویں صدی انقلابات کی صدی ہے اور انسان ترقی کی اوج ثریا پر جلوہ افروز ہے۔ سائنس وٹیکنالوجی نے انسان کو علم، عمل اور ترقی کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز کر دیا ہے۔ اہل مغرب ترقی کے اس نشے میں دھت ہو کر اہل ہوس بن چکے ہیں، جبکہ پوری دنیا کو علم ونور کا سبق پڑھانے والے غفلت کی نیند سو رہے ہیں اور اس بحث میں مبتلا ہیں کہ فلاں زبان سیکھنی چاہیے کہ نہیں۔۔۔؟ فلاں علم سیکھنے سے بدعت کے مرتکب تو نہیں ہو جائیں گے۔۔۔؟ کونسا لباس اسلام کے مطابق ہے۔۔۔؟ صفیں درست ہوں یا نہ ہوں شلوار ٹخنوں سے بلند ہونی چاہئے۔۔۔ مدارس میں ابھی تک کنویں کے مسائل کی تدریس وتعلیم ہو رہی ہے جبکہ دوسری طرف جن سے مقابلہ کا دعویٰ ہے وہ علم و سائنس پر اسلامی ممالک کے مجموعی بجٹ سے زیادہ خرچ کرتے ہیں۔

لہٰذا ضروری تھا کہ اس صدی میں بھی کوئی خضر ہو، کوئی ابن مریم ہو جو امت کی حقیقی رہنمائی کا فریضہ ادا کرتے ہوئے اسے کمال عطا کرے۔ بقول شاعر

ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے درد کی دوا کرے کوئی

یہ قانونِ قدرت وفطرت ہے کہ اندھیروں کے بعد اجالا، رات کے بعد دن، حبس وگرمی کے بعد

موسلادھار بارش ہوا کرتی ہے اور جب ہدایت و راہنمائی نایاب ہو جائے تو تلاشِ خضر کی جاتی ہے۔

21 ویں صدی میں اوصافِ خضر کی حامل شخصیت

پس آج مقام خضر پر فائز وہی شخص ہوگا جس کو بارگاہ الٰہی سے آقا علیہ السلام کے توسل اور فیوض و برکات کے طفیل اور اولیائے کاملین کی توجہات کی بدولت علم و رحمت جیسے اوصافِ خضری سے نوازا جائے گا۔

اگر ہم 20 ویں صدی کے اختتام کے حالات کا جائزہ لیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ عالم اسلام آج سے 30 سال قبل علم و رحمت جیسے عناصر خضری سے محروم ہوتا جارہا تھا۔ بحیثیت مجموعی انتشار، تنگ نظری، انتہاء پسندی، نفرت، اختلاف و نزاع ہمارے ہاں عام تھا۔ آج پورا عالم اسلام اس کا خمیازہ بھگت رہا ہے۔ دہشت گردی، فتنہ خوارج اور قتل عام عالم اسلام کا مقدر بن چکا ہے۔ اسلام کو سلامتی، رحمت و امن کی بجائے دہشت گردی، فتنہ پروری اور قتل عام کے ساتھ نتھی کیا جاتا ہے۔ ان حالات میں ضرورت اس امر کی تھی کہ کوئی ایسی شخصیت ہو جو اسلام کے چہرے پر پڑی تنگ نظری، انتہا پسندی اور دہشت گردی کی گرد کو جھاڑ دے اور اسلام کا روشن، امن اور سلامتی والے چہرہ سے دنیا کو متعارف کروائے۔

ان حالات میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے حضورسیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کی بارگاہ سے فیوضات لے کر، قدوۃ الاولیاء پیر سیدنا طاہر علاؤالدین کے دست اقدس کو بوسہ دے کر دور حاضر میں کردار و اوصافِ خضری کا حامل بن کر دہشت گردی کے اندھیروں میں امن کا چراغ جلایا۔ آپ کی فروغ امن کے لئے خدمات کے نتیجے میں اسلام کے دامن پر لگا داغ صاف ہوا۔ مسلمانوں کو دنیا بھر میں عزت و وقار میسر آیا۔

دہشت گردی اور تنگ نظری کے ماحول میں شیخ الاسلام کی خدمات کا احاطہ چند صفحات پر ناممکن ہے اس کے لئے کئی جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم کتاب درکار ہے تاہم اس موقع پر شیخ الاسلام کی فروغ امن و رحمت کے سلسلہ میں خدمات کے عنوانات پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے:

۱۔ دعوت و تبلیغ اور تصنیف و تالیف میں تکفیری رویے سے اجتناب
۲۔ تنگ نظری اور انتہا پسندی کے خاتمے کی جدوجہد
۳۔ بین المذاہب و بین المسالک امن اور رواداری کے فروغ کے لئے اقدامات
۴۔ بلا تفریق مسلک ہر ایک کو خوش آمدید
۵۔ اسلام کے نام پر دہشت گردی کرنے والوں کو خوارج قرار دے کر بے نقاب کرنا
۶۔ دہشت گردی کے خلاف فتویٰ دے کر پوری دنیا کے مسلمانوں کی فکری رہنمائی کرنا
۷۔ ہر طبقہ فکر کے لئے فروغ امن نصاب کی تشکیل
۸۔ ضربِ عضب کے نتائج سے کماحقہ استفادہ کے لئے ضربِ امن وعلم کا آغاز
۹۔ پرامن مذہبی سیاسی وانقلابی جدوجہد کے 35 سال
۱۰۔ گستاخی رسالت پر عالمی رہنماؤں اور اداروں کو خطوط لکھ کر نفرت کم کرنا
۱۱۔ دنیا بھر میں فروغ امن کے لئے سینکڑوں کانفرنسز اور سیمینار میں شرکت
۱۲۔ دہشت گردوں کے معاونین کو بے نقاب کرنا
۱۳۔ ملک کی سیاسی قیادت اور افواج پاکستان کی دہشت گردی کے خاتمے میں رہنمائی

امن و رحمت کے کردار کی ایک عظیم مثال

مذکورہ بالا جملہ خدمات فروغ امن میں ایک تاریخ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں

23 دسمبر 2012ء کا عوامی اجتماع ہو یا جنوری 2013ء میں کیا گیا عوامی مارچ ۔۔۔ اگست 2014ء میں انقلاب مارچ یا 70 دن کا عظیم دھرنا۔۔۔ ہر کاوش امن کے کردار کی عمدہ مثال ہے۔ پاکستان میں نظام کی تبدیلی کے لئے اس پرامن جدوجہد میں شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری اور ان کے کارکنان کا امن و رحمت سے بھرپور کردار کھل کر سامنے آیا۔ ذاتی تنقید اور مخالفت کے باوجود شیخ الاسلام اور تحریک کے کارکنوں کے پرامن کردار پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکا۔

17 جون 2014ء کی تاریخ پاکستان کی تاریخ میں المناک المیے سے کم نہیں جب ریاستی اور حکومتی سرپرستی میں پنجاب پولیس نے نہتے لوگوں، خواتین اور بچوں پر گولیاں چلائیں۔ 2 خواتین سمیت 14 شہید ہوئے اور 100 سے زائد زخمی ہوئے مگر ردعمل میں یا اپنی حفاظت کی خاطر امن و رحمت کے کردار کے حاملین نے ایک گولی بھی نہ چلائی۔ یہ کردارِ خضری کی ایک بہت بڑی علامت ہے۔ جس طرح حضرت خضر علیہ السلام نے اُن آبادی والوں کے تلخ رویہ اور بدسلوکی کے باوجود اُن کی گرتی ہوئی دیوار کو از سرنو تعمیر کیا تھا۔ اسی طرح شیخ الاسلام نے بھی دشمنوں کے طعنوں وظلم وستم سے بے نیاز ہوکر اور ریاستی جبر وبربریت کی وجہ سے قوم کا ساتھ نہ ملنے کے باوجود غریبوں، محتاجوں اور مسکینوں کے حقوق کی بحالی اور عوام پاکستان کو ان کے سیاسی و معاشی حقوق دلوانے کے لئے یہ خضری جدوجہد کل بھی جاری رکھی تھی، آج بھی جاری ہے اور منزل کے حصول تک جاری رہے گی۔

فیض علم غوثیت مآب کا چشمہ

آئینہ رحمت کے معاً بعد وعلمناہ من لدنا علما کا مربوط تعلق اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ کردار خضری کا حامل شخص جہاں اپنے اندر امن و رحمت کا واضح کردار رکھتا ہوگا وہیں علم صحیح (جو کہ علم ظاہر و باطن کا مرکب ہوتا ہے اور انسان کو ہدایت کی طرف گامزن کرتا ہے) کا حامل بھی ہوگا۔ تبھی تو وہ علم صحیح کا حامل انسان دین اسلام کی تجدیدی خدمات سرانجام دے سکتا ہے اور وقت کی نبض پر ہاتھ رکھتے ہوئے وقت کے تقاضوں کے عین مطابق اپنا کردار ادا کرتا ہے۔

اگر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ذات کے اندر صفتِ علم کا جائزہ لیا جائے تو یقیناً اسلاف کی وراثت کا وافر حصہ نظر آتا ہے۔ وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے فروغِ محبت وعشق رسول ﷺ ہو یا دینی و اعتقادی الجھنوں کا ازالہ، عصر حاضر کے جدید عصری مسائل ہوں یا فلسفہ و منطق کے گورکھ دھندے، مجددانہ شان کے مطابق دعوت و تبلیغ و اشاعت اسلام ہو یا علمی، فکری و نظری اصلاح، اس مادیت زدہ دور زوال میں امت کے احوالِ مادی کو احوالِ روحانی کی روشنی عطا کرنے کے لئے دروسِ تصوف ہوں یا شب زندہ داریاں، اجتماعی روحانی اعتکاف ہو یا امت کے علمی وتعلیمی احوال میں انقلاب، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مقام خضر پر کھڑے ہوکر یہ تمام فیوضات تقسیم کرتے نظر آتے ہیں۔

اگر بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو رواں صدی امت مسلمہ کے علمی و ثقافتی ورثہ کی گراوٹ کی صدی ہے لیکن اس پرآشوب دور میں کہ جب قصہ گوئی، شعرگوئی، برسرمنبر مغلظات بیان کرنا شیوہ ہوتو اس دور میں لوگوں کا تعلق قرآن اور علوم قرآن سے جوڑنا، قادیانی و پرویزی فتنوں اور منکرین حدیث کی کارستانیوں کے باوجود امت کو علم الحدیث کا وسیع ذخیرہ مرتب کرکے دینا، تعلیمی و تدریسی اداروں کا جال بچھانا، قانونی علوم پر دسترس رکھتے ہوئے فقہی تشریحات کرنا، دنیا بھر میں تنظیمی نیٹ ورک کا جال بچھانا اور امت کے غریب، مفلوک الحال، پسے ہوئے طبقات کے حقوق کی جنگ لڑنا، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے تجدیدی کارنامے ہیں اور یقیناً یہ فیضان

محمدی ﷺ اور فیضان خضری کا مجموعہ ہے کہ جس کی نظیر تاریخ اسلام میں بہت کم ملتی ہے۔

فروغ امن کی طرح فروغ علم کی 35 سالہ جدوجہد کو بیان کرنے کے لئے بھی کئی جلدوں کی ضخیم کتاب درکار ہے۔ ذیل میں ان کے علمی فیضان میں سے چند اہم خدمات کا ذکر کرتے ہیں:

۱۔ بیسیوں موضوعات پر مشتمل 500 سے زائد کتب کی اشاعت

۲۔ 6000 سے زائد عنوانات پر ہزاروں خطابات

۳۔ تصوف کے احیاء پر سینکڑوں موضوعات پر خطابات

۴۔ علم تصوف، تاریخ تصوف اور تعلیمات تصوف کے موضوع پر 50 سے زائد کتب کی اشاعت

۵۔ امت مسلمہ کی رہنمائی کے لئے قرآن مجید کا جدید سائنسی، علمی، فکری، اعتقادی اور فقہی شان کا حامل ترجمہ قرآن

٦۔ 16 سو سالہ اسلامی دور میں علم حدیث کی تدوین کے بعد اشاعت اور تدوین نو میں لازوال المنہاج السوی، معارج السنن اور اربعینات کی شکل

۷۔ مقدمہ سیرت الرسول اور قرآنی فلسفہ انقلاب جیسے نئے علوم کی تشکیل

۸۔ گستاخی رسالت، گستاخی صحابہ، گستاخی اہل بیت، فتنہ قادیانیت، فتنہ انکار حدیث، منکرین تصوف اور فتنہ خوارج کے خلاف علمی وفکری لازوال جدوجہد

فروغ امن وعلم کی یہ خدمات یقیناً دور حاضر میں حضور نبی اکرم ﷺ، حضور سیدنا غوث الاعظم اور خواجہ خضر علیہ السلام کی فیوضات اور عنایات کا مجموعہ ہے۔ لہذا دور حاضر میں اگر کوئی تلاشِ خضر میں سرگرداں ہے تو اسے چشمہ منہاج القرآن سے شیخ الاسلام کی صورت میں یہ نعمت میسر ہے۔

عہدِ پُرآشوب کی اِک نوائے دلبری

ڈاکٹر ابوالفرید الازہری

اس کرۂ ارض پر اب تک کوئی انقلاب بنیادی فکر کے بغیر ظہور پذیر نہیں ہوا۔ انقلاب کسی بھی قسم کا ہو سیکولر، صنعتی یا دینی، اس کی اساس بہرحال کسی گہرے تفکر پر مبنی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سے تفکر کی خصوصیت سے صرف انسان کو نوازا ہے۔ انبیاء کرام بھی مفکرینِ حق ہوتے ہوئے حقیقی انقلاب برپا کرتے رہے۔ ہر انسان اپنی قوتِ فکر اور علمی استعداد، مسلسل محنت، مطالعہ، ذہانت و فطانت اور خداداد صلاحیتوں کے مطابق اپنے حلقۂ اثر میں تبدیلیاں لاتا ہے اور جس کا حلقہ اثر جتنا بڑا ہوتا ہے وہ اتنا ہی موثر کام کر کے تبدیلی کی کوشش کرتا ہے۔

ظہورِ اسلام سے پہلے بھی بہت سے فلاسفہ، دانشور، حکیم اور مفکرین پیدا ہوئے۔ فلاسفہ یونان میں یوکلڈ، فیثاغورث، افلاطون، سقراط، ارسطو، ارشمیدس اور جالینوس قابل ذکر ہیں۔ ان کے افکار نے ہزاروں برس انسانی تہذیبوں پر حکمرانی کی۔ ارسطو کے تصور سے سکندرِ اعظم فاتح عالم بنا، سقراط نے افلاطون کی تربیت کی۔ موجودہ دو تین صدیوں میں نطشے کے سپر مین کے تصور سے جرمنی زندہ ہوا۔ اسی طرح انقلابِ فرانس کی بنیاد بھی ہم عصر مفکرین بنے۔ برطانیہ کا صنعتی انقلاب بھی مفکرین نے برپا کیا۔ روس کا معاشی اور سماجی انقلاب اولاً ہیگل نے بپا کیا۔ اسی تصور کو لے کر کارل مارکس آگے بڑھا اور لینن سمیت فریڈرک سرگرمِ عمل ہوا۔ ان کے تتبع میں چین میں ماؤزے تنگ نے انقلاب برپا کر دیا۔ دنیا بھر کی سوشلسٹ تنظیمیں اسی طرح وجود میں آئیں۔

اسی طرح ہم اسلامی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو ہمیں کثرت کے ساتھ انقلابی مفکرین، مجتہدین اور مصلحین کے نام ملیں گے جنہوں نے عہدِ رسالت مآب ﷺ، خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور آئمہ اہل بیتِ اطہار کے طرزِ فکر کو آگے بڑھایا۔ سید الشہداء امام حسینؓ دین کی حرمت پر کسی مستبد، ظالم اور منافق حکمران وقت سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے سروں کی فصل کٹوانے کی جو رسمِ وفا رقم کر گئے اسے ہر دور کے اہلِ حق نے خوب نبھایا۔

یہ اسلام کی فطرت اور قدرت کا نظام ہے کہ اسلام کی احیائی کاوشیں نظریاتی اور جغرافیائی دونوں محاذوں پر بیک وقت جاری و ساری رہیں۔ اسلامی اور غیر اسلامی تہذیبوں، قوموں اور نظریات کا تصادم ایک فطری عمل ہے۔ اس لئے ہر دور میں اسلام کا دفاع کرنے والے مسلم مفکرین نئے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو کر میدان میں آتے رہے۔

ہمارا دور اس مزاحمتی دور کا تسلسل ہے جس کا آغاز عثمانی خلافت کے زوال کے ساتھ ہی شروع ہو گیا تھا۔ پورے عالم اسلام میں مزاحمتی ردِعمل ایک فطری تھا۔ اس رد عمل کے دو رُخ تھے، ایک جہادی اور عسکری جبکہ دوسرا دعوتی

و تربیتی اور فکری۔ یہ ایک تحقیق طلب تاریخی موضوع ہے کہ ان دونوں قسم کی کاوشوں نے عالم اسلام کو کیا فوائد اور کیا نقصانات دیئے۔ تاہم ہمارے دورفتن میں بھی ''احیائے اسلام'' کے نام پر دونوں قسم کے گروہ اپنے اپنے دائروں میں مصروفِ کار ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ایک فریق نے انتہاء پسندی کے ہاتھوں مجبور ہوکر دہشت گردی کا راستہ اپنالیا ہے اور پوری دنیا میں اسلام کی پرامن تعلیمات پر ایک سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ اس کی تازہ مثالیں طالبان، القاعدہ اور داعش ہے۔

اس کے برعکس جن لوگوں نے اسلام کی حقیقی تعلیمات کو اجاگر کرتے ہوئے پرامن بقائے باہمی کے راستے کو اپنایا ہے ان میں ہمارے عہد کا ایک بڑا نام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے محنتِ شاقہ، وسیع مطالعہ، فعال قوتِ متخیلہ اور دردمندانہ تدبر و تفکر سے اپنا جہان تخلیق کیا ہے جس کی بنیاد قرآنِ حکیم ہے۔ اسی لئے اس کا نام منہاج القرآن رکھا گیا ہے۔ انہوں نے ایک نہایت مثبت، قابلِ عمل، شفاف، مدلل اور امتِ محمدیہ کو حیاتِ نو دینے والا منہج استوار کیا ہے۔ اس میں تاریخ کا بے حد گہرا مطالعہ اور تفرقات کا مکمل جائزہ، فروعات و توہمات کا ازالہ اور امتِ واحدہ کی تشکیل کا راستہ بہت نمایاں ہے۔ شیخ الاسلام نے صرف روحِ قرآنی سے ہی مکمل استفادہ نہیں کیا بلکہ ذخیرۂ احادیث اور رسول اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے بھی مجتہدانہ انداز میں استنباط کیا ہے۔ تاریخِ اسلام اور تاریخِ عالم کے مزاج کو بھی سمجھا ہے اور غیر مسلم فلاسفہ و مفکرین کے تعمیری کاموں کا بھی گہری نظر سے جائزہ لیا ہے۔

نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز

انقلابِ روس اور چین کے بعد دنیا بھر میں سرگرم عمل سوشلسٹ تنظیموں کے اثر و نفوذ کو روکنے کے لئے یورپ میں مزاحمتی تنظیمیں پیدا ہوئیں۔ جنگِ عظیم دوم برپا ہوئی اور بعد ازاں سوشلسٹ اور سرمایہ دار ممالک و اقوام میں سرد جنگ کا ایک سلسلہ چل نکلا جو روس کے ٹوٹنے کے بعد ایک نئی شکل اختیار کرگیا۔ بعد ازاں نیو ورلڈ آرڈر کے نام پر دنیا کو نئے خطرات سے دوچار کردیا گیا۔ آج اسلام مخالف قوتوں کی اسلام دشمنی آئے روز نت نئے فتنوں کو جنم دیتی رہتی ہے۔ فی زمانہ دین اسلام کی پرامن تعلیمات کو متنازعہ بناکر تخریبی رنگ میں پیش کیا جارہا ہے۔ اس لئے آج اسلام کے چہرے سے دہشت گردی کے دھبے کو صاف کرنا دین کا سب سے بڑا دفاعی کام ہے۔

ہمیں فخر ہے کہ اس پر آشوب صورتحال میں عالمی امن کے علمبردار شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے صحیح روشن اسلامی فکر کو اقوامِ عالم کے سامنے دورِ ملوکیت کی گرد سے صاف کرکے پیش کیا ہے۔ یہ کوئی آسان کام نہ تھا۔ عالمِ اسلام میں جب تک فکری وحدت اور اسکی روشنی میں اجتماعی عمل کی تحریک بیدار نہیں ہوتی وہ پسماندہ، مضمحل اور بے منزل ہی رہیگا۔ عصرِ حاضر کے تقاضے اتنے خوفناک ہیں کہ اگر سنجیدگی سے ٹھوس قدم اٹھا کر جادہ پیمائی نہ کی گئی تو خاکم بدہن عالمِ اسلام کے وجود کو لاحق خطرات کا تصور بھی رونگھٹے کھڑے کردینے والا ہے۔ امتِ مسلمہ کی بقاء و ارتقاء کا یہ نازک دور ہی دراصل شیخ الاسلام کے فکروعمل کا بڑا امتحان بھی ہے اور میدان بھی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری جدید علوم سے بہرہ ور جید عالمِ دین، ماہرِ قانون، مفسر، مقرر، مایہ ناز مصنف، قابلِ فخر معلم، کامیاب ایڈمنسٹریٹر، سیاست دان اور سب سے بڑھ کر عدیم النظیر مفکر، محقق، مجتہدانہ صلاحیتوں سے آراستہ ہمہ پہلو نابغۂ روزگار شخصیت ہیں۔ انہوں نے عالمی سیاست اور مادرِ وطن میں کھیلے جانے والے سیاسی کھیل کا مطالعہ اور جائزہ قرآنی بصیرت اور

روحانی عرفان کی بنیاد پر کیا ہے۔ انسانی تاریخ کی تقریباً تمام موثر تحریکوں سے کماحقہ استفادہ کیا ہے۔ ماضی و حال کے انسانی معاشروں پر انکی نظر گہری ہے۔ گزشتہ دو تین صدیوں کی تاریخ پر نہایت مدبرانہ نگاہ رکھتے ہیں۔ ان کے پاس دلائل و براہین اور شواہد کا بے پناہ ذخیرہ ہے اور شماریات، اقتصادیات، سیاسیات، تعلیمات اور جملہ انتظامی، آئینی اور عدالتی امور پر ایک اتھارٹی ہیں۔

شیخ الاسلام نے اپنے مشن کی آبیاری خونِ جگر سے کی ہے۔ ''تحریکِ منہاج القرآن'' کا قیام ایک بہت عظیم کارنامہ ہے جسے انہوں نے ''نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز'' کی مصداق کمال قائدانہ مہارت سے پروان چڑھایا ہے۔ یہی فکری، دینی اور سیاسی ہمہ جہت کارنامہ انہیں بحیثیت قائدِ انقلاب مارکس، لینن اور ماؤزے تنگ سے ممتاز مقام عطا کرتا ہے۔ شیخ الاسلام کی فکری، عملی، تعلیمی، ادبی، ثقافتی، معاشرتی اور سیاسی لحاظ سے اس قدر روشن واضح مدلل، ہمہ گیر فکر اور فعال و موثر قیادت یقیناً خصوصی عطائے ربانی ہے۔ انہوں نے اپنی حکمت و دانائی، تدبر وتحمل، معاملہ فہمی سے بین الفرق رقابت ومخالفت کے طوفانوں کا منہ موڑ دیا اور نامساعد حالات میں انقلاب کے مشن کو کامیاب کرنے کیلئے منزل کی طرف اپنا رستہ بنایا ہے۔

جمود شکن شخصیت

دینی حلقوں میں یہ پہلی آواز ہے جس نے پاکستان کے مسائل حل کرنے کے لئے حقیقت شناس قدم اٹھایا۔ دینی حلقوں کو مروجہ سیاست کے آداب سے آگاہ کیا۔ کوتاہ مسلکی اور تنگ نظر گھٹی ہوئی دینی فضا کو وسیع المشربی، وسعتِ نظر اور عملی کارکردگی سے روشناس کیا۔ منبر ومحراب کو تعصب اور بغض وعناد سے پاک کرکے عالمگیر دلنوازی کا سلیقہ عطا کیا۔ یہ حیرت انگیز مشاہدہ ہے کہ تمام مکاتبِ فکر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا نہ صرف احترام کرتے ہیں بلکہ ان کے وسیع المشرب اسلوبِ دین کی تقلید بھی کرتے ہیں۔

بعض مذہبی مسالک نے عصبیت، جاہلیت اور تنگ نظری کی بناء پر پاکستانی قوم کو مسلسل فسق و فجور میں مبتلا کر رکھا ہے۔ شیخ الاسلام ان نادان دوستوں کے لئے بہترین نمونہ عمل ہیں۔ انہوں نے پوری قوم کو باور کروا دیا ہے کہ کوئی بھی سلیم الطبع دینی ادارہ یا شخصیت اس انارکی کو برداشت نہیں کرتا اور اسکا انجام بغداد وغرناطہ جیسی تباہی کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔ یہ امر ہر ذی شعور کے لئے باعث اطمینان ہے کہ آج سے دو تین عشرے قبل ہمارے ملک میں فرقہ واریت کی جو تلخیاں موجود تھیں ان میں واضح کمی آئی ہے۔ اس خوشگوار تبدیلی کے دیگر اسباب میں سے ایک شیخ الاسلام کی عملی کاوشیں بھی ہیں۔ انہوں نے پہلے دن سے بتانِ رنگ وخون کو توڑ کر ملت کے اجتماعی وجود کی بات کی ہے۔

شیخ الاسلام کا منشور مبنی بر احکامِ قرآن اور عمل مبنی بر سیرتِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ وہ بین المسالک ہم آہنگی کے ساتھ بین المذاہب ہم آہنگی کے بھی زبردست مؤید ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کاوشیں مشرق و مغرب کے درمیان ایک متوازن پل کا کام کررہی ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے دینی، سیاسی اور معاشرتی نظریات بے حد واضح، روشن اور ہمہ گیر ہیں۔ آپ وسیع المشرب، حوصلہ مند، متقی، محبِّ محمد ﷺ و اصحاب محمد ﷺ و آلِ محمد ﷺ، دشمنِ فرقہ پرستی اور نقیبِ مواخات و مساواتِ محمدی ﷺ ہیں۔ ان کے پیغام میں بے حد تاثیر، دلربائی، دل نشینی اور بے پناہ قوتِ دلیل و برہان ہے۔ شیخ الاسلام نے دانشِ انقلابِ مصطفوی کے پسِ منظر میں اقوامِ عالم، اقوامِ متحدہ، بشمول امریکہ سپر پاورز اور ترقی یافتہ اقوام کا گہری نظر سے تجزیہ کیا ہے۔ وہ 56 اسلامی ممالک کی علیحدہ دولتِ مشترکہ اور انجمن متحدہ

کے بھی داعی ہیں۔ وہ عالمی مسائل میں ویٹو پاور عالمِ اسلام کو دینا چاہتے ہیں اس سے بڑا خیر خواہِ امت اور کون ہوگا۔ مذہبی جماعتوں اور شخصیات کے درمیان موجود جمود، تعصب اور تنگ نظری کی دیواروں کو گراتے ہوئے انہوں نے لاہور سے اسلام آباد کی طرف لانگ مارچ کی تاریخی کاوشیں بروئے کار لائیں تاکہ مذہبی قیادت اپنا بھرپور کردار ادا کرسکے۔

شیخ الاسلام تحفظِ معاش و مساوات رزق اورمعاشرتی عدل و انصاف کی شکل میں اور سرمایہ دارانہ نظام کی خباثتوں کے انسداد کی صورت میں دینِ اسلام کا مکمل احیاء چاہتے ہیں۔ اسلام کا نظام عزتِ نفس کا محافظ اور معاشرے میں رحمت و رافت کا ضامن ہے۔ ان کا فرمانا آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ

''فرقہ واریت اور شے ہے اور مسلکی وابستگی اور شے، مسلمانوں کا مختلف ممالک اور فقہی مکاتبِ فکر سے وابستہ رہنا ہرگز فرقہ واریت نہیں اور نہ ہی مسلکی تشخصات کا برقرار رہنا فرقہ واریت ہے۔ فرقہ وارانہ سرگرمیوں کے ذریعے امتِ مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا بلاشک وشبہ فساد فی الارض ہے۔ سنی' بریلوی، دیوبندی، وہابی، شیعہ اور اہلِ حدیث ہونے کی نسبتیں زمین سے پیدا ہوتی ہیں جبکہ مسلمان ہونے کی نسبت آسمانی ہے اور امتِ مسلمہ کو صرف اسلام کی آسمانی نسبت پر ہی اکٹھا کیا جاسکتا ہے۔ تمام مکاتبِ فکر ایک ہی منبع یعنی قرآن وسنت اور اسلامی فقہ کی جزئیات ہیں۔ تمام مسالک کے پیروکار اپنے اپنے مسلک میں رہتے ہوئے دوسرے مسلک کی روایات اور عقائد کو کھلے دل سے برداشت کریں''۔

کئی شاہوں سے نبرد آزما

شیخ الاسلام نے ایک بے حد وسیع اور ہمہ گیر اسلامی سوشل آرڈر کی تشریح وتعبیر پیش کی ہے جو جدید ترین دور کے تمام عوامی اور عمرانی تقاضوں کو بھی پورا کرتی ہے اور عالمِ اسلام بالخصوص پاکستان کو کامیاب مستقبل سے بھی ہمکنار کرسکتی ہے۔ آپ کے ہاں مسلکی تفریق کی گنجائش نہیں اور نہ ہی رنگ ونسل اور زبان و علاقے کی بنیاد پر گروہ بندیوں کا شائبہ ہوتا ہے۔ تاہم اس حقیقت کے اعتراف میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو مشکل ترین حالات کا سامنا ہے کیونکہ یہاں نام نہاد پروگریسو جماعتیں عوام کو غلط، گمراہ کن اور الجھے ہوئے افکار دے رہی ہیں۔ مذہبی جماعتیں پاکستان میں جدید پروگریسو تصورات سے ناآشنا اور انا اور مسالک میں گرفتار ہیں۔ وہ کوئی عوامی تحریک دینے کے قابل ہی نہیں ہیں اور نہ ہی انہوں نے کوئی پروگریسو تصور بنایا ہے۔

انقلابات کی تاریخ میں انقلابِ ایران گذشتہ صدی کی ایک واضح مثال ہے جہاں بیک وقت مذہبی اور سیاسی رکارٹوں کا بند توڑ کر انقلاب کی داغ بیل رکھی مگر لوگ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ ایران میں ایک شاہِ ایران تھا جس کے خلاف کئی نسلوں سے ایرانی قوم متحد ہورہی تھی۔ یہاں ہزاروں ''شاہ'' ہیں جو ہر علاقے میں اپنے اپنے مفادات کا تحفظ کرنے کیلئے ہر قیمت پر ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ قدم قدم پر وڈیرے' سرمایہ دار' خرقہ سالوس میں لپٹے ہوئے نام نہاد روحانی خانوادے (الا ماشاء اللہ)' فرقہ پرست مولوی حضرات اور سب سے بڑھ کر ظالمانہ نظام کی محافظ بیوروکریسی، یہ سب انقلاب کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔

علاوہ ازیں ہمارے ہاں کئی مسالک ہیں جن کے درمیان بعد المشرقین ہے۔ پھر ہر مسلک کے اندر کئی گروہ ہیں۔ اجتماعی قیادت کا تصور ہی نہیں۔ ان حالات میں شیخ الاسلام نے مصطفوی انقلاب کا نعرۂ مستانہ لگایا ہے تو یہ ان کی ہمت اور کمال جرأت و بہادری ہے۔ بدقسمتی کی بات دیکھئے کہ خود علمائے دین اور وہ بھی ان کے ہم مسلک

مصلحت بین علماء و مشائخ ان کے آفاقی انقلابی پروگرام سے گریز پا ہیں۔ پیرانِ عظام جو نامور اسلاف اور معروف سلسلہ ہائے تصوف و طریقت کے نمائندہ ہیں ان کی اکثریت جاہ و منصب، مال و دولت اور قیادت و سیاست کے بڑے بڑے بتوں کی پجاری بن چکی ہے۔

شیخ الاسلام نے یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی ان میں سے ہر ایک طبقے کے دروازے پر دستک دی ہے۔ ہر معتبر عالم، دینی قائد اور روحانی خانوادے کے سجادہ نشین کو ساتھ لے کر چلنے کی متعدد بار کوشش کر چکے ہیں مگر ہر بار ان لوگوں کے اپنے ذاتی مفادات آڑے آتے رہے اور شیخ الاسلام کو حق پر سمجھتے ہوئے بھی ان لوگوں نے مصلحت پرستی سے ہی کام لیا۔

لیکن اب حالات بدل رہے ہیں۔ شیخ الاسلام کی انقلابی کاوشوں کی بدولت عوام خود باشعور ہو رہے ہیں، انہیں حق و باطل کے درمیان فرق کرنے کی صلاحیت بڑھ رہی ہے، ملکی اور بین الاقوامی حالات کی سنگینی قوم کو ہر روز انقلاب کی منزل کے قریب کر رہی ہے، غفلت کی چادر تان کر سونے والے عوام وخواص نے انگڑائی لینا شروع کر دی ہے اور ہمیں امید ہے کہ

ع شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

شیخ الاسلام نے اس ضمن میں ذہانت و تدبر، گہرے فکر اور وسیع النظری کو شعار بنایا ہے۔ انکی صفوں میں ہر مسلک اور ہر معتدل فرقے کو جگہ مل سکتی ہے بشرطیکہ وہ عالمی اخوتِ اسلام اور اسلام کے حقیقی انقلابی اور معاشی نظام سے شناسا ہو۔ شیخ الاسلام حسینی عزم و استقامت کی راہ پسند کرتے ہیں۔ وہ ایسی مصالحت اور پالیسی کو پسند نہیں کرتے جسے عرفِ عام میں پاکستان کی سیاست کہا جاتا ہے۔ وہ سچائی، نظریاتی پختگی اور عملِ پیہم پر ایمان رکھتے ہیں۔

قلندرانہ عزائم

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے پاس ایک بہت بڑا نظریہ اسلام کی صحیح تفسیر و توجیہہ ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ حکمت مومن کی میراث ہے۔ آپ بنیادی طور پر ایک مفکر ہیں۔ صرف مفکر ہی نہیں بلکہ آپ نے ایک عظیم ترین فکر یعنی اسلام کی صحیح تعبیر وتفسیر اور قابلِ عمل صورت بھی پیش کی ہے۔ اس ضمن میں انکا منشور قابلِ عمل اور ہر صاحبِ علم کے لئے قابلِ توجہ ہے۔ وہ 20 کروڑ عوام کو عدل و انصاف اور ان کے معاشی و معاشرتی حقوق کو مکمل تقاضوں کے مطابق دینا چاہتے ہیں۔ 14 صدیوں کے دورِ ملوکیت نے اسلام کے اصل خدوخال کو چھپا دیا ہے۔ جاگیرداری، سرمایہ داری اور استحصالی نظام نے مسلمان عوام کی عقل وفکر کو الجھا کر رکھ دیا ہے۔ گرد کو صاف کرکے صحیح اور برحق تصویر پیش کرنا کوئی کھیل نہیں اور یہی مشکل کام اس وقت شیخ الاسلام کر رہے ہیں۔ انقلاباتِ زمانہ کا مطالعہ کیا جائے تو ان انقلابات کے بانیوں کا میدان صرف جہانبانی تھا جبکہ شیخ الاسلام کا جہاد جہاں بینی اور پھر جہانبانی ہے۔

آپ کا کام تاریخ کے دیگر قائدین انقلاب کے کام سے مشکل ہے۔ یہاں خود اپنا فکری محاذ قائم کرنا، ہم فکر ساتھی تیار کرنا اور رنگا رنگ عقائد کے ساتھ نظریاتی جنگ کرنا بھی ضروری ہے۔ ہتھیاروں کی جنگ آسان ہوتی ہے، فکری اور نظریاتی جنگ پیچیدہ اور لمبی ہوتی ہے۔ پاکستان کے اس خطہ میں بدنصیبی سے صوبائی، گروہی، لسانی، مسلکی، برادری اور دیگر مناقشات بذاتِ خود ایک بڑا مرحلہ ہے جسے طے کرنا پہاڑی سلسلے کاٹ کر جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ الجھے ہوئے فکر ونظر کو سلجھانا، نیا حق پرستانہ اور شفاف نظریۂ حیات متعارف کروانا، فروعاتی مسائل کو حل کرنا اور پھر ایک انقلاب نو پیدا کرنا رسمِ ہفت خواں کا سفر ہے۔ بحمد للہ کہ شیخ الاسلام اس عظیم جہاد میں سرخرو رہے

ہیں اور قافلۂ فکر و نظر کی رہبری فرما رہے ہیں۔

ہمہ جہت شخصیت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا مکتبۂ فکر کم از کم اسلامی دنیا کو ایک پروگریسو، تعمیری اور مستقبل ساز اساس مہیا کرسکتا ہے۔ انکا فکری لائحہ عمل بڑا مربوط اور ہمہ گیر ہے۔ اس میں وحدتِ اسلامیہ کا ہر پہلو شامل ہے۔ قرآنی معاشیات کا پورا سامان موجود ہے، سوشلسٹ بلاک کے اسلامی تفکر پر مبنی تمام تعمیری خیالات و لائحہ عمل بھی ان کے سامنے ہیں۔ وہ کارل مارکس، لینن اور ماؤزے تنگ کے متفقہ انسانیت نواز اصولوں کو برتنے کے قابل بھی بناسکتے ہیں۔ وہ بطور سائنس سوشلزم کی تمام حدود و قیود سے آگاہ ہیں اور ان کو اسلامی دانش و براھین سے تازہ تر اور پائندہ تر صورت عطا کرسکتے ہیں۔ اس معرفت اور خود آگاہی کی بدولت وہ تاریخ کے دھارے کو بدلنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ دنیا کو ایک صاف و شفاف اور پختہ تر فکر پر مبنی نظام کی ضرورت ہے اور دامنِ قرآن و اسلام میں سب کچھ موجود ہے۔

درحقیقت شیخ الاسلام نے نہایت مشکل کام میں ہاتھ ڈالا ہے۔ توہم زدہ امت کو روشن راہ دکھانا کوئی آسان کام نہیں۔ فرقہ واریت اور باہمی محبت و یکجہتی کی کمی نے عالمِ اسلام کو منتشر کر کے رکھ دیا ہے۔ تقلید و اجتہاد میں افراط و تفریط پیدا ہوچکی ہے۔ محض تقلید، خالص جمود اور انحراف تباہی ہے۔ تصوف کو بھی صاف و شفاف اور قابلِ عمل بنانے کی ضرورت ہے۔ ان کے انقلابی مشن میں قائدانہ صلاحیتوں کی تربیت اور جوش و جذبہ بھی شامل ہے ۔ اتحادِ امت، وسیع دین کا وسیع تصور، معاشی استحکام، 10 نکاتی انقلابی ایجنڈا، طبقاتی نفی، عادلانہ معاشی نظام، اسلام کا تصورِ معیشت، فکری و نظریاتی خالصیت، تقویٰ وطہارت، فقرو استغناء، صدق و اخلاص، حبِ رسول ﷺ اور اہل بیت کی محبت جیسی خوبیاں شیخ الاسلام کو عالمی اسلامی مفکرین کی صف میں اہم مقام عطا کرتی ہیں۔

عشقِ مصطفیٰ ﷺ ہر انقلاب کی بنیاد ہے اور آپ کی زندگی ہر ہر قدم پر اس کی زندہ مثال ہے۔ حقیقی حیات قرآن کے زندہ فکر میں مضمر ہے اور آپ کی انقلابی فکر کا مصدر بھی قرآن ہی ہے۔ جتنے بھی انقلابات زمانہ آئے انہوں نے اپنے اپنے علاقے کے لئے کام کیا مگر شیخ الاسلام نے تمام امت کیلئے احیاء و انقلاب کا بیڑا اٹھایا ہے۔ کسی کی جنگ صرف شہنشاہ سے تھی اور کوئی صرف سرمایہ داروں سے نبرد آزما تھا مگر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی جنگ ہر اسلام دشمن، استحصالی قوت اور فرقہ پرست عناصر سے ہے۔

روس اور چین کے انقلاب نے ابتداء سے کامیابی کے وقت تک ایک لمبا سیاسی سفر کیا جس میں معاشی اور سیاسی عوامل شامل تھے مگر یہ تحریک فکری، مذہبی اور انقلابی نہ تھی بعد میں اسے انقلاب کا نام دیا گیا جبکہ تحریکِ منہاج

انتقالِ پُرملال

گذشتہ ماہ مرکزی سیکرٹریٹ پر خدمات سرانجام دینے والے درج ذیل احباب کے اعزاء و اقارب انتقال کرگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

☆ محترم محمد ایوب انصاری (سیکرٹری ایڈمن مرکزی سیکرٹریٹ) کے والد محترم (سرگودھا) ☆محترم محمد فاروق رانا (ڈپٹی ڈائریکٹر FMRi) کے ماموں جان☆ محترم ساجد محمود بھٹی (مرکزی سیکرٹری کوآرڈینیشن PAT) کی کزن ☆ محترم سعید احمد (نظامت اجتماعات) کے ماموں☆ محترم پروفیسر محمد الیاس اعظمی (لیکچرار شریعہ کالج) کے بھائی☆ محترم محمد سہیل (PSO ناظم اعلیٰ TMQ) کی دادی جان

اللہ تعالیٰ مرحومین کی بخشش و مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

القرآن غیر مصالحانہ انقلابی جدوجہد کا نام ہے جو حضور ﷺ کی زندگی، صحابہؓ کے محاربات، علی شیر خداؓ کی جہادی کاوشیں اور حسینؓ کی عظیم قربانی کا فکری و عملی تسلسل ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ قائدِ تحریک دہشت گردی، خون خرابے، غارتگری اور مسلح جنگ کا سہارا لینے کے بجائے عقلِ سلیم، دلیل وعلم، دانش و برہان اور محبت کی زبان میں بات کر رہے ہیں۔ وہ جدید سائنسی علوم کے شناور بھی ہیں اور علم بالوجی سے بھی ان کا رشتہ مستحکم ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ایک ہی شخص اتنے سارے علوم اور شعبہ ہائے حیات میں متخصص ہے اور ان کی بے شمار کتب دنیا کے ہر موضوع پر قابلِ فخر علمی سرمایہ ہیں۔

عالمِ اسلام میں ابھی تک کسی جاندار تحریک کے آثار نہیں ہیں۔ عالمِ عرب سویا ہوا ہے۔ عرب ممالک سمیت پاکستان، افغانستان، ملائیشیا اور انڈونیشیاء اندرونی خلفشار میں مبتلا ہیں۔ OIC کے سامنے کوئی واضح لائحہ عمل نہیں، قیادت کا فقدان ہے۔ سیاست چند طالع آزماؤں کے گھر کی لونڈی ہے۔ ہمارے ہاں نام نہاد قیادت اور قوم پر مسلط حکمرانوں نے قومی دولت پر ڈاکے ڈالے اور ایک ایسا بددیانت استبدادی نظام رائج کیا ہے کہ ملک کی سلامتی خطرے میں ہے۔ ان معروضی حالات میں ملک وقوم کو بالخصوص ایک بیدار مغز، بیدار فکر اور ہمہ وقت باعمل رہنے والی قیادت کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری تنہا موجودہ وقت کی فکر انگیز اور عمل افزاء آواز ہیں۔ اگر وہ پاکستان کے مطلع سیاست پر کامیابی سے اثر انداز ہو جائیں تو حالات کو سنبھال سکتے ہیں۔ پھر یہ فکر و انقلاب عالمِ اسلام میں بھی اپنے مثبت اثرات پیدا کر سکتا ہے۔ وقت ضرور لگے گا مگر اس کے علاوہ چارہ کار اور کوئی نظر نہیں آتا۔

انتہاء پسندی و دہشت گردی کے خلاف فکری، شعوری اور عملی محاذ پر

ضربِ امن

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا ایک تاریخی اقدام

تنویر احمد خان

اکیسویں صدی کی عالمی جنگ میں عالمی اور قومی سطح پر انتہا پسندی کو خطرناک ترین ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔نظریات اور مفادات کے تصادم میں طاقت کے عالمین اشتعال، عدم برداشت اور انتہا پسندی کی فصل کاشت کرکے دہشت گردی کو جنم دے رہے ہیں۔ اسلام مخالف قوتیں اور اسلامی دنیا میں خارجیت کے سرپرست اپنے اپنے مقاصد کے لئے اسلام کے ماتھے پر دہشتگردی کا لیبل چسپاں کرکے اسلام کی فکری بنیاد، حقیقی ساکھ اور امت کے وجود کو برباد کردینے کے درپے ہیں۔ پوری دنیا کو اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی تعلیمات کے بارے میں گمراہ کیا جارہا ہے۔ خارجیت کے وحشت ناک چہرے کو اسلام کہہ کر نسل نو کو اسلام سے برگشتہ کیا جارہا ہے۔

اِس وقت پوری دنیا کو بالعموم اور پاکستان کو بالخصوص دہشت گردی کی لہر نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ اِنتہا پسندی اور دہشت گردی کا عفریت پوری طرح چھایا ہوا ہے جس میں معصوم اور بے گناہ انسان آئے روز اپنی جانیں گنوا رہے ہیں۔ دہشت گردی کی یہ لہر دراصل فتنہ خوارج کا تسلسل ہے۔ تاجدارِ کائنات ﷺ نے اُمت کو اِنتہائی واضح الفاظ میں اِس کی تمام تفصیلات اور جزئیات سے رُوشناس فرمایا۔ ہم سب کو مل کر اِس فتنے کے خلاف متحد اور یکجا ہوکر جد و جہد کرنا ہوگی کیونکہ اِس لعنت کا تدارُک جتنی جلد ممکن ہوسکے، ملک و ملت کے حق میں اُتنا ہی بہتر ہوگا۔ انسانی معاشرے کی سلامتی اور بقا کا اِنحصار اِنتہا پسندی اور دہشت گردی سے کلیتًا چھٹکارا پانے ہی میں مضمر ہے۔

افواج دفاعی محاذوں پر تو ان دہشت گرد خارجیوں کا مقابلہ کرسکتی ہیں مگر فکری محاذوں پر یہ جنگ لڑنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ دیکھتے ہی دیکھتے چند سالوں میں گلیاں، محلے، شہر حتی کہ ملکوں کے ملک انتہا پسندی کی آگ کی نذر ہو کر نظریاتی اور عملی طور پر خاکستر ہوگئے ہیں۔ فکری اور نظریاتی سطح پر یہ آگ ہر لحہ پھیلتی ہی جارہی ہے۔ آج یہ وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے کہ اسلام کا حقیقی فہم اور درد رکھنے والے اس سیل بے اماں کے سامنے بند باندھیں۔ آج پاکستان انتہا پسندی، دہشت گردی اور خارجیت کی اس آگ میں جھلس رہا ہے۔ عظیم پاک فوج اس خارجی انتہا پسندی سے جنم لینے والی دہشت گردی سے تو نبرد آزما ہے مگر فکری محاذوں پر افواج نہیں قومیں لڑا کرتی ہیں۔ بدقسمتی سے قوم بے حسی اور غفلت کی نیند میں غرقاب ہے۔ جب قوم مجموعی طور پر غافل ہو تو وہ چند لوگ جو دل بینا رکھتے ہوں ان کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دہشت

☆ نائب ناظم اعلیٰ تحریک

گردی و انتہاء پسندی کی فکری و نظریاتی بیخ کنی کے لئے ''ضربِ عضب'' کے ساتھ ''ضربِ امن'' کو وقت کی آواز قرار دیا ہے۔ اس ''ضربِ امن'' کو کامیاب بنانے کے لئے ہر فرد کو اپنے آقا ﷺ کے دین پر مسلط اس کڑے وقت میں آقا ﷺ کے سپاہی کی حیثیت سے فکری محاذ پر عملی کردار ادا کرنا ہوگا اور قوم کو خواب غفلت سے جگانے کے لئے میدان عمل میں اترنا ہوگا۔

فروغ امن کی اس فکری اور عملی جدوجہد ''ضربِ امن'' کو ہم ان شاء اللہ پاکستان کے ہر شہر، ہر قصبہ اور ہر قریہ پہنچائیں گے۔ ہماری یہ مہم تحریک کی دعوت کے فروغ، کارکنان کے تحرک، نظریاتی تربیت اور عوام الناس کی فکری رہنمائی میں غیر معمولی کردار ادا کرے گی۔

مقاصد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی اس منفرد اور نہایت اہمیت کی حامل ''ضربِ امن'' مہم کے درج ذیل مقاصد ہیں:

- ☆ قیام امن کیلئے اجتماعی کردار
- ☆ اسلام کے تشخص اور تعلیمات کا فروغ
- ☆ دہشت گردی کے خلاف عملی کردار
- ☆ براہ راست رابطہ عوام مہم اور فروغِ دعوت
- ☆ کارکنان کو دعوتی عمل میں شریک کرکے متحرک کرنا
- ☆ تنظیمی جمود کا خاتمہ
- ☆ کارکنان کی نظریاتی تربیت کا حصول
- ☆ عوام الناس کی فکری رہنمائی

قرار دادِ امن (Peace Resolution)

اِس وقت اِنتہا پسندی اور دہشت گردی کے فتنہ سے چھٹکارا پانے کے لیے تمام اَمن پسند قوتوں کو متحد ہوکر مربوط منصوبہ بندی کے ساتھ میدانِ عمل میں اُترنا ہوگا۔ یہ پوری دنیا کے تمام انسانوں کی مشترکہ ضرورت ہے۔ ان حالات میں جب دنیا دہشت گردی کے گرداب میں بے سمت بھٹک رہی تھی اس وقت قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ایسے اقدامات کئے جن کی نظیر ماضی میں ملنا ناممکن ہے۔ آپ نے ایک طرف 2009ء میں قوم کی فکری رہنمائی کے لئے دہشت گردی اور فتنہ خوارج کے خلاف تاریخی ''فتویٰ'' پوری دنیا کے سامنے پیش کیا اور دوسری طرف تشکیک اور سکوت کے ماحول میں حریت فکر کے لئے ''امن نصاب'' کا عظیم کارنامہ بھی سرانجام دیا۔ فروغِ امن اور دہشت گردی و انتہاء پسندی کے خلاف فکری و نظریاتی محاذ پر حال ہی میں قائد انقلاب نے پاکستان کے ہر فرد کی فکری رہنمائی کے لئے درج ذیل ''قرار داد امن'' ترتیب دی ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ملک کے ہر مرد و زن تک یہ قرار داد لے کر جائیں اور انہیں اس پیغام امن کا ہمنوا بنائیں۔

1. اِسلام محبت اور عدمِ تشدد کا دین ہے۔ یہ تمام اَقوام اور معاشروں کو اَمن اور بھائی چارے کا پیغام دیتا ہے اور تمام بنی نوع اِنسان کے لیے باہمی اُخوت و محبت، تعظیم و تکریم اور باہمی عدل و اِنصاف کی تلقین کرتا ہے۔

2. اِسلام خدمتِ اِنسانیت کا دین ہے۔ اس میں تمام اِنسانیت کی محبت اور خدمت کو لازمی قرار دیتے ہوئے عبادت کا درجہ دیا گیا ہے۔ لہٰذا ضرورت اِس اَمر کی ہے کہ اِسلام کی تعلیماتِ خدمت و محبت کو خوب فروغ دیا جائے۔

3. ہم کسی بھی عنوان سے ہونے والی اِنتہا پسندی اور دہشت گردی کی صراحتاً مذمت اور مخالفت کرتے ہیں اور اسے کلیتاً مسترد کرتے ہیں۔

4. تمام انسان برابر ہیں اور ہمیں سب کے ساتھ باہمی عزت و اِحترام، برداشت، بُردباری، عدل و اِنصاف اور رواداری کا رویہ اپنانا چاہیے کیونکہ قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق کسی گورے کو کالے پر یا کالے کو

گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے۔

5. ہم ہر طرح کی نسل پرستی اور علاقائی، لسانی اور فرقہ وارانہ تعصب کی واشگاف الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور معاشرتی مساوات اور سماجی اِنصاف کے لیے بھرپور جد و جہد کا عہد کرتے ہیں۔

6. اِنسدادِ دہشت گردی کے لیے حکومتِ پاکستان کی طرف سے دیے گئے قومی ایکشن پلان (NAP) کی تمام شقیں نافذ العمل کی جائیں اور فوری طور پر پارلیمنٹ کے مشترکہ اِجلاس میں اِنسدادِ دہشت گردی کی قومی پالیسی تشکیل دے کر اِبہام سے پاک قانون سازی کی جائے اور اس پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔ نیز دہشت گردی اور فتنہ خوارج کے خاتمے تک آپریشن 'ضربِ عضب' کو جاری رکھا جائے۔

7. دہشت گردوں کی حمایت میں بیان دینے اور اُنہیں کسی بھی طرح کی معاونت، تحفظ یا سہولت فراہم کرنے کو ناقابلِ ضمانت جرم قرار دیتے ہوئے سخت سے سخت سزا مقرر کی جائے۔

8. دہشت گردی کی جڑیں اِنتہا پسندی، فرقہ واریت اور تکفیریت میں چھپی ہوئی ہیں۔ مسلمانوں کے باہم کفر کے فتووں کے اِجرا پر قانوناً پابندی عائد کی جائے اور اس کے لیے کڑی سزا مقرر کی جائے۔

9. دہشت گردی کی عدالتوں کے جج صاحبان کو دہشت گردوں کے خوف سے بے نیاز ہوکر اُسی جرأت اور بے باکی سے دہشت گردوں کے خلاف فیصلہ جات سنانے چاہییں جس بے خوفی کا مظاہرہ وہ دیگر ملزمان کے خلاف فیصلہ جات کرتے وقت کرتے ہیں۔ سالوں یا مہینوں کی بجائے دنوں میں دہشت گردوں کو سزا دی جائے اور ان فیصلہ جات پر فوری عمل درآمد کرایا جائے۔

10. فوجی عدالتوں کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو فوری طور پر ختم کیا جائے تاکہ وہ تیزی کے ساتھ دہشت گردوں کے خلاف فیصلہ جات کرکے اِنسانیت کے قاتلوں کو جلد از جلد کیفرِ کردار تک پہنچا سکیں۔

11. مذہبی مدارس کے نظام اور نصاب میں اِصلاحات کو یقینی بنایا جائے اور ان مدارس کے نصاب کے لیے متفقہ قومی مانیٹرنگ سیل (National Monitoring Cell) تشکیل دیا جائے جو تمام مدارس کے نصابات میں سے اِنتہا پسندانہ اَفکار کی نشان دہی کرنے اور اسے نکالنے کا ذمہ دار ہو۔ تمام مدارس اِس سیل سے اپنا نصاب review کروانے کے ذمہ دار ہوں اور منظور شدہ نصاب کے علاوہ کسی بھی دوسرے نصاب کے پڑھانے پر پابندی عائد ہو۔

12. دہشت گردی کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے فوری طور پر 'ضربِ علم' کا اِعلان کیا جائے اور ڈاکٹر طاہر القادری کا تیار کردہ 'فروغِ اَمن اور اِنسدادِ دہشت گردی کا اِسلامی نصاب (Islamic Curriculum on Peace and Counter-Terrorism)' تعلیمی اداروں اور مدارس میں متعارف کرایا جائے۔

13. حکومتی سطح پر ایک ایسا فورم تشکیل دیا جائے جو دینی مدارس، تنظیمات اور جماعتوں کو آنے والی بیرونی فنڈنگ کا بغور جائزہ لے۔ ان دینی مدارس، تنظیمات اور جماعتوں کو بیرونی ممالک سے مسلکی، جماعتی، تنظیمی یا اداراتی بنیادوں پر براہِ راست فنڈنگ پر پابندی عائد کی جائے۔ مغربی ممالک سے وظائف (scholarships) کی مد میں آنے والی اِمداد کی طرز پر اِسلامی ممالک سے آنے والی اِمداد کے لیے بھی قومی سطح پر ایک pool تشکیل دیا جائے جہاں سے مساوی طور پر فنڈز تقسیم ہوں۔

14. فرقہ واریت، اِنتہا پسندی، تکفیریت اور دہشت

گردی کے فروغ کا سبب بننے والے لٹریچر کی اِشاعت اور تقسیم پر کلیتاً پابندی عائد کی جائے۔

15. جملہ مذاہب کے بانیان اور پیغمبرانِ کرام علیہم السلام کی گستاخی کو کسی طور پر آزادیِ اِظہار قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔ تمام مذاہب کی تعلیمات اور جملہ عالمی قوانین کی رُو سے یہ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے اِنسانی حقوق کی صریح خلاف ورزی ہے۔

16. غربت، معاشی ناہمواری، بے روزگاری اور ظلم و استحصال جیسے عناصر اِنتہا پسندی اور دہشت گردی کے فروغ میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ لہٰذا پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لیے مؤثر اور فوری اِقدامات کیے جائیں اور وہاں اچھی تعلیم اور روزگار کے بہتر مواقع فراہم کیے جائیں۔

17. اِنتہا پسندانہ نظریات و اَفکار رکھنے والی تنظیموں اور جماعتوں پر مکمل پابندی لگائی جائے اور اُنہیں نام بدل کر بھی کام کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اِنتہا پسندی کو فروغ دینے والے لیڈرز اور شخصیات کو ban کیا جائے اور اُنہیں کسی بھی طرح کام کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اِس سلسلے میں خصوصی قانون سازی کی جائے اور خلاف ورزی پر دہشت گردی کی خصوصی عدالتوں میں مقدمات چلائے جائیں۔

18. حضور رسول مکرم ﷺ تاریخِ اِنسانی کے سب سے بڑے پیامبرِ اَمن ہیں۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ اَمن کو ترجیح دی اور اسے ہی فروغ دیا اور حتی الامکان جنگ سے اِحتراز برتا کیونکہ جنگ کبھی مسائل کا حل نہیں رہی۔ ہم دنیا کو جنگ کی بھٹی میں جھونکنے کے تمام سفاکانہ اِقدامات کے خاتمے اور پیغمبر اَمن ﷺ کی تعلیماتِ اَمن کو عام کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

19. اِسلام میں جہاد اکبر کی تمام اَقسام پر اِنفرادی سطح پر زور دیا گیا ہے جب کہ جہاد بالقتال (lawful war) صرف ریاستی سطح پر تمام مطلوبہ شرائط کی تکمیل کے بعد ہوسکتا ہے۔ لہٰذا اِنفرادی یا جماعتی سطح پر حربی کارروائیوں کی قطعی طور پر اِجازت نہیں ہونی چاہیے۔ جہاد کے نام پر فساد بپا کرنے والے عناصر کو سختی سے کچلا جائے کیونکہ دین اِسلام کو بدنام کرنے والے کسی رِعایت کے مستحق نہیں ہیں۔

20. قرآن و سنت میں تمام غیر مسلموں کے ساتھ پُراَمن بقاے باہمی کی واضح تعلیمات موجود ہیں۔ لہٰذا ہم غیر مسلموں کے خلاف ہر طرح کے ظلم و زیادتی کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت تمام اَقلیتوں کے تحفظ کے لیے مؤثر نظام وضع کرے تا کہ کمزور طبقات کے معاشی، سیاسی، سماجی اور قانونی اِستحصال کا خاتمہ ممکن ہوسکے۔

21. ہم دنیا کی تمام حکومتوں سے بھی یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ نفرت، تشدد، مذہبی عدم رواداری اور قومیت پرستی کے خلاف اپنی اقلیتوں کو مکمل تحفظ فراہم کریں۔

22. نیز یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ ہر طرح کی انتہا پسندی اور دہشت گردی کی ہر سطح پر سرپرستی کا کلیتاً خاتمہ کیا جائے۔

23. عالمی قوانین اور رویوں میں امتیازات ختم کر کے مساوات کو رائج کیا جائے۔

24. ہم اِس قراردادِ اَمن کی تمام شقوں کے فوری نفاذ کا مطالبہ کرتے ہیں اور ان پر سختی سے کاربند رہنے کا عہد کرتے ہیں اور اَمن و محبت کے اِس عالم گیر مشن کا حصہ بننے کا اِعلان کرتے ہیں۔

دستخطی مہم (Signature Compaign)

ہمیں درج بالا ''قرار داد امن'' کو ملک کے ہر گھر، ہر ادارے، ہر دکان، ہر کالج اور ہر دروازے تک لے کر جانا ہے۔ ہر فرد کے سامنے قرار داد امن کے تمام نکات واضح کئے جائیں گے۔ مکمل فکری ہم آہنگی پیدا کرنے کے بعد ہر فرد سے Signature Book پر قرار داد کی حمایت میں دستخط لئے جائیں گے۔

''ضربِ امن'' کا اعلان شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری عالمی میلاد کانفرنس دسمبر 2015ء میں کرچکے ہیں۔ ملکی سطح پر اس کا باقاعدہ آغاز فروری 2016ء سے بھرپور انداز سے کردیا گیا ہے۔

Peace Worker

''ضربِ امن'' مہم کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے جو افراد اس کا حصہ بنیں گے وہ ''پیس ورکر'' کہلائیں گے۔ ان کی ذمہ داریاں حسب ذیل ہوں گی:

۱۔ پیس ورکر وہ بنیادی سپاہی ہے جو یہ ساری فکری جنگ لڑے گا۔ ہر ضلعی/تحصیلی/ علاقائی/ ادارہ جاتی تنظیم اپنے تمام متحرک، پر اعتماد اور پختہ کارکنان کو پیس ایمبیسیڈرز کے طور پر رجسٹرڈ کرکے اس مہم پر عملدرآمد کے لئے دی گئی ہدایات کے مطابق ان سے نتائج لینے کی ذمہ دار ہوگی۔

۲۔ ایک پیس ورکر 1000 افراد سے دستخط لینے کا پابند ہوگا۔

۳۔ ایک پیس ورکر اپنے ساتھ 2 مزید رضا کاران کا تقرر کرنے کا پابند ہوگا۔ ان رضا کاران کو Peace Voulenteers کہا جائے گا۔

۴۔ تنہا ایک شخص کی بجائے یہ 3 رکنی Peace Team مل کر لوگوں کے پاس جائے گی۔

۵۔ نصف ہدف کے حصول کے بعد بنیادی ''پیس ورکر'' اپنے ساتھ کام کرنے والے دونوں Peace Voulenteers کو پیس ورکرز کی سطح پر Promote دے گا۔

٦۔ تمام 2 نئے پیس ورکرز اپنے ساتھ دو دو Peace Voulenteers مقرر کرکے کام کرنا شروع کردیں گے۔ بنیادی Peace Worker نئے بننے والے دونوں پیس ورکرز کی ٹیمیں بنوانے، ان کے Follow up اور نتائج کے حصول کا ذمہ دار ہوگا۔

دعوتی مرحلہ

ضرب امن مہم میں درج ذیل طریق کے مطابق دعوتی اور تشہیری مرحلہ کو آگے بڑھایا جائے گا:

ا۔ جب Peace Team قرارداد امن پر دستخط کے لئے عوام کے پاس جائے گی تو تین طرح کے طبقات سے واسطہ پڑے گا۔ مخالف، نیوٹرل، موافق۔

☆ مخالفین سے کسی بھی مباحثے سے اجتناب کرتے ہوئے پیغام دے کر آگے بڑھ جائیں گے۔

☆ نیوٹرل اور موافق افراد کے سامنے قرار داد کے پیغام کو اچھے انداز سے پیش کرکے Signature Book پر دستخط لئے جائیں گے۔

☆ نیوٹرل افراد پر محنت کرکے انہیں موافق بنانے کی کوشش کی جائے گی اور ایسے افراد جن کے جھکاؤ کے مثبت امکانات نظر آئیں گے، انہیں دستخطی کتاب پر Priority Mark کرلیا جائے گا۔

۲۔ بعد ازاں موافق افراد کو زیادہ سے زیادہ توجہ دے کر رفیق بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

۳۔ دستخطی مہم کی تکمیل کے بعد Signature Book سے تمام ایسے نیوٹرل افراد جنہیں Mark کیا گیا ہوگا اور تمام موافق افراد کی علیحدہ فہرستیں بنا کر انہی ٹیموں کے ذریعے انہیں تحریک میں باقاعدہ شمولیت تک زیر رابطہ

رکھا جائے گا اور تمام موافق افراد کو تحریک کا رفیق بنانے کا ہدف حاصل کیا جائے گا۔

۴۔ Peace Team تربیتی کتابچہ کا Study Circle کرنے کی پابند ہوگی۔

۵۔ ہر شہر میں مقامی سطح پر مختلف ایام میں اس مہم کی میڈیا لانچنگ کی تقاریب منعقد ہوں گی۔

۶۔ جس علاقے میں دستخطی مہم شروع کی جائے گی اس سے قبل وہاں مرکز کی طرف سے اس مہم کی تشہیر کے لئے تیار کردہ پوسٹرز چسپاں کئے جائیں گے۔

۷۔ علاوہ ازیں تنظیمات مقامی سطح پر تشہیر کے ہر ممکن ذرائع اختیار کرنے کی پابند ہوں گی۔

۸۔ سوشل میڈیا پر ضرب امن مہم کو بھرپور انداز سے پوری دنیا کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اس ضمن میں ''قرار دادِ امن'' پر Electronic Signature کی مہم بھی ساتھ ہی شروع کردی جائے گی۔ اس کے علاوہ قرار داد امن کے مندرجات اور مختلف شقوں کو سوشل میڈیا پر علیحدہ سے بھی لانچ کیا جائے گا۔

تنظیمات و کارکنان متوجہ ہوں!

کوئی بھی تحریک نظریہ، قیادت اور کارکنان کی اساس پر استوار ہوتی ہے۔ تحریک منہاج القرآن اس باب میں غیر معمولی تحریک ہے جس کا نظریہ قرآن سے اخذ شدہ، جس کی قیادت آفاقی، ہمہ جہت و کرشماتی اور کارکنان نظم، ایثار اور قربانی کا پیکر ہیں۔ تحریک کا نظریہ اور قیادت کئی دہائیوں سے دنیا کے سامنے کھلی ہوئی ایسی کتاب ہیں جن کی ہر سطر زریں حروف سے مزین ہے۔ تحریک کے کارکنان اسی نظریے کی تاثیر اور قیادت سے رہنمائی لے کر برسرپیکار ہیں۔ اسلاف کے رنگ میں رنگے ان کارکنان کو چشم فلک نے کبھی ٹھٹھرتی سردی اور کبھی چلچلاتی دھوپ میں ایستادہ پایا تو کبھی ظلم و جبر اور بربریت کی آندھیوں میں استقامت کے پہاڑ بنے یہ کارکنان دنیا کو ورطہ حیرت میں مبتلا کرگئے۔ انفرادی قربانیوں سے لے کر اجتماعی جدوجہد تک کے تمام تقاضوں اور امتحانوں میں یہ کارکنان ہمیشہ پورے اترے ہیں۔

اسی طرہ امتیاز کے پیش نظر ان کارکنان کو تاریخ کے ماتھے کا جھومر بنانے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ **''مجلّہ منہاج القرآن'' اور ''منہاج ٹی وی'' پر ''کارکن'' کے نام سے ایک سلسلہ شروع کیا جائے۔ جس میں ان کارکنان کی جدوجہد قربانیوں اور کاوشوں کو تحریر و تصویر میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کرکے دنیا کے سامنے فخر کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔**

اگر آپ خود وہ کارکن ہیں جو دعوت، تنظیم اور تحریک کے غیر معمولی حالات سے دوچار ہیں یا آپ ایسے کسی کارکن کی کہانی سے مکمل طور پر آگاہ ہیں تو آپ مذکورہ آپ بیتی یا کہانی (نائب ناظم اعلیٰ تنویر احمد خان۔ 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور کے ایڈریس پر) ہمیں ارسال کریں۔

ہم کوشش کریں گے کہ قابل تقلید اور ایمان افروز واقعات کو ''مجلّہ'' اور منہاج ٹی وی کے ذریعے دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔

نائب ناظم اعلیٰ (تنویر احمد خان)

2015ء

امن و سلامتی اور اعتدال و توازن کے فروغ میں
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی علمی و فکری خدمات پر ایک نظر

اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ، مصطفوی انقلاب کے حصول اور امن و سلامتی کے دیپ جلانے کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی زندگی کا ہر لمحہ ایک اضطراب اور بیقراری کے عالم میں گزرتا ہے۔ اس اعلیٰ منزل کے حصول کے لئے دن ہو یا رات ہر وقت ذمہ داری نبھانے کی دھن آپ پر سوار رہتی ہے اور اس کے لئے آپ اپنے آرام کو بھی تج کرتے ہوئے امت مسلمہ کی بہتری و بھلائی کے لئے خدمات سرانجام دیتے نظر آتے ہیں۔ آپ کی زندگی کا ہر آنے والا دن، مہینہ اور سال علمی و فکری زریں کارنامے مرتب کرتا نظر آتا ہے۔ سال گذشتہ 2015ء بھی آپ کی صلاحیتوں اور قیادت کا ایک ایسا عملی اظہار تھا جس نے تاریخ کے سینے پر اپنے انمٹ نقوش ثبت کئے۔ ذیل کی سطور میں 2015ء میں کی گئی آپ کی علمی و فکری خدمات اور سرگرمیوں پر مبنی رپورٹس نذرِ قارئین ہیں:

رحمۃ للعالمین ﷺ کانفرنس (برمنگھم۔ برطانیہ)

مرکزی جماعت اہلسنت یوکے اینڈ اوورسیز کے زیراہتمام مرکزی جامع مسجد گھمکول شریف میں 9 جنوری 2016ء کو 36ویں سالانہ عالمی تاجدارِ ختم نبوت سنی کانفرنس کے موقع پر میلاد مصطفیٰ ﷺ کی مناسبت اور یورپ میں دہشت گردی اور انتہا پسندی کے بعد پیدا ہونیوالی صورتحال سے نمٹنے کے لئے رحمۃ للعالمین ﷺ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خصوصی شرکت کی۔

اس عظیم الشان کانفرنس میں برطانیہ بھر سے خواتین سمیت ہزاروں عاشقان رسول ﷺ، منہاج القرآن انٹرنیشنل، مرکزی جماعت اہلسنت یوکے اینڈ اوورسیز، کنفیڈریشن آف سنی مساجد سے وابستہ لوگوں نے شرکت کی۔ مرکزی جامع مسجد میں تمام ہال شرکا سے بھر گئے جبکہ مسجد کی بالائی منزلوں میں خواتین اور بچوں کے لئے خصوصی طور پر انتظام کیا گیا تھا۔ محترم راجہ سلیم اختر (چیئرمین گھمکول شریف مسجد) نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو برمنگھم اور خصوصاً مسجد آمد پر خوش آمدید کہا۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل کے بانی و سرپرست اعلیٰ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ داعش سمیت تمام دہشت گرد اور انتہا پسند گروہ اسلام اور انسانیت کے دشمن ہیں۔ دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خاتمے کیلئے پوری امت کو نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا۔ دہشت گردی اور انتہا پسندی جہالت اور کم علمی کی پیدائش ہیں۔ علم کا اجالا اور شعور کی دولت عام کرنے سے دہشت گردی کا خاتمہ اور انسانی معاشرہ امن و محبت کا گہوارہ بن سکتا

ہے۔ نبی کریم ﷺ کی رحمت نہ صرف امت مسلمہ بلکہ پورے جہان اور کائنات کے لئے ہے۔ آج کی ترقی، جدید سائنس اور ماڈرن ٹیکنالوجی نبی کریم ﷺ کی مرہون منت ہیں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے صدیوں سے پوشیدہ جدید سائنس کے دروازے کھول کر اس عالم کائنات پر احسان عظیم کیا ہے۔ آج بھی امت مسلمہ کو درپیش مختلف مسائل کے حل اور باوقار مقام حاصل کرنے کے لئے نبی ﷺ کی تعلیمات کے مطابق جدید سائنسی اور تحقیقی علوم پر دسترس حاصل کرنا ہوگی۔

تاجدار کائنات محمد مصطفی ﷺ نے صدیوں قبل جہالت اور پستی میں مبتلا انسانیت کے لئے عقل وفہم اور جدید سائنس کے دروازے کھول کر انسان پر کائنات کی حقیقت عیاں کرکے رحمۃ للعالمین ہونے کا ثبوت دے دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ امن ومحبت کے پیغمبر بن کر ساری انسانیت کی بھلائی اور اصلاح کے لئے اس جہاں میں آئے۔ ان کی تعلیمات سارے جہانوں اور عالم کی ساری مخلوق کے لئے ہیں۔ ان کی سیرت اور کردار کو اپناتے ہوئے نوجوان نسل جدید اسلامی علوم کے ذریعے دنیا پر اپنا سکہ جمائے۔ ظہور اسلام سے قبل مکہ کی دس لاکھ آبادی میں صرف دس سے پندرہ انسان صرف اپنا نام لکھ سکتے تھے لیکن آج بنی کریم ﷺ کا انسانیت پر احسان وکرم ہے کہ دنیا جدید سائنس اور کائنات کے رازوں سے واقف ہو چکی ہے۔ انسانی تاریخ میں پہلی بار نبی کریم ﷺ نے نظام تعلیم، فن تحریر، علم وشعور، سائنس، ریاستی و معاشرتی اصول اور ضابطے متعارف کرائے۔ نبی کریم ﷺ اور ان کے غلاموں نے پوری دنیا میں انسانیت کی بھلائی، تربیت، اصلاح کے علم و ہنر کے ذریعے علمی میدان میں ایسے کارنامے سرانجام دیئے کہ آج عالم ان سے منور ہے۔

آج جہاں پر مغربی اور جدید سائنس پہنچی ہے وہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے 14 سو سال قبل بتا دیئے تھے، پرندوں کے اڑنے سے لیکر موٹر کی ایجاد تک کے اصول 14 سو سال قبل بتا دیئے گئے ہیں۔ امت مسلمہ کو علم کے ذریعے دنیا پر غلبہ حاصل کرنا ہوگا کیونکہ اہل مغرب اور ترقی یافتہ ممالک نے سقوط اندلس کے بعد مسلمانوں کی تحریر کردہ ہزاروں کتب کا ترجمہ کرکے علم وفن حاصل کیا۔ آج مغرب کے پاس نبی کریم ﷺ کی خیرات کے صدقے جدید سائنس، علم، ہنر ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اہل مغرب اور عالم میں اسلام کی نمائندگی اور اسلام کا اصلی اور حقیقی مفہوم پیش کیا جائے تاکہ ہر کوئی اسلام کی حقیقت اور اس کے ظہور کا مقصد سمجھ سکے۔ آج برطانیہ سمیت پوری دنیا میں امن ومحبت کے پیغام کو عام کرنے کے لئے ایسی رحمۃ للعالمین کانفرنس کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت بن چکی ہے۔ مرکزی جماعت اہلسنت یوکے اینڈ اوورسیز نے برطانیہ و یورپ میں امت مسلمہ کی رہنمائی اور اسلام کی تشریح اور اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اس کے ثمرات سے آنے والی نسلیں مستفید ہوں گی۔ برطانیہ میں اسلام کی اشاعت وتبلیغ کے لئے علماء، مشائخ اور سکالرز کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ اگر ہم آج بھی سیرت نبوی ﷺ کو اپنائیں تو عالم مغلوب ہوکر اسلام کا غلبہ تسلیم کرسکتا ہے۔ ہمیں نوجوان نسل اور بالخصوص خواتین کی تعلیم پر زور دینا ہوگا۔ کسی بھی معاشرے کے لئے خواتین بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔

☆ عالمی کانفرنس سے مرکزی جماعت اہلسنت یوکے اینڈ اوورسیز کے قائدین محترم پیر سید زاہد شاہ رضوی، محترم علامہ احمد نثار بیگ قادری، محترم علامہ قاضی عبدالطیف قادری، محترم مفتی حافظ فضل احمد قادری، محترم مولانا حافظ محمد ظہیر احمد نقشبندی، محترم مفتی علامہ اختر قادری اور دیگر علماء ومشائخ عظام شریک ہوئے۔ مہمان گرامی میں سے محترم ڈاکٹر رحیق عباسی، محترم علامہ سید علی عباس بخاری، محترم مولانا بوستان القادری، محترم صوفی جاوید اختر قادری، محترم راجہ محمد سلیم اختر، محترم منصور آفاق، محترم علامہ مفتی عبدالرسول منصور الازہری، محترم پیر سید لخت حسنین، مفتی فیض رسول نقشبندی، محترم علامہ نثار احمد رضا، محترم علامہ عبد السعید (نیلسن)، محترم علامہ محمد بشیر خان (ایکرنگٹن)، محترم حافظ غلام مسعود (گریٹ ہارووڈ)،

محترم علامہ محمد شاہد بابر (گلاسگو)، محترم علامہ محمد امتیاز علی (گلاسگو)، محترم صاحبزادہ حسنین شاہ (لندن)، محترم صاحبزادہ مفتی عبدالمصطفیٰ (مانچسٹر)، محترم صاحبزادہ قاضی نوید قادری، محترم حافظ غلام صدیق اکبر، محترم پروفیسر محمد یسین مدنی، محترم حافظ عبدالرحمٰن سلطانی، محترم علامہ سہیل احمد صدیقی، محترم قاری عبدالرؤف (راچڈیل)، محترم علامہ مجیب قریشی (رچڈیل)، محترم علامہ محمد مسعود الرحمان (رچڈیل)، محترم علامہ علی اکبر (والسال)، محترم علامہ جنید عالم (لندن)، محترم مولانا محمد احمد نقشبندی (ووسٹر)، محترم مولانا ایاز الرحمٰن (بریڈفورڈ)، محترم مفتی اشفاق عالم، محترم علامہ افضل سعیدی (بریڈفورڈ)، محترم علامہ زاہد خان، محترم علامہ ابو آدم احمد شیرازی، محترم صاحبزادہ شاہد قادری، محترم قاری محمد زمان قادری (والسال)، محترم حافظ سجاد حسین قادری، محترم علامہ محمد صادق قریشی، محترم صاحبزادہ تیمور قیصر قادری، محترم علامہ ریاض محمود قادری، محترم علامہ حفیظ الرحمٰن غزالی، محترم مولانا سید اشتیاق شاہ گیلانی، محترم مولانا ذوالکفیل صابر (ڈربی)، محترم مولانا حافظ منیر احمد صابر (ووسٹر)، محترم علامہ نیاز احمد صدیقی، محترم ملک زبیر حسین قادری سمیت مختلف مقررین نے بھی خطاب کیا۔

محترم علامہ احمد نثار بیگ قادری نے کہا کہ ہم نے وقت کی اہم ضرورت کو پورا کرتے ہوئے آج کی عظیم الشان عالمی نوعیت کی کانفرنس کا انعقاد کرایا ہے۔ عہد حاضر میں برطانوی مسلمانوں کو دہشت گردی سے لیکر مختلف معاشرتی و خانگی مسائل درپیش ہیں۔ نوجوان نسل سیرت نبوی ﷺ کی بجائے داعش اور مختلف انتہا پسند گروہوں کو جوائن کر رہی ہے ایسے میں علماء، مشائخ اور کمیونٹی کے ہر فرد کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنا کردار ادا کرے۔

محترم حافظ مفتی فضل احمد قادری نے کہا کہ آج شیخ الاسلام کے تاریخ ساز اور سائنٹیفک خطاب سے برطانوی مسلمانوں بالخصوص نوجوان نسل کے لئے علم و ہنر اور شعور کی نئی راہیں کھل گئی ہیں۔ ہمیں سیرت اور کردار مصطفیٰ ﷺ پر کاربند ہو کر اسلام کی تبلیغ کرنا ہوگی۔

مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کی قومی طلبہ کانفرنس

مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کے زیر اہتمام ایوان اقبال لاہور میں 3 جنوری 2016ء کو قومی طلبہ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خصوصی خطاب کیا۔ کانفرنس میں محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم خرم نواز گنڈا پور، محترم میجر (ر) محمد سعید، محترم احمد نواز انجم نے خصوصی شرکت کی۔ کانفرنس میں انجمن طلبہ اسلام، ایم ایس ایف کیو، آئی ایس ایف کے رہنماؤں اور چاروں صوبوں کے MSM کے رہنماؤں نے خصوصی شرکت کی۔

کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام مجید اور نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا۔ طلبہ کانفرنس www.Minhaj.TV اور دیگر نجی ٹی وی چینلز کے ذریعے براہ راست نشر کی گئی۔ کانفرنس میں ایم ایس ایم کے مرکزی نائب صدر رانا تجمل حسین نے خطبہ استقبالیہ دیا، جبکہ ایم ایس ایم کے مرکزی صدر چودھری عرفان یوسف نے خطاب کرتے ہوئے کہا پاکستان کے نوجوان انقلاب اور ظلم کے نظام سے نجات چاہتے ہیں۔ مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ ڈاکٹر طاہرالقادری کی قیادت میں یکساں نظام تعلیم کے نفاذ اور دہشتگردی کے خاتمے کی جدوجہد کو منطقی انجام تک پہنچائے گی۔ کنونشن سے مظہر علوی، رانا تجمل حسین، سعید عالم، گلشن ارشاد، گلگت بلتستان سے عبید انقلابی، سندھ سے طاہر خان، خیبر پختونخواہ سے مصباح نور، کشمیر سے عنصر بشیر لون، بلوچستان سے اصغر علی شاہ، شمالی پنجاب سے ضیاء الرحمان، جنوبی پنجاب سے عتیق انقلابی، عاصم انقلابی نے خطاب کیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے قومی طلبہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تاریخ انسانیت میں طلبہ

32ویں عالمی میلاد کانفرنس 2015ء

کانووکیشن جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن

رحمۃ للعالمین ﷺ کانفرنس (برمنگھم۔ برطانیہ)

مصطفوی سٹوڈنٹس مومنٹ کے زیر اہتمام ''قومی طلبہ کانفرنس''

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام ''پیس گالا'' تقریب

منہاج یونیورسٹی لاہور کانووکیشن 2015

فروغ امن اور انسداد دہشت گردی کے اسلامی نصاب کی اسلام آباد میں تقریب رونمائی

منہاج القرآن علماء کونسل اور منہاجینز کے زیر اہتمام

نصاب امن علماء کنونشن

24واں سالانہ شہرِ اعتکاف 2015ء

شیخ الاسلام کے مرتب کردہ امن نصاب کی لندن میں تقریب رونمائی

اور نوجوان ہی ہر تحریک اور انقلاب کا سرمایہ رہے ہیں۔ تحریک پاکستان میں بھی طلبہ نے اہم کردار کیا۔ قائداعظم محمد علی جناح نے ان نوجوانوں اور طلبہ ہی کو قوم کے مستقبل کا معمار قرار دیا تھا۔ افسوس آج وہی معمار خودکش بمبار بن گئے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کو تعمیر کے بجائے تخریب کی راہ پر کس نے ڈالا؟ وہ کون سی خرابیاں، کوتاہیاں، خطائیں اور غلطیاں ہیں جس نے انہیں انتہا پسندی، دہشت گردی، اور جرائم کی طرف دھکیل دیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اقتدار پر قابض لوگوں نے قائداعظم کے ویژن کو قوم میں فروغ نہیں دیا، طلبہ اور نوجوانوں کی سرپرستی نہیں کی اور انہیں غلط نظریات اور غلط راستوں پر لگایا گیا جس بناء پر ان کے مقاصد تبدیل ہوگئے۔ جس کا خمیازہ پوری قوم بھگت رہی ہے۔

اگر نوجوانوں کی فکری، ذہنی، علمی، سیرتی ضروریات کو پورا کیا جائے گا، انہیں معمار بننے کے قابل بنانے کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا جائے گا تو یہ معمار بنیں گے بصورت دیگر انہیں مجموعی طور پر جو بھی ماحول میسر آئے گا اسی رنگ میں رنگے جائیں گے۔ اگر نوجوانوں کے سامنے کوئی اسوہ، ماڈل ہو تو وہ قوم کی امیدوں پر پورا اترتے ہیں اور اگر کوئی رول ماڈل ان کے سامنے نہ ہو، وہ دن رات حکمرانوں کو دہشت گردی کرتے، کرپشن کرتے دیکھیں گے تو ان نوجوانوں کی تعمیری صلاحیتیں بھی تخریب کاری پر لگ جاتی ہیں۔

نوجوانوں کو مقصد آشنا کرنے اور ضرب عضب کو کامیاب بنانے کے لئے ہم ضرب علم اور ضرب امن کا آغاز کررہے ہیں۔ اس کے ذریعے ہم پاکستان میں بسنے والوں کے ذہنوں سے دہشت گردی کا خاتمہ اور شعور پیدا کریں گے۔ نوجوان طلبہ و طالبات کرپشن، دہشتگردی اور جہالت کے خلاف فیصلہ کن جدوجہد کا آغاز کریں۔ ضرب عضب کو کامیاب کرنے کیلئے ضرب علم و امن ناگزیر ہے۔ طلبہ و طالبات کو یہ پیغام ہے کہ وہ دہشتگردی اور انتہا پسندی کے خاتمے کیلئے افواج پاکستان کا ساتھ دیں۔

ہمارے حکمران دہشت گردی کی سرپرستی کر رہے ہیں اور شعوری طور پر ضرب عضب کو ناکام بنانے کی مذموم کاوشیں کر رہے ہیں۔ اس لیے کہ ان کے اقدامات انتہا پسندی و دہشت گردی کے فروغ کا باعث ہیں۔ حکمران دہشت گردی کی سرپرستی کس طرح کر رہے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دہشت گردی صرف مسلح ہی نہیں ہوتی بلکہ اس کے کچھ عوامل ہوتے ہیں کہ جس کے نتیجے میں مسلح دہشت گردی معرض وجود میں آتی ہے۔ ا دہشت گردی کی پانچ اقسام ہیں:

۱۔ سیاسی دہشت گردی ۲۔ معاشی دہشت گردی ۳۔ قانونی دہشت گردی

۴۔ نظریاتی دہشت گردی ۵۔ مسلح دہشت گردی

مسلح دہشت گردی کے خلاف ضرب عضب جاری ہے۔ جس کی کامیابی کے لئے پاک فوج کے لئے دعا گو ہیں اور ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ لیکن یہ مسلح دہشت گردی اس وقت تک ختم نہیں ہوسکتی جب تک پہلی چار قسم کی دہشت گردی کا خاتمہ نہ کیا جائے۔ اس لیے کہ پہلی چار قسم کی دہشت گردی مسلح دہشت گردی کے لئے بیج کا کام دیتی ہیں۔ اگر بیج بوئے جاتے رہیں تو پھر پودے اگتے رہیں گے اور تناور درخت بنتے رہیں گے۔ ہم عمر بھر درخت کاٹتے رہیں مگر یہ ختم نہ ہو پائیں گے اس لئے کہ سیاسی، معاشی، قانونی اور نظریاتی دہشت گردی کی صورت میں مسلح دہشت گردی کے بیج بوئے جارہے ہیں۔ ہمارے حکمرانوں نے مذکورہ چاروں قسم کی دہشت گردی شروع کر رکھی ہے لہذا یہ مسلح دہشت گردی کے سرپرست اور اس کو فروغ دینے کے ذمہ دار ہیں۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن مذکورہ چار قسم کی دہشت گردی کی واضح مثال ہے۔

سوال یہ ہے کہ کب تک اس ملک کے مقدر اور مستقبل کو تاریک کرنے کے لئے ان لٹیرے حکمرانوں کو کھلی چھوٹ

دی جاتی رہے گی؟ نوجوان نسل مایوس ہوتی چلی جا رہی ہے۔ خدا را اس قوم اور ملک کو بچانے کے لئے نوجوان نسل کو بچایا جائے۔ یہ قائداعظم کا سرمایہ اور اس ملک کا مستقبل ہیں۔ اس ملک میں جب تک عدل و انصاف کا راج نہیں ہوگا، قانون کی حکمرانی نہیں ہوگی، حقوق میسر نہ ہوں گے، کرپشن کا خاتمہ نہ ہوگا، اس وقت تک کوئی بھی جدوجہد کامیاب نہیں ہوسکتی۔

☆ کانفرنس میں فروغ امن نصاب کالجز اور یونیورسٹیوں میں پڑھانے، مفت اور لازمی تعلیم کے قانون پر عمل درآمد اور قومی زبان اردو کو نافذ کرنے کی قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔ کانفرنس میں نمایاں تعلیمی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ میں قائد انقلاب اور دیگر مہمانان گرامی نے شیلڈز بھی تقسیم کیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیراہتمام 'پیس گالا' تقریب

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیراہتمام پی سی ہوٹل لاہور میں 2 جنوری 2016ء کو ''پیس گالا'' تقریب کا انعقاد کیا گیا جس کے مہمان خصوصی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری تھے۔ محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور محترم خرم نواز گنڈاپور نے خصوصی شرکت کی۔ تقریب میں ممتاز اداکارہ محترمہ بہار بیگم، محترمہ نیشو بیگم، محترمہ آمنہ بخاری، محترمہ ماہ رخ جنید، محترمہ ثوبیہ جنید، محترمہ اقراء عثمان، محترمہ قدسیہ، محترمہ ثمن اشفاق، محترمہ قدسیہ بشارت، محترمہ مہوش شاہد، محترمہ ام فرواء، محترمہ حمیرا حیدر، محترمہ انعم فوزیہ، محترمہ پروفیسر رفعت مظہر، محترمہ ڈاکٹر سیمی بخاری، محترمہ عطیہ زیب، محترمہ ڈاکٹر صباء، محترمہ شازیہ انوری، محترمہ ثوبیہ بخاری، محترمہ توشبیہ سرور، محترمہ آسیہ فاطمہ، فخر النساء، محترمہ نیشو اقبال، محترمہ فرحت اقبال، محترمہ آمنہ سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی ممتاز خواتین نے شرکت کی۔

تقریب کا آغاز تلاوت کلام مجید اور نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی صدر محترمہ فرح ناز نے خطبہ استقبالیہ دیا اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض محترمہ طاہرہ خان اور محترمہ سدرہ خرم نے انجام دیئے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ''پیس گالا'' سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سرزمین پاکستان کو دہشت گردی سے پاک کرنے اور امن کا گہوارہ بنانے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو اہم کردار ادا کرنا ہے۔ اس لئے کہ یہ ذمہ داری صرف پاک فوج کی نہیں ہے بلکہ پوری قوم کو اس ضمن میں آگے بڑھنا ہوگا۔ یہ محبت کرنے والوں کی سرزمین ہے مگر افسوس کہ ہمارے حکمرانوں نے اسے دہشت وخوف کی آماجگاہ بنا دیا۔ دہشت گردی و انتہا پسندی کے خاتمہ کے لئے خواتین بھی ایک کلیدی کردار ادا کرسکتی ہیں اور شریعت انہیں اس امر کی اجازت دیتی ہے کہ وہ قوم کو اس ناسور سے نجات دلانے کے لئے عملی کردار ادا کریں۔

اسلام میں عورت کی ایک اہم اور ذمہ دارانہ حیثیت ہے۔ اگر ہم سابقہ انبیاء کے دور میں بھی خواتین کے کردار اور عملی شرکت کی جانب نظر دوڑائیں تو ہمیں اس حوالے سے بھی عورت کے مقام و مرتبہ سے آگہی نصیب ہوتی ہے۔ کرۂ ارضی پر انسانی کائنات کی آبادی کا آغاز بھی ایک عورت کے مرہون منت ہے یعنی حضرت حواء علیھا السلام۔ اسی طرح جب حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی تو اس میں 80 افراد کو بٹھایا جن میں سے 40 مرد تھے اور 40 عورتیں تھیں۔ ان کا یہ عمل بھی عورتوں کو برابری دینے کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ارکان حج کی تشکیل بھی ایک عورت کے مرہون منت ہے۔ حضرت ہاجرہ علیھا السلام کے عمل کے بغیر حج کے ارکان ہی پورے نہیں ہوتے۔ قرآن مجید میں اس کا ذکر دراصل امت مسلمہ میں خواتین کی حیثیت اور مقام کی جانب متوجہ کرنا ہے۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں دیکھا جائے تو ہمیں ان کے ہاں بھی خواتین کا ایک نمایاں کردار نظر آتا ہے۔ قرآن میں سب سے پہلے ان کی والدہ کا ذکر ہے، پھر فرعون کی بیوی حضرت آسیہ

کا ذکر ہے اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا ذکر ہے۔ اسی طرح حضرت شعیب علیہ السلام کی دو بیٹیوں کا ذکر ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر ہے۔ مزید یہ کہ قرآن مجید کی 114 سورتوں میں سے 2 سورتوں (سورۃ النساء، سورۃ مریم) کا نام بھی عورتوں کے نام پر ہے۔ کسی مرد کے نام پر کوئی سورت موجود نہیں۔

الغرض ہمیں قرآن مجید میں ان اعلیٰ کردار کی حامل خواتین کا تذکرہ جا بجا ملتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس معاشرے میں قرآن نازل ہو رہا تھا اس معاشرہ میں عورتوں کے حقوق کی پامالی ہر سطح پر جاری تھی۔ لہٰذا ایک طرف ان خواتین کا ذکر کیا گیا اور دوسری طرف عورتوں کے حقوق کو بھی قرآن مجید میں واضح کیا گیا تاکہ عورت کے بارے میں مروجہ سوچ اور ذہن میں تبدیلی پیدا ہو۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس معاشرہ میں ایسا ماحول پیدا کریں کہ اللہ رب العزت نے جو تخلیقی خوبیاں عورت کو عطا کر رکھی ہیں، ان سے فائدہ اٹھائیں اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے اسے کردار ادا کرنے کے مواقع فراہم کریں۔ افسوس ہم نے عورت کو صرف کھانے بنانے، برتن دھونے، اور گھریلو کام کاج تک محدود کر دیا ہے جب کہ قرآن و سنت کے مطابق یہ امور عورت کے فرائض و واجبات میں نہیں ہے۔ یہ عورت کی شرعی ذمہ داری نہیں بلکہ عورت کا مرد پر احسان ہے۔

تاریخ اسلام میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنھا کا کردار اور اسلام کے فروغ کے لئے ان کی خدمات اظہر من الشّمس ہیں۔ اسی طرح اسلام کی پہلی شہید خاتون حضرت سمیہ رضی اللہ عنھا ہیں۔ علاوہ ازیں خواتین سفر و حضر اور جہاد میں مردوں کے ساتھ شریک ہوتیں۔ صحابیات مسجد نبوی میں باقاعدہ حاضر ہوا کرتیں۔ حضرت عائشہ، حضرت سودہ، حضرت حفصہ، حضرت جویریہ رضی اللہ عنھن سمیت 700 سے زائد نامور صحابیات نے باقاعدہ اپنے علمی حلقے قائم فرمائے جہاں وہ قرآن، حدیث اور فقہ کی تعلیم دیتی تھیں۔ الغرض اسلام کی 1400 سال کی تاریخ میں نامور خواتین کا تذکرہ موجود ہے جنھوں نے معاشرہ کی ہر قسم کی اصلاح کے لئے ایک کلیدی کردار ادا کیا۔

ہماری آرزو ہے کہ آج اسلام اور پاکستان کو درپیش چیلنج کے ماحول میں خواتین اپنا تاریخی کردار ادا کریں اور اس معاشرہ میں امن و سلامتی کے فروغ اور انسانیت کو دہشت گردی و انتہا پسندی سے بچانے کے لئے اپنی نسلوں کی بہترین تربیت کریں تاکہ وہ اسلام اور پاکستان کے لئے قابل فخر کردار ادا کریں۔

☆ پیس گالا کے اختتام پر ویمن لیگ کی رہنماؤں محترمہ عائشہ مبشر، محترمہ زینب نے مہمان خواتین کا آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کامیاب پیس گالا کے انعقاد پر منہاج القرآن ویمن لیگ کو مبارکباد دی۔

کانووکیشن 2015ء جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن

(رپورٹ: محمد شعیب بزمی) جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کا پانچواں کانووکیشن 27 دسمبر 2015ء کو ایوان اقبال لاہور میں منعقد ہوا، جس کی صدارت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے فرمائی۔ کانووکیشن میں جامعہ الازہر مصر کے کالج آف شریعہ و قانون کے ڈین محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالستار الجبالی، جامعہ الازہر کے کالج آف اصول الدین کے پرنسپل اور پروفیسر آف اسلامک فلاسفی محترم ڈاکٹر عبدالرحیم البیومی، چیئرمین سپریم کونسل تحریک منہاج القرآن محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، بورڈ آف گورنر منہاج یونیورسٹی لاہور کے وائس چیئرمین محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، محترم صاحبزادہ حماد مصطفیٰ العربی المدنی، سابق نگران وزیراعلیٰ بلوچستان محترم نواب غوث بخش باروزئی، سابق وزیراعلیٰ پنجاب محترم افضل حیات، سابق وزیر تعلیم پنجاب محترم میاں عمران مسعود، سینئر تجزیہ نگار محترم سلمان عابد، محترم خرم نواز گنڈا پور

(ناظم اعلیٰ TMQ)، محترم ڈاکٹر محمد اسلم غوری (وائس چانسلر MUL)، پرنسپل ایف سی کالج محترم ڈاکٹر چارلس ایم ریمزے، محترم ڈاکٹر راغب حسین نعیمی (پرنسپل جامعہ نعیمیہ)، علامہ مفتی ارشدالقادری (شارح ترمذی)، محترمہ ڈاکٹر ثمر فاطمہ (پرنسپل گرلز کالج)، ڈاکٹر MK خان (پرنسپل شریعہ کالج)، محترم علامہ غلام مہر علی، محترم احسان الحق، محترم نصراللہ خان، محترم حاجی امین الدین، محترم غلام محی الدین، محترم مرزا حنیف مغل نے خصوصی شرکت کی۔

اس کانووکیشن میں 2005ء تا 2015ء تک کے فارغ التحصیل طلبہ و طالبات کو الشہادۃ العالمیہ کی ڈگریاں دی گئیں۔ پروگرام میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم عبدالقدوس درانی نے اردو زبان میں جبکہ محترم عین الحق بغدادی نے عربی زبان میں سرانجام دیئے۔ تلاوت کلام مجید، نعت رسول مقبول ﷺ اور قومی ترانہ کے ساتھ اس کانووکیشن کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

رئیس الجامعہ محترم ڈاکٹر ممتاز الحسن باروی نے معزز مہمانان گرامی کو خوش آمدید کہتے ہوئے جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کا تعارف، قیام کے مقاصد، تعلیمی کارکردگی اور نمایاں کامیابیوں کا تذکرہ کیا کہ اب تک جامعہ کے 20 سے زائد طلباء Ph.D کی ڈگریاں حاصل کرچکے ہیں۔ یہاں طلبہ کی اخلاقی و روحانی تربیت بھی کی جاتی ہے۔ نماز پنجگانہ، نماز تہجد، ایام بیض کے روزے اور سالانہ دس روزہ اعتکاف بھی کروایا جاتا ہے۔ یہ امر قابل تحسین ہے کہ عملی زندگی میں ہمارے طلباء کی صلاحیت کسی سے کم نہیں ہے۔ ہمارے طلبہ پبلک سروسز کمیشن کے امتحانات میں کامیابی حاصل کرکے گورنمنٹ کالجز اور نامور یونیورسٹیز میں تدریسی ذمہ داریاں نبھانے کے علاوہ کئی قومی اور پرائیویٹ اداروں میں بھی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جن کی براہ راست توجہ اور رہنمائی ہمیں میسر رہتی ہے جس بناء پر ہمارا سفر کامیابی سے جاری و ساری ہے۔

چیئرمین سپریم کونسل محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے عربی زبان میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں جدید تعلیم کا فقدان ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اس جامعہ کے طلبہ کو زیادہ سے زیادہ تحقیقی کام کروایا جاتا ہے۔ یہاں کے طلبہ دینی وعصری تعلیم حاصل کرکے عالم اسلام کی بڑی بڑی یونیورسٹیز جامعہ بغداد اور الازہر یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے جاتے ہیں۔ اس جامعہ میں طلبہ کو نہ صرف نصابی کتب پڑھائی جاتی ہیں بلکہ عملی طور پر اخلاقی و روحانی کردار کا حامل بھی بنایا جاتا ہے۔ طلبہ میں مطالعہ و تحقیق کے رجحان کو پروان چڑھانے کے لئے خصوصی اقدامات کئے جاتے ہیں۔

کانووکیشن میں 2005ء تا 2015ء کے پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشنز حاصل کرنے والوں میں طلباء و طالبات میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، وائس چانسلر منہاج یونیورسٹی محترم محمد اسلم غوری اور الازہر مصر سے تشریف لائے ہوئے مہمانان گرامی نے میڈلز اور اسناد تقسیم کیں۔ بہترین کارکردگی کے حامل طلباء ڈاکٹر شفاقت علی بغدادی، حامد الازہری، سید مبشر حسین قادری، سید حیدر علی بخاری اور ڈاکٹر غلام محمد قمر کو فرید ملت ایوارڈ سے نوازا گیا۔ علاوہ ازیں کانووکیشن میں 360 طلبا و طالبات کو ڈگریاں دی گئیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو اعزازی شیلڈ دی گئی جو محترم صاحبزادہ حماد مصطفیٰ العربی المدنی نے وصول کی۔ محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، شیخ الحدیث محترم محمد معراج الاسلام، محترم شیخ اللغہ و الادب پروفیسر محمد نواز ظفر، محترم مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، وائس چانسلر منہاج یونیورسٹی محترم ڈاکٹر اسلم غوری، محترم خرم نواز گنڈاپور، محترم ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی، ریسرچ سکالر محترم محمد فاروق رانا، محترم ڈاکٹر ممتاز الحسن باروی، پرنسپل شریعہ کالج محترم ڈاکٹر خان محمد ملک، پرنسپل منہاج کالج برائے خواتین محترمہ ڈاکٹر ثمر فاطمہ، اسسٹنٹ پروفیسر محترم محمد افضل کانجو، اسسٹنٹ پروفیسر محترم غلام

احمد کو اعلیٰ تعلیمی خدمات پر خصوصی شیلڈز دی گئیں۔ علاوہ ازیں جامعہ الازھر مصر سے تشریف لائے ہوئے مہمانان گرامی اور دیگر مہمانوں کو بھی شیلڈز سے نوازا گیا۔

محترم عبدالرحیم البیومی اور محترم عبدالستار جبالی نے کانووکیشن میں اظہار خیال کرتے ہوئے علم کی اہمیت بیان کی اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی علمی خدمات کو سراہا۔

کانووکیشن کے اختتام پر رئیس الجامعہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خصوصی خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن، جامعۃ الازہر مصر سے الحاق شدہ ہے۔ ان دونوں جامعات کی بنیاد اعتدال پر مبنی فکر اور عقیدہ صحیحہ پر ہے۔ دونوں کی سمت، مزاج اور اسلوب ایک ہے۔ دونوں فطری مناسبت و موافقت کی وجہ سے جڑی ہوئی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس کانووکیشن میں جامعۃ الازہر کے نامور اساتذہ شریک ہیں۔

اللہ رب العزت نے حضرت آدمؑ کی پہلی اور ایک ہی فضیلت کو چنا اور وہ فضیلت علم تھی۔ فرمایا: **وعلم آدم الاسماء کلھا**. اس آیت کریمہ میں **کلھا** علم کی شان بیان کر رہا ہے کہ علم اس وقت کامل ہوگا جب وہ بہت سی ضروری چیزوں کا احاطہ کرے اور اس میں کلیت پائی جاتی ہو۔ ہمارے ہاں مذہبی و دنیاوی، دینی و سائنسی تعلیم کی تقسیم ہے۔ اس آیت کی رو سے یہ تقسیم ناقص ہے۔ کسی بھی مسئلے پر اعلیٰ فیصلہ کرنے کے لئے اس کا مکمل احاطہ ضروری ہے۔ یہ تب ہوگا جب آپ اس مسئلہ کو سمجھتے ہوں گے اور اس مسئلہ کے بارے میں وسعت اور ہمہ گیریت ہوگی۔ اگر اس کے صرف ایک جزو کا علم ہوگا تو کسی کے بارے میں قائم کی گئی رائے میں نقص ہوگا۔ علم کی اسی کلی تصور پر جامعہ کی بنیاد رکھ کر ہم نے مذہب و دنیا کو جمع کیا ہے۔ ہم اس کے خالق نہیں بلکہ ہم نے آج کے اس ماحول میں رائج علم کو صحیح سمت عطا کی ہے۔ وہ علم جو قرآن سے عطا ہوا اس میں کلیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے **وعلمک مالم تعلم** فرما کر حضور ﷺ کو ہر ایک چیز کا علم دیا خواہ اس کا تعلق کائنات کے کسی شعبہ سے ہو۔ پس علم کامل وہ ہے جس میں ہر چیز نظر آئے اور کلی ہو۔ امت جب تک اس علم کلی کے حصول پر گامزن رہی، کامیاب رہی اور جب سے اس راستے کو چھوڑ دیا، ناکام ہوگئی۔

پہلے دور میں اہل علم کو ہر ایک پر ترجیح دی جاتی تھی مگر آج زمانہ الٹ ہوگیا ہے۔ آج اہل علم پارلیمنٹ میں نہیں جاسکتا۔ آج علم، شرافت امانت و دیانت اور رزق حلال نااہلیت ہے جس میں یہ اہلیت ہو ممبر پارلیمنٹ نہیں بن سکتا۔ علم کے حصول اور عمل میں مشقتیں ہیں۔ علم کا حصول مشقتوں کے بغیر نہیں ہوتا، فاقوں اور مجاہدہ و ریاضت سے ہوتا ہے۔ ہماری پہچان مال و دولت نہیں ہے، ہماری پہچان دین، عمل صالح، علم نافع اور کردار کے ساتھ ہے۔ اگر اس میں بھی مار کھا گئے تو دنیا و آخرت میں ناکام ہوگئے۔ علم کے ساتھ ادب اور تقویٰ کو اختیار کرنا ہوگا۔ اگر عبادات میں کمزوری دکھائی تو علم نور پیدا نہ کرے گا۔ آداب و اخلاق، اچھے معاملات سے مزین اور حرص و لالچ سے پاک ہوکر علم حاصل ہو، تب نور بن جاتا ہے اور من روشن ہوجاتا ہے، عرش الٰہی سے انوار اترتے ہیں اور پھر عرش بریں اور آسمان سے باتیں وارد ہوتیں ہیں۔ ملائے اعلیٰ کے علوم منکشف ہوتے ہیں۔

حضرت ذوالنون مصری فرماتے ہیں کہ اگر سچا راستہ اختیار کرنا چاہتا ہے تو علماء سے جڑ جاؤ اور ان سے جاہل بن کر ملو۔ اگر ولی سے ملو تو خدمتگار بن کر ملو۔ اگر عارف سے ملو تو زبان کو تالا لگالو۔

ادب سے علم صحیح کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ علم کو توجہ سے سنیں اور یکسو ہوکر پڑھیں۔ علم کا شغف بھوک اور پیاس مٹا دیتا ہے۔ جو کچھ آپ پڑھ رہے ہوتے ہیں گویا اس کے ذریعے صاحب کتاب کی صحبت میں ہوتے ہیں۔ جہالت ہو تو علم حاصل کریں، علم محفوظ کرنا ہو تو دوسروں تک پہنچائیں۔ اگر چاہتے ہیں کہ علم اثر کرے تو زبان کو پاک رکھیں زبان جتنا

اللہ کے ذکر سے تر ہوگی اتنا ہی نور پیدا ہوگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ خود دعا فرمارہے ہیں کہ اے اللہ میرے تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جس میں نفع نہیں، اس دل سے جس میں خشوع وخضوع نہیں ہے، اس نفس سے جو سیراب نہیں ہوتا اور ایسی دعا سے پناہ مانگتا ہوں جو رد کردی جائے۔

میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے تعلیم کا مرحلہ مکمل کیا، علم کا مرحلہ آج سے شروع ہوا ہے جو عمر بھر جاری رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ صحیح کا طالب رکھے۔

32 ویں عالمی میلاد کانفرنس 2015ء

(رپورٹ: محمد یوسف منہاجین) تحریک منہاج القرآن کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ گزشتہ 32 سالوں سے جشن آمد مصطفیٰ ﷺ کو معاشرتی ثقافت کا اہم حصہ بنادیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت پر خوشی منانے کے ساتھ ساتھ ولادت کی مقصدیت و اہمیت کے تصور کو بھی اجاگر کیا کہ حضور اکرم ﷺ کی بعثت اور آمد کا مقصد معاشرے میں امن، محبت، رحمت، مساوات، عدل، اخوت، بھائی چارہ، اعتدال پسندی، اتحاد و یگانگت کے رویوں کو معاشرے میں فروغ دینا تھا۔ تحریک منہاج القرآن آج دہشت گردی اور جبر و بربریت کے اس دور میں سیرت نبوی ﷺ کی ضیاء پاشیوں سے روشنی لیتے ہوئے آمد مصطفیٰ ﷺ کی پرمسرت ساعتوں کو منانے کے ساتھ ساتھ اتحاد و یکجہتی، محبت و رواداری، امن و آشتی اور قوت و برداشت کی تعلیمات کو پوری دنیا میں عام کررہی ہے۔

امسال بھی حسب روایت ماہ ربیع الاول کے چاند کے طلوع ہوتے ہی تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ، اندرون و بیرون ملک قائم سینٹرز اور تنظیمات کے زیراہتمام حضور ﷺ کی آمد کی خوشی میں میلاد ریلیاں نکالی گئیں۔ جن میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ مرکزی سیکرٹریٹ کو ایک طرف برقی قمقموں اور روشنیوں سے سجایا گیا تو دوسری طرف یکم ربیع الاول سے بارہ ربیع الاول تک ہر روز تلاوت کلام پاک، ذکر ونعت اور درود وسلام کے ذریعے عشاقان مصطفیٰ ﷺ کے قلوب و اذہان کو منور کرنے اور ایمان کو جلا بخشنے کے لئے محافل سجائی گئیں۔ آمد مصطفیٰ ﷺ کی خوشی میں مرکزی سیکرٹریٹ پر یکم ربیع الاول سے بارہ ربیع الاول تک ضیافت میلاد کا اہتمام بھی الحمدللہ اس سال بھی جاری وساری رہا۔

محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، امیر تحریک، ناظم اعلیٰ، نائب ناظمین اعلیٰ، جملہ ناظمین، مرکزی قائدین، سربراہان شعبہ جات، سٹاف ممبران، اساتذہ شریعہ کالج، طلبہ و طالبات، علماء کرام، مشائخ عظام، وکلاء اور ہر طبقۂ زندگی سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات بھی ان محافل میں شریک ہوئیں۔ ان محافل ضیافت میلاد میں تحریک منہاج القرآن کی مختلف نظامتوں نظامت دعوت، نظامت تربیت، منہاج القرآن علماء کونسل، منہاج القرآن ویمن لیگ، منہاج القرآن یوتھ لیگ، مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ اور پاکستان عوامی تحریک نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے۔

ان تمام محافل کا عروج و کمال اپنے اندر فیوض و برکات سموئے ہوئے 11 ربیع الاول کی درمیانی شب مینار پاکستان کی عالمی میلاد کانفرنس کے موقع پر جلوہ گر ہوا جہاں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے خصوصی خطاب فرمایا۔

تحریک منہاج القرآن کے زیراہتمام 32 ویں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس 23 دسمبر 2015ء کی شب مینار پاکستان کے سبزہ زار میں منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس تمام TV چینلز اور www.Minhaj.TV پر براہ راست نشر کی گئی۔

امسال 32 ویں عالمی میلاد کانفرنس کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ اس کانفرنس کی صدارت جگر گوشہ حضور قدوۃ الاولیاء

حضرت پیر السید محمود محی الدین الگیلانی القادری فرمارہے تھے جبکہ جامعہ الازہر مصر کے کالج آف شریعہ و قانون کے ڈین محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالستار الجبالی اور جامعہ الازھر کے کالج آف اصول الدین کے پرنسپل اور پروفیسر آف اسلامک فلاسفی محترم ڈاکٹر عبدالرحیم نے عالمی میلاد کانفرنس میں خصوصی شرکت کی۔

میلاد کانفرنس میں منہاج القرآن کی سپریم کونسل کے چیئرمین محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، محترم صاحبزادہ حماد مصطفیٰ المدنی، سابق نگران وزیراعلی بلوچستان محترم نواب غوث بخش باروزئی، محترم مفتی عبدالقیوم خان ہزاری، محترم مفتی عبدالقوی، مجلس وحدۃ المسلمین کے رہنما محترم ناصر شیرازی، مسیحی رہنما محترم ڈاکٹر فادر جیمز چنن، رہنما منہاج القرآن انڈیا محترم سید نادعلیٰ، رہنما منہاج القرآن انڈیا کان پور محترم عبدالحمید چاند، امیر تحریک محترم صاحبزادہ فیض الرحمٰن درانی، ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن محترم خرم نواز گنڈاپور، محتر احمد نواز انجم، محترم علامہ امداد اللہ قادری، محترم صاحبزادہ تسلیم احمد صابری سمیت تحریک کی جملہ مرکزی قیادت اور علماء و مشائخ کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ کانفرنس میں پاکستان اور دیگر ممالک امریکہ، ڈنمارک، سپین، اٹلی، سعودی عرب، کویت، بحرین، آسٹریا، فرانس، یوکے، افغانستان، کینیڈا، مصر اور انڈیا سے عوامی، سیاسی، سماجی حلقوں سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد شریک ہوئے۔

عالمی میلاد کانفرنس میں محترم صاحبزادہ حماد مصطفیٰ العربی المدنی نے اپنی خوبصورت آواز میں تلاوت قرآن مجید کی سعادت حاصل کی۔ محترم قاری نور احمد چشتی نے بھی تلاوت قرآن مجید سے حاضرین کے دلوں کو منور فرمایا۔ کانفرنس میں آقا ﷺ کی بارگاہ میں محترم محمد افضل نوشاہی، محترم میاں سرور صدیق، محترم نور سلطان صدیقی، محترم قاری امجد علی برادران، محترم خرم شہزاد برادران، محترم شکیل احمد طاہر، مرکزی منہاج نعت کونسل محترم ظہیر احمد بلالی اور محترم الحاج شہباز قمر فریدی نے ہدیہ عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ نقابت کے فرائض محترم وقاص علی قادری، محترم علامہ ارشاد حسین سعیدی اور محترم علامہ فرحت حسین شاہ نے سرانجام دیئے۔

☆ اس عالمی میلاد کانفرنس میں چونکہ ملک بھر سے مختلف جماعتوں کے نمائندگان، علماء کرام، مشائخ عظام اور ہر طبقہ فکر کی نمائندہ شخصیات بطور خاص شریک تھیں، ان میں سے چند احباب نے اظہار خیال بھی کیا۔

☆ محترم ناصر شیرازی (رہنما مجلس وحدت المسلمین) نے اس عالمی میلاد کانفرنس کے انعقاد پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور تحریک منہاج القرآن کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ مینار پاکستان کے اس عظیم میدان میں لاکھوں شمع رسالت کے پروانوں کا جمع ہونا، تحریک منہاج القرآن کا اس اجتماع کو منظّم کرنا اور سردی کے سخت موسم میں عاشقان مصطفیٰ ﷺ کا اکٹھا ہونا اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ ان شاء اللہ پاکستان کی تقدیر کو بدلنے کے لئے بھی ہم تمام اکٹھے ہوسکتے ہیں۔ شیخ الاسلام اور منہاج القرآن کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے لبیک یارسول اللہ اور لبیک یاحسین کو ایک شعار قرار دینے کی بنیاد رکھی۔ اسلام کی جن پرامن تعلیمات کے فروغ کا بیڑا شیخ الاسلام نے اٹھایا ہے ہماری اصل تعلیمات یہی ہیں۔ ہمارا دین وہ ہے جو پیغمبر اسلام اور اہل بیت نے دیا۔ ہم داعش اور تکفیریوں کے دین اسلام کے تصور کو نہیں مانتے۔ ہمارا دین اسلام وہ ہے جس کی تعلیمات کا ایک نقشہ شیخ الاسلام نے 70 دن کے دھرنے کے دوران دنیا کو دکھایا۔ شیخ الاسلام کی تعلیمات داعش اور تکفیریوں کے خلاف سد راہ ہیں، ہمیں ان تکفیریوں اور دہشت گردوں کا راستہ روکنا ہے۔ شیخ الاسلام کی قیادت نفرت کو ختم کرنے اور محبت کو فروغ دینے میں کلیدی کردار کی حامل ہے۔

☆ محترمہ افنان بابر (ناظمہ ویمن لیگ) نے کہا کہ منہاج القرآن ویمن لیگ کی جملہ تنظیمات اور عالمی میلاد

کانفرنس میں شریک ہزاروں مائیں، بہنیں، بیٹیاں جو اس سخت سردی کے موسم میں حضور ﷺ کی محبت کے دیپ جلائے اور حضور ﷺ سے محبت کی خیرات لینے آئی ہیں، خصوصی مبارکباد کی مستحق ہیں۔ حضور ﷺ کی محبت میں جھومتا ہوا یہ خوبصورت منظر ہمیں یقیناً آقا ﷺ کی توجہات اور فیوضات عطا کرنے کا سبب بنے گا۔ آج ظلم و جبر ایک مرتبہ پھر اپنی حدیں عبور کررہا ہے۔ اس کا مقابلہ محبت مصطفیٰ ﷺ ہی سے کرنا ہوگا اور زبان سے محبت کے اظہار کے ساتھ ساتھ اس محبت کو وفا تک پہنچانے کے لئے تحریک منہاج القرآن کے شانہ بشانہ جدوجہد کرنا ہوگی۔

☆ اس عالمی میلاد کانفرنس میں خیبر پختونخواہ سے بھی کبار علماء و مشائخ نے خصوصی شرکت کی۔ ان تمام احباب کو پشتو زبان میں محترم علامہ الحاج امداداللہ خان قادری نعیمی (صدر منہاج القرآن علماء کونسل) نے خوش آمدید کہا۔

☆ کانفرنس میں شریک کثیر علماء کی نمائندگی کرتے ہوئے محترم مفتی محمد عبدالقوی (چیئرمین مدارس اہل سنت جنیدیہ) نے کہا کہ یہ عظیم الشان عالمی میلاد کانفرنس شیخ الاسلام کے اخلاص، للّٰہیت کی برکت سے انعقاد پذیر ہے جس میں لاکھوں لوگ اس سردی کے موسم میں حضور ﷺ کی محبت کا تذکرہ سن رہے ہیں۔ یہ اجتماع اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ جب شیخ الاسلام نے حضور ﷺ کی محبت کے حوالے سے صدا دی تو لاکھوں لوگوں نے نہ صرف لبیک کہا بلکہ عملی طور پر بھی شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ میں وہ روح پیدا فرمائی کہ جس سے قوموں میں حیاتِ نو پیدا ہوتی ہے۔ شیخ الاسلام نے عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ کو عشق و محبت، ذوق وشوق، لذت و سرور اور عقیدت کے حقیقی مقام تک پہنچایا۔

☆ کانفرنس میں QTV کے معروف میزبان محترم صاحبزادہ تسلیم احمد صابری بھی اپنے منفرد انداز سے آقا ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت کچھ ان الفاظ میں پیش کیا:

بشر بے چین ہوتو انقلاب آیا ہی کرتا ہے — اندھیروں کے مقابل آفتاب آیا ہی کرتا ہے
پرانے ساغروں میں جب کھنک باقی نہیں رہتی — تو گردش میں نیا جام شراب آیا ہی کرتا ہے
آثار بہاراں ہے نہ گھبراؤ چمن والو — گلوں کے داغ دھونے کو سحاب آیا ہی کرتا ہے
نئے جب ولولے پیدا ہوجاتے ہیں سینوں میں — پرانی آرزوؤں پر شباب آیا ہی کرتا ہے

☆ محترم ڈاکٹر فادر جیمز چنن (ڈائریکٹر پیس سنٹر کیتھولک چرچ آف پاکستان) نے عالمی میلاد کانفرنس سے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور تمام قائدین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھے 32 ویں عالمی میلاد کانفرنس میں شرکت کا اعزاز بخشا۔ میرے لئے سعادت ہے کہ میں اس میلاد کانفرنس میں آیا ہوں۔ میری طرف سے تمام مسلمان بھائیوں، بہنوں کو پیغمبر اسلام کا یوم ولادت مبارک ہو۔ میں لاہور کے بشپ کی طرف سے بھی آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں طاہرالقادری صاحب کو بہت سالوں سے جانتا ہوں۔ جب انہوں نے 1998ء میں مسلم کرسچن ڈائیلاگ فورم کا آغاز کیا تھا، میں بھی اس کا ایک ممبر تھا۔ آج منتظمین نے تاریخ رقم کردی ہے کہ آج عیسائیت کے ماننے والوں اور مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کردیا ہے۔ کیوں نہ ہم عملی زندگی میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ مل کر امن و محبت کو فروغ دیں اور دہشت گردی کو ختم کریں۔

☆ سابق وزیراعلیٰ بلوچستان محترم نواب غلام بخش باروزئی نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آج کا دن میرے لئے ایک خاص مقام رکھتا ہے، نہ صرف یہ کہ جشن عید میلاد النبی ہے بلکہ میں پہلی بار اس عالمی میلاد کانفرنس میں شرکت کررہا ہوں۔ میں محترم ڈاکٹر طاہرالقادری کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے اس پروگرام میں شرکت کی سعادت بخشی۔ میں نے

یہاں سے بہت کچھ حاصل کیا۔ دنیا کو امن دینے والا مذہب اسلام ہے۔ حضور ﷺ کی تعلیمات کو ہر مذہب والے اپنے اپنے انداز سے اپنائے ہوئے ہیں مگر ہم مسلمان آپ ﷺ کی تعلیمات کو بھلائے ہوئے ہیں۔ ہمارے ملک کے حالات کافی تکلیف دہ ہیں۔ ایسے میں بہت سی شخصیات کام کررہی ہیں مگر شیخ الاسلام جو کام کررہے ہیں وہ بہت بڑا ہے۔ سیاسی محاذ پر بھی انہوں نے پاکستان کو بہت کچھ دیا۔ ان کی باتوں اور افکار سے بہت سی جہتیں نکلتی ہیں۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اس سے مستفید ہوں اور اس ملک کو سیدھا راستہ پر لے جانے کی کوشش کریں۔ ہم آپ ﷺ کے اسوہ پر چل کر کامیابی کی طرف جاسکتے ہیں کیونکہ یہی ہمارا راستہ ہے۔ میں اتنا بڑا مجمع دیکھ کر اور آپ لوگوں کی آقا ﷺ کے ساتھ محبت و ذوق وشوق دیکھ کر پاکستان کے مستقبل کے حوالے سے مایوس نہیں ہوں۔

☆ محترم سعید رضا بغدادی نے عربی زبان میں الازہر مصر سے آنے والے مہمانان گرامی کو 32 ویں عالمی میلاد کانفرنس میں خوش آمدید کہا اور خطاب کی دعوت دی۔

☆ محترم شیخ الدکتور محمد عبدالستار الجبال العمران نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں تعظیم وتوقیر مصطفیٰ ﷺ کو خوبصورت انداز سے بیان کیا اور شیخ الاسلام کو اس خوبصورت کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔

☆ محترم شیخ الدکتور محمد عبدالرحیم البیومی نے شفاعت مصطفیٰ ﷺ، میلاد مصطفیٰ ﷺ اور تعلیمات مصطفیٰ ﷺ پر روشنی ڈالتے ہوئے میلاد مصطفیٰ کے مقصد کی طرف سامعین کی توجہ مبذول کروائی۔ انھوں نے عشق مصطفیٰ ﷺ کے فروغ میں تحریک کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

خصوصی خطاب شیخ الاسلام

32 ویں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس میں تلاوت، نعت اور خطابات کے بعد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خصوصی خطاب سے قبل مرکزی قائدین، منتظمین اور سٹیج انتظامیہ کو مبارکباد دی کہ جنہوں نے احسن انداز میں پروگرام کو کنڈکٹ کیا۔ اس موقع پر آپ نے مرکزی سیکرٹریٹ تحریک منہاج القرآن پر قائم گوشہ درود کے 10 سال مکمل ہونے پر اس پروگرام کو گوشہ درود کا 10 سالہ جشن بھی قرار دیا اور گوشہ درود کی انتظامیہ اور تمام ہدیہ درود بھیجنے والوں کو مبارکباد دی۔ گوشہ درود کے تحت اب تک 1 کھرب 10 ارب 88 کروڑ سے زائد مرتبہ درود وسلام پڑھا گیا۔

میلاد مصطفیٰ ﷺ کی مناسبت سے کئے گئے آپ کے خصوصی خطاب کی تلخیص درج ذیل ہے:

محبت انسانی اعمال کا نام نہیں ہے۔ محبت ایک جذبہ و ولولہ ہے۔ یہ ایک نفسی، قلبی، وجدانی روحانی کیفیت و حالت ہے جو دل میں جنم لیتی ہے، دل میں پلتی ہے اور دل میں فروغ پاتی ہے۔ جو کچھ اعمال و افعال کی صورت میں ہمیں دکھائی دیتا ہے وہ اس جذبہ محبت کے مظاہر و لوازمات اور علامات وثبوت ہیں۔ مظاہر کو اصل حقیقت نہیں کہتے۔ اصل حقیقت وہ ہے جو ہمارے دل میں اللہ نے پیدا کی ہے۔ وہ جذبہ ہمارے اندر ایک حدت وتپش پیدا کررہا ہے جس کی بدولت اس یخ بستہ رات میں کھلے آسمان تلے آپ پوری رات بیٹھے رہے۔ اگر وہ جذبہ محبت نہ ہو تو اس طرح کوئی نہ بیٹھ سکے۔ پیسے دے کر کوئی تپتی دھوپ میں کسی کو 72 دن نہیں بٹھاسکتا۔ نہ پیسے دے کر کوئی کسی کو سخت سردی میں بٹھا سکتا ہے۔ نہ پیسے دے کر کوئی شخص گولیاں کھاسکتا ہے اور نہ کوئی پیسے لے کر کوئی شخص اپنا سب کچھ تج کرسکتا ہے۔ یہ جذبہ محبت مصطفیٰ ﷺ ہے۔ یہ سودے وہ ہیں جنہیں کوئی بڑا مالدار خرید ہی نہیں سکتا۔ یہ سودے وہ ہیں جن کو اللہ نے بندے کے ساتھ طے کیا ہے۔ مولیٰ خریدار و سوداگر

ہے اور بندے کی محبت ایک ایسا جذبہ ہے جو بندے کو مولیٰ اور صاحب گنبد خضریٰ کے ساتھ جوڑ دیتی ہے۔ محبت انسان کا طرز فکر، طرز عمل اور سیرت و کردار متعین کرتی ہے۔ یہ محبت اس شخص کی شخصیت کا نقشہ پیدا کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی محبت کو جانچنے کے لئے امتحان لیتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی محبت کا بھی امتحان لیا گیا۔ فرمایا:

وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ. (البقرۃ: ۱۲۴)

''اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کے رب نے کئی باتوں میں آزمایا''۔

آپ کو نار نمرود میں پھینکا گیا مگر آپ ثابت قدم رہے۔ فرشتہ نے آگ بجھانے کی پیشکش کی مگر آپ نے انکار فرمادیا۔ جب محبت جیت گئی اور جل جانا بھی ڈرا نہ سکا، محبت انکار پر قائم و دائم رہی تو حکم آگیا:

یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ. (الانبیاء: ۶۹) ''اے آگ! تو ابراہیم پر ٹھنڈی اور سراپا سلامتی ہو جا''۔

یعنی میں ابراہیم کو جلانا نہیں بلکہ اس کی محبت کو آزمانا چاہتا تھا، وہ ثابت قدم رہا لہذا اے آگ تو باغ و بہار بن جا۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے مزید امتحانات لئے۔ اولاد کی قربانی کا مرحلہ آیا یا بیوی بچوں کی محبت کی قربانی، آپ نے سب کچھ اللہ کے لئے قربان کردیا اور تمام امتحانات میں کامیاب ہوگئے۔ مقصود بیٹے کو ذبح کرانا نہ تھا بلکہ بیٹے کی محبت کو ذبح کرانا تھا کہ اس کی محبت جیتتی ہے یا اللہ کی محبت جیتتی ہے۔ باپ بیٹے کی محبت کو اللہ کی محبت پر قربان کرنے کے لئے تیار ہے، بیٹے نے اپنی جان کی محبت کو اللہ کی محبت پر قربان کردیا۔ ایسی کامیابی ملی کہ آج تک عیدالاضحیٰ اس محبت کی کامیابی کی علامت بن گیا۔

جامع ترمذی میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا کہ اللہ کی قسم میں آپ سے بڑی محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **انظر ماذا تقول** (سوچو کیا کہہ رہے ہو؟) اس نے پھر قسم کھائی کہ مجھے آپ سے محبت ہے آپ نے پھر فرمایا **انظر ماذا تقول** (سوچو کیا کہہ رہے ہو؟) اس نے پھر آپ ﷺ سے محبت کو بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِیْ فَاعِدْ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا.

اگر مجھ سے محبت ہے تو پھر فقر و فاقہ کے لئے تیار ہوجا۔ زندگی کی مشکلات، دکھوں، پریشانیوں کے لئے تیار ہوجاؤ۔ اس لئے کہ فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰی مَنْ يُّحِبُّنِیْ مِنَ السَّیْلِ اِلٰی مُنْتَهَاهُ.

جب کوئی مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر و فاقہ، غربت و پریشانی، بھوک و پیاس اتنی تیزی کے ساتھ اس کی طرف بڑھتے ہیں جتنی تیزی سے سیلاب اپنی منزل کی جانب بڑھتا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اپنے خطاب کے آخر میں تحریک منہاج القرآن کی طرف سے آغاز کردہ ''ضرب امن'' مہم کو بھی کامیاب بنانے کے لئے تمام فورمز اور نظامتوں کو تاکید کی کہ ضرب امن کے ساتھ حضور ﷺ کے عشق و محبت کے پیغام کو اور معاشرے میں امن و سلامتی کے پیغام کو عام کرنے کے لئے مستعد ہوجائیں۔ تحریک منہاج القرآن عوام الناس میں جس ضربِ امن کا آغاز کررہی ہے وہ حضور ﷺ کی محبت میں امن کے فروغ کی کاوش ہے۔ آپریشن ضرب عضب میں حصہ لینے والے اسلام اور پاکستان کے سچے سپاہی اور قوم کے ہیرو ہیں، ہم ان کی حفاظت اور کامیابیوں کیلئے دعا گو ہیں۔ دنیا قیام امن کیلئے صاحب گنبد خضریٰ سے رہنمائی لے۔ اسلامی معاشرہ عدل و انصاف، برداشت اور انسانی حقوق کے احترام کے بغیر قائم نہیں ہوسکتا۔ کرپشن، معاشی استحصال، قتل و غارت گری، ناانصافی اور انتہا پسندی کافرانہ نظام کی پہچان ہیں۔ نبی آخرالزماں ﷺ پوری انسانیت کیلئے امن اور رحمت کا پیغام بن کر آئے اور انہوں

نے ہمیشہ مظلوم، غریب اور یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا۔ ان کا سچا امتی سوسائٹی کے کمزور طبقات پر ظلم نہیں کر سکتا۔ ضرب امن سے جہالت کے اندھیروں کو روشنی میں بدلا جائے۔ دین محمدی ﷺ میں تنگ نظروں، انتہا پسندوں، علم کے دشمنوں، خودکش بمباروں اور مذہبی سوداگروں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

عالمی میلاد کانفرنس کا یہ عظیم الشان اور پروقار پروگرام حضور نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام کے نغموں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ خوشی اور جشن کے اظہار کے طور پر آتش بازی کا خوبصورت سلسلہ بھی جاری تھا اور فضا میں یہ نغمے بھی گونج رہے تھے:

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام۔۔۔ شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند۔۔۔ اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

عرش کی معراج والے عاصیوں کی لاج والے ۔۔۔ رحمتوں کے تاج والے دو جہاں کے راج والے

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک یارسول الله صلوة الله علیک

میلاد کانفرنس کے اختتام پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خصوصی دعا فرمائی۔

مجالس العلم کا آغاز

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 17 اکتوبر 2015ء سے ’’مجالس العلم‘‘ کے نام سے تدریس کا ہفتہ وار ایک نیا سلسلہ شروع فرمایا۔ اب تک اس سلسلہ کی 29 مجالس ہو چکی ہیں ۔ ہر مجلس تقریباً 2 گھنٹے کی گفتگو پر محیط ہے۔ ان مجالس میں آپ نے اب تک ’’مجالس علم کی اہمیت وضرورت‘‘، ’’علم کی ضرورت و اہمیت‘‘ اور ’’ضرورت مذہب اور وجود باری تعالیٰ (فلسفہ اور سائنس کی روشنی میں)‘‘ کے موضوعات کو بیان فرمایا۔ مجالس العلم کے اس سلسلہ کے آغاز میں آپ نے اس کی ضرورت و اہمیت اور اسلوب وطریقۂ تدریس کی وضاحت میں فرمایا:

’’مجالس العلم کی صورت میں طویل عرصہ کے بعد سلسلۂ تعلیم و تدریس اور تربیت کے لئے میری ایک خواہش کے پورا ہونے کے اسباب اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے۔ میں نے تقریباً چار پانچ سال قبل جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن (کالج آف شریعہ) لاہور کے طلباء اور پھر ملک بھر کی دیگر دینی جامعات، دارالعلوم، مدارس اور تعلیمی اداروں کے طلباء، علماء، اساتذہ، معلمین، متعلمین اور مستفیدین تمام کی علمی رہنمائی کو ذہن میں رکھ کر ارادہ کیا تھا کہ چار پانچ بنیادی ضروری علوم پر عربی میں کچھ کتب تحریر کی جائیں جنہیں متن کے طور پر پڑھایا جائے۔ ان کتب کو تا حال مرتب کر رہا ہوں مگر ملکی و بین الاقوامی مصروفیات کے باعث ان کتب کی تکمیل ممکن نہ ہوسکی۔ میں نے چاہا کہ ان کتب کی تکمیل کے ساتھ ساتھ ان کے موضوعات پر سلسلہ وار دروس کا آغاز کردیا جائے۔

’’مجالس العلم‘‘ کے آغاز کا دوسرا سبب یہ ہے کہ میں جامعہ کے طلباء، اساتذہ، علماء اور جمیع طالبانِ علم کے لیے ہفتہ وار ایک درس کا آغاز کرنا چاہ رہا تھا، جس کا اسلوب خطابیہ کی بجائے تدریسی ہو اور ان پرمغز مجالس سے کثیر حلقات مستفید ہوسکیں۔ اس سے قبل برطانیہ اور یورپ میں بہت عرصہ قبل تقریباً آٹھ/ دس سال تک ’’الھدایۃ‘‘ کے عنوان سے بھی میں نے تین تین روزہ کیمپ منعقد کئے تھے۔ علاوہ ازیں برمنگھم میں دورۂ صحیح بخاری و مسلم، دورۂ صحیحین، بھارت کے دورہ فروری، مارچ 2012ء میں حیدرآباد دکن میں بھی اصول الحدیث اور حدیث کے موضوع پر تین روزہ دروس ہوئے۔ مگر یہ سلسلہ میری دیگر علمی وفکری اور تنظیمی مصروفیات کی بنا پر منقطع ہو چکا تھا۔ ان تمام خطوں کے افراد اور ان کی علمی ضروریات کے پیش

نظر میں نے ہفتہ وار دروس شروع کرنے کا فیصلہ کیا اور ''مجالس العلم'' کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے توفیق مرحمت فرمائی۔

مجالس العلم کی ان نشستوں کا مقصد علم کی فضیلت اور اہمیت کو واضح کرنا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہماری زندگیوں میں، مشرق ہو یا مغرب ہر طرف، مادیت کے غلبہ کے باعث علم کا کلچر رخصت ہو رہا ہے۔ دینی و دنیوی علم سے شغف رکھنے والے لوگ ہوں یا ماڈرن ٹیکنالوجی سے محبت رکھنے والے، ہر ایک کے اندر سے علم کی رغبت و محبت اور مطالعہ کا ذوق تقریباً ختم ہو رہا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کے آنے کے بعد ہر مطلوبہ علمی مواد انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع سے online میسر ہے۔ جس کو جیسا مواد ملے وہ اسی پر اکتفاء کرتا ہے اور خود تحقیق نہیں کرتا۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ محض انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر اکتفاء کرنے پر ہم نہ صرف صحیح (پختہ) علم سے محروم ہوتے جارہے ہیں بلکہ تحقیق اور ریسرچ سے بھی دور چلے گئے ہیں۔ انٹرنیٹ پر مختلف عنوانات سے آرٹیکلز اور مختلف موضوعات پر اپنی ذاتی رائے بغیر تحقیق کے up load کردی جاتی ہے، جس میں کوئی صداقت نہیں ہوتی۔ تصدیق کا کوئی ذریعہ اور بنیادی کتب تک رسائی نہ ہونے کے سبب یہ غلط تصورات فروغ پا جاتے ہیں۔ یہ مضامین علمی ثقاہت و صداقت سے خالی ہوتے ہیں۔ چونکہ اسی غیر مصدقہ مواد کا بڑا حصہ cut past ہو رہا ہوتا ہے۔ ایک نے لکھا دوسرے نے copy کر کے آگے لکھ دیا، تیسرے نے copy کر کے آگے لکھ دیا۔ آرٹیکلز پہ آرٹیکلز copy کئے جا رہے ہیں مگر اصل مصدر اور منبع تک آرٹیکل لکھنے والے اور copy کرنے والے کسی ایک کی بھی الا ماشاء اللہ رسائی نہیں ہوتی۔ لہذا غیر تحقیقی مضامین کی صورت میں بہت سی اغلاط اور غلط تصورات، مسلسل آگے پھیل جاتے ہیں۔

جدید ذرائع کے باوجود علم کی طلب رکھنے والوں کی کتب، متون، حواشی، شروح، امہات الکتب، علم کے اصل مصادر، ماخذ اور منابع تک رسائی نہیں ہے کیونکہ محنت کا کلچر ختم ہوتا جا رہا ہے۔اصل ماخذ سے مطالعہ کرنے کا ذوق ختم ہو چکا ہے، بس کمپیوٹر ON کیا اور علم کی تلاش شروع کر دی۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں کتابوں کی خریداری اور ان کو پڑھنا باقی نہیں رہا۔ ماضی میں ہمارے اکابر اور بزرگوں کا کلچر بنیادی کتب کا مطالعہ کرنا، اصل مصادر کو دیکھنا، ایک ایک مسئلے کے لیے سینکڑوں کتب کو کھنگالنا تھا۔ افسوس اب یہ کلچر ختم ہو چکا ہے جس کے ذریعے ہمیں نسل در نسل علم منتقل ہوا۔

ہمارے اسلاف ساری ساری رات مطالعہ کرتے، علم کے حصول کے لئے سفر کرتے تصنیف و تالیف کرتے اور پڑھاتے تھے۔علم کے حصول کے لئے محنت کے اس کلچر کو دوبارہ زندہ کرنا ہوگا۔ عالم اسلام اور مغربی دنیا میں رہنے والے طلباء و طالبات، علماء، اساتذہ، متعلقین، تشنگانِ علم اور طالبانِ علم کو جھنجھوڑا جائے اور ان میں علم کے کلچر کو دوبارہ زندہ کرنے کا احساس پیدا کیا جائے تا کہ ہم اپنی بنیاد سے اپنے تعلق کو مضبوط و مستحکم کرتے ہوئے دنیا کی امامت و قیادت کے فریضہ کو نبھانے کے قابل ہوسکیں۔

''مجالس العلم'' کے عنوان سے آغاز کردہ اس سلسلہ میں تعارفی موضوعات کے علاوہ اصول العقیدہ، اصول التفسیر، اصول الحدیث، اصول الفقہ، اصول الادب وتربیہ، الفقہ الحنفی (الادلة الشرعیه) اور دیگر کئی موضوعات کو تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں حضور نبی اکرم ﷺ اور ائمہ اکابرین کی سنت کی اتباع میں مجالس العلم میں عام و خاص ہر دو طبقہ کے علمی و فکری استفادہ کے لیے موضوعات بیان کئے جائیں گے''۔

شیخ الاسلام کے مرتب کردہ فروغ امن اور انسداد دہشت گردی کے امن نصاب کی لندن میں تقریب رونمائی

دہشت گردی، انتہا پسندی کے خاتمے، امن اور بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے مرتب کیے گئے امن نصاب کی تقریب رونمائی 23 جون کو ویسٹ منسٹر ہال لندن میں ہوئی۔۔تقریب میں برطانیہ کے پارلیمنٹیرینز، سیاسی وسماجی تنظیموں کے رہنماء، قانون نافذ کرنے والے اداروں، پالیسی ساز اداروں، کالجوں اور یونیورسٹی کے نمائندگان، انٹرفیتھ ریلیشنز کے راہنماؤں، عوامی تحریک اور تحریک منہاج القرآن کی یورپی تنظیموں کے عہدیداران اور پاکستانی کمیونٹی سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات نے شرکت کی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس تقریب سے خصوصی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ

''دہشت گردی اور انتہا پسندی ایک عالمی برائی ہے، اسے صرف بندوق کے زور پر ختم نہیں کیا جا سکتا، اس کیلئے نوجوان نسل کی فکری اصلاح اور ہر سطح پر پڑھائے جانیوالے نصاب کی ایک ایک سطر پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے پرعزم، درد مند اور محبِّ وطن قیادت کی ضرورت ہے۔ پاکستان عوامی تحریک اور منہاج القرآن انٹرنیشنل دہشت گردی کے خاتمے اور عالمی امن کے پائیدار قیام کیلئے ہر سطح پر جدوجہد کر رہی ہے۔ دہشت گردی کے خلاف 600 صفحات پر مشتمل فتویٰ کے بعد امن نصاب کی تیاری اسی جدوجہد کا حصہ ہے۔

فروغ امن اور انسانیت کو قتل و غارت گری سے بچانے کے لیے میں نے چند سال قبل چھ سو صفحات پر مشتمل جامع تحریری فتویٰ جاری کیا تھا، مگر اس کے بعد عالمی برادری سمیت تمام اسلامی ممالک نے کبھی کوشش نہیں کی کہ نوجوانوں کو ایسا جامع نصاب مہیا کیا جائے جس کے ذریعے وہ نام نہاد جہادیوں کے فکری حملوں سے محفوظ ہوسکیں۔ نصاب مدرسہ کا

ہو یا سکول کا۔۔۔ کالج کا یا یونیورسٹی کا۔۔۔ افسوس کسی سطح کے نصاب میں امن نام کا کوئی باب شامل نہیں ہے۔ جہاد کیا ہے اور فساد کیا ہے؟ اس پر بھی کوئی وضاحت نہیں ہے۔۔۔ انسانیت سے محبت، عدم تشدد، اور برداشت پر کوئی باب نہیں ہے۔۔۔ جھگڑے اختلافات ہوں تو پر امن طریقے سے حل کیسے کریں؟ اس پر کوئی باب نہیں ہے۔۔۔ اسی طرح غیر مسلموں کے حقوق پر کوئی باب نہیں ہے۔۔۔ قتل و غارت گری اور دہشتگردی کی مذمت پر کوئی باب نہیں ہے۔۔۔

لہذا اسی ضرورت کے پیش نظر میں نے 25 کتابوں پر مشتمل درج ذیل امن نصاب کو انگلش، اردو اور عربی زبانوں میں تشکیل دیا ہے۔ یہ نصاب اس قدر جامع اور مضبوط بنیادوں پر قائم ہے کہ دنیا بھر کی علمی درسگاہوں میں اس نصاب کو نافذ کر کے نوجوان نسل کو نام نہاد جہادیوں کے حملوں کے خلاف علمی اسلحہ فراہم کیا جاسکتا ہے۔

☆ فروغِ اَمن اور اِنسدادِ دہشت گردی کا اِسلامی نصاب

(ریاستی سکیورٹی اِداروں کے افسروں اور جوانوں، ائمہ، خطباء اور علماء کرام، اَساتذہ، وکلاء اور دیگر دانشور طبقات، طلبہ و طالبات اور سول سوسائٹی کے جملہ طبقات کے لیے 6 کتب پر مشتمل یہ TextBooks اردو، انگریزی اور عربی زبان میں ہیں۔)

☆ درج بالا نصاب جن کتب سے پڑھایا جائے گا، ان کی تفصیل کچھ یوں ہے:

1. دہشت گردی اور فتنۂ خوارج (مبسوط تاریخی فتویٰ) 8. الجہاد الاکبر 9. اِسلام میں محبت اور عدمِ تشدّد

2. اسلام اور اہلِ کتاب (تعلیمات قرآن وسنت اور تصریحات ائمہ دین) 11. کتاب الجہاد

3. اَلْأَحْكَامُ الشَّرْعِيَّةُ فِي كَوْنِ الْإِسْلَامِ دِيْنًا لِخِدْمَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ (اِسلام اور خدمتِ اِنسانیت)

4. البیان فی رحمۃ المنان (رحمت الٰہی پر ایمان افروز احادیث مبارکہ کا مجموعہ)

5. الوفا فی رحمۃ النبی المصطفی ﷺ (جمیع خلق پر حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت وشفقت)

6. العطاء العمیم فی رحمۃ النبی العظیم ﷺ (رحمت مصطفیٰ ﷺ)

7. Fatwa on Terrorism and Suicide Bombings

8. Relations of Muslims and non-Muslims

9. Islam on Serving Humanity 19. Islam on Love & non-Violence

10. The Supreme Jihad 21. Peace, Integration and Human Rights

11. Islamic Spirituality & Modern Science (The Scientific Bases of Sufism)

12. Islam on Mercy and Compassion 24. Muhammad ﷺ : The Merciful

13. Muhammad ﷺ The Peacemaker

یہ کتب امن عالم کے لئے قرآن وحدیث سے مزین کی گئی ہیں۔ ان میں اسلام میں انسانیت کے تصور کو بیان کیا گیا ہے۔ ہمارے ہاں اداروں میں ان Subjects پر نہیں پڑھایا جاتا۔ انسانیت بطور مضمون نہیں پڑھائی جاتی۔ غیر مسلموں کے حقوق، جہاد کا حقیقی تصور بطور Subject نصاب میں شامل نہیں ہے۔

دہشتگرد تنظیمیں ان ممالک اور معاشروں میں آسانی سے پروان چڑھتے ہیں جہاں سیاسی و معاشی عدم استحکام ہو، ناانصافی اور استحصال ہو۔ جہاد کے نام پر بے گناہوں کا خون بہانے والے دہشتگرد اسلام کو بدنام اور امت مسلمہ کو کمزور اور تقسیم کررہے ہیں۔ اپنے نفس کے خلاف لڑنے اور حیوانی خواہشات پر غلبہ پانے کو افضل جہاد کہا گیا ہے۔ جہاد کیلئے یا دفاع کیلئے ہتھیار اٹھانے کی اجازت دینا صرف قانونی وجود رکھنے والی ریاست کا اختیار اور استحقاق ہے۔ کسی سنگل فرد یا نامعلوم تنظیم کو ہتھیار اٹھانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ یہ تعلیم قرآن اور پیغمبر اسلام ﷺ کی ہے اور دین اسلام میں ان سے بڑی اتھارٹیز اور کوئی نہیں۔

انٹرنیٹ پر اور برطانوی اور دیگر معاشروں میں نوجوانوں کے انتہا پسند بننے کا مسئلہ شدت کے ساتھ موجود ہے، اس مسئلے کو اسلام کی درست تعلیمات کے فروغ ہی سے شکست دی جاسکتی ہے۔ داعش جیسے گروپوں کی ریکروٹنگ کو جوابی امن مہم سے روکنا ہوگا۔ داعش یا کسی دوسرے دہشت گرد انتہا پسند گروپ کی سرگرمیاں خواہ خدا کے نام پر ہوتی ہوں یا مذہب کے نام پر یا تشدد سے کسی بھی قسم کی اسلامی ریاست کے قیام کے ذریعے، دہشت گردی کی یہ تمام سرگرمیاں قرآن اور اسلام کی تعلیمات کے صریحاً خلاف ہیں۔ یہ لوگ اپنے ایجنڈے کے مطابق اسلامی تعلیمات کو مسخ کررہے ہیں، اس لئے انہیں ہر حال میں شکست دینا ہوگی۔ ان گمراہ لوگوں میں شمولیت اختیار کرنے کے لئے نوجوان اپنے عیش و آرام کی زندگی کو اس لئے چھوڑ رہے ہیں، کیونکہ ان کے سامنے اسلام کی حقیقی تعلیمات پیش نہیں کی گئیں‘‘۔

اس تقریب رونمائی سے سعیدہ وارثی، خالد محمود (MP)، ڈاکٹر کرامت چیمہ، علامہ نثار بیگ قادری، بریگیڈیئر پال ہارکنز، بیرسٹر فیض الاقطاب، شیخ محمد سعید، قاری محمد عاصم MBE، ڈاکٹر اقتدار چیمہ، عاصم رشید اور ڈاکٹر زاہد اقبال نے اظہار خیال کرتے ہوئے اس امن نصاب کو سراہا اور اسے وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیا۔

☆ **بریگیڈیئر پال ہارکنز:** دہشت گردی اور خودکش حملوں پر جاری کئے گئے فتوی اور اسلام کے تصور رحم و سلامتی اور رواداری پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خصوصی تحریر کو وصول کرنا اپنے لئے بڑی خوش نصیبی سمجھتا ہوں۔ ان کی آمد ہم میں سے ان لوگوں کے لئے حیرت کی بات نہیں جو ڈاکٹر طاہرالقادری کے امن اور دہشت گردی کے خلاف کی گئی شبانہ روز جدوجہد اور اس سلسلے میں نصاب امن کے مرتب کرنے اور اس پر پوری توجہ مرکوز کرنے سے پہلے سے آگاہ ہیں۔ یہ ایک ایسا انتہائی متاثر کن تخلیقی کام ہے جس کی رہنمائی عالم اسلام کے ایسے نامور سکالر نے سرانجام دی ہے جو اسلامی لاء پر اتھارٹی کا درجہ رکھتے ہیں۔

میں یہاں اپنی موجودگی کو باعث فخر سمجھتا ہوں میں اس موقع پر ڈاکٹر طاہرالقادری کے خودکش حملوں اور دہشت گردی پر لکھے گئے فتویٰ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس کتاب کا بیانیہ ڈاکٹر طاہرالقادری کی وہ عالمانہ اور استدلالی گرفت ہے جو ایک خودکش حملہ آور بے گناہ لوگوں کو قتل کرنے کے جواز میں پیش کرتے ہیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے تفصیل کے ساتھ اس سارے ظالمانہ عمل کی تحقیق کرکے اس امر کو روز روشن کی طرح عیاں کردیا ہے کہ سفاکانہ قتل و غارت گری اور بے گناہ لوگوں کو رنج والم سے دوچار کرنا کبھی بھی حق کی آواز کو ختم نہیں کرسکتا اور ڈاکٹر صاحب کا یہ نصابی کام ہر صورت ہمیں کامیابی کی منزل سے ہمکنار کرے گا۔

☆ **خالد محمود (MP UK):** آج کا دن میرے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ اس لئے اہم ہے کہ کسی نے تو غیر معمولی جرأت و دلیری سے اپنے غیر معمولی خصوصی علم و دانش کی بنیاد پر جس پر خود ان کا غیر متزلزل ایمان

ہے دنیا میں حق کی خاطر کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کی یہ دلیرانہ سوچ ہی مسلم سوسائٹی کے لئے پیروی کرنے کا صحیح رول ماڈل ہے۔ غیر یقینی کی فضا میں ایک ٹھوس حقیقت آپ کے سامنے موجود ہے جو چاہے اس پر عمل کرنے کے لئے ایک کشادہ راہ موجود ہے۔ جس کے لئے آپ لوگوں کو آمادہ عمل کر سکتے ہیں۔ اپنے بچوں کو سمجھانے کے لئے ہمیں خود ڈاکٹر قادری کے لائحہ عمل پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ میں ڈاکٹر طاہرالقادری کا شکر گزار ہوں کیونکہ یہی وہ حقیقی دینی راہ ہے جس پر ہماری نوجوان نسل کو چلنے کی ضرورت ہے۔

☆ شیخ زینل آفتاب صدیقی (پرنسپل سیوطی انسٹی ٹیوٹ آف لرننگ): شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا یہ سلیبس اگر عملی طور پر نافذ کر دیا جائے تو نچلی سطح سے لے کر لیڈرشپ کی سطح تک دونوں کے لئے بیک وقت مامونیت کا ایک اہم ترین ذریعہ ہے۔ اس سلیبس کے مندرجات نے ہمیں ایک طرح کے تعمیر نو اور غور و خوض کرنے کے عمل سے متعلق کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کے ذریعے ہم ایک تازہ ہوا کے جھونکے میں سانس لینے کے قابل ہوئے ہیں اور یقیناً منہاج القرآن کی وساطت سے بطور ایک آزاد ادارے کے ہم اپنی لیڈرشپ میں اس سلیبس کو متعارف کروائیں گے۔ اس موقع پر میں منہاج القرآن کو مبارکباد دیتا ہوں اور بلاشبہ ان ساری کوششوں کا سہرا حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے سر سجتا ہے۔

☆ علامہ نثار بیگ قادری (سینئر لیڈر جماعت اہل سنت UK): ہم اس ملک میں گذشتہ 50 سال سے مقیم ہیں۔ یہاں ہماری بہت سے مساجد اور اسلامی سنٹر ہیں لیکن بدقسمتی سے مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتی کہ ان پچاس سالوں میں ہم اپنی ان مساجد اور اسلامی سینٹر میں اپنے اساتذہ اور بچوں تک کو بھی ایک جدید تقاضوں کا حامل متوازن سلیبس اور کورس متعارف نہیں کروا سکے۔ ہم تو اپنی ان مساجد اور اسلامی سینٹرز میں وہی پرانا کورس پڑھا رہے ہیں جو پچاس سال قبل یہاں آتے ہوئے اپنے ساتھ لائے تھے مثلاً قرآن کی قرات سکھانے یا اسلام کے متعلق بنیادی تعلیم اور معلومات۔ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے نہ صرف ایسے سلیبس کے بارے میں سوچا اور ارادہ کیا بلکہ ایسا کر کے بھی دکھا دیا۔ میں اور یہ تمام ائمہ مساجد اور مسلم سکالرز آپ پر فخر کرتے ہیں کہ آپ نے یہ سب کچھ ہمارے لئے سرانجام دیا اور اعلان کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ رمضان المبارک کے بعد تمام مساجد اور اسلامی سینٹر میں یہ سلیبس رائج کر دیا جائے گا۔

☆ شیخ محمد سعید (لیکچرار اسلامک سٹڈیز لندن): ہم میں سے ہر ایک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے اس مجاہدانہ، دلیرانہ اور متاثر کن کام کرنے پر نہ صرف تعریف کرتا ہے بلکہ سپاس گزار بھی ہے۔ آج کے ان مشکل ترین حالات میں ایسے ہی مرد کامل اسلامی اسکالر کی ضرورت تھی۔ نوجوان نسل کی دینی تربیت اور ان عام لوگوں کے لئے جو اسلام کی مبادیات سے ناواقف ہیں بلاشبہ یہ سلیبس ایک عظیم کاوش ہے۔

☆ ڈاکٹر اقتدار چیمہ (ماہر تعلیم و تجزیہ کار): آپ ہمارے لئے مینارہ نور ہیں۔ آپ نے اپنی شبانہ روز محققانہ مجددانہ جدوجہد سے اسلام کو مستقبل میں درپیش مسائل سے نبرد آزما ہونے کا حوصلہ دیا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے مرتب کردہ اس امن نصاب کو برطانیہ بھر میں خوب پذیرائی حاصل ہوئی۔ بی بی سی، CNN سمیت تمام عالمی میڈیا نے اسے ایک اہم تقریب کے طور پر نشر کیا اور فروغ امن کے لئے اسے اہم ترین قدم قرار دیا۔ اس امن نصاب کی برطانیہ کے سینکڑوں امام مساجد اور مسلم تنظیمیں توثیق کر چکی ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ مذہبی علماء اور والدین اپنی ذمے داری کا احساس کریں اور اپنے بچوں کو انتہاء پسندی اور دہشت گردی کے خلاف جوابی دلائل سے روشناس کرائیں، جس کی تفصیل اس امن نصاب میں شامل ہے تاکہ مسلم نوجوانوں کو دہشت گردوں اور انتہاء پسندوں کے آلہ کار بننے کے عمل کو روکا جاسکے۔

فروغ امن اور انسداد دہشت گردی کے

اسلامی نصاب کی اسلام آباد میں تقریب رونمائی

معاشرے سے انتہاء پسندی اور دہشت گردی کے خاتمہ اور معاشرہ کو امن و سلامتی، تحمل و برداشت، رواداری اور ہم آہنگی کا گہوارہ بنانے کی غرض سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے اسلامی نصاب برائے فروغ امن و انسداد دہشت گردی کی تقریب رونمائی لندن کے بعد پاکستان میں میریٹ ہوٹل اسلام آباد میں 29 جولائی 2015ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں ماہرین تعلیم، سیاست دان، سول سوسائٹی کے ممبران، کالجوں، یونیورسٹی کے نمائندگان، انٹرفیتھ ریلیشنز کے راہنماؤں اور جملہ طبقات زندگی کے نمایاں افراد نے شرکت کی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے فروغ امن اور انسداد دہشت گردی کے خلاف امن نصاب کی تقریب رونمائی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ

''آج ہم دہشت گردوں کے قلع قمع کی بات تو کرتے ہیں مگر یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کو دہشت گرد بنایا کیسے گیا؟ دہشت گردی تن آور درخت کی شکل کیسے اختیار کرگئی؟ اس موضوع کو Discuss ہی نہیں کیا جاتا حالانکہ اصل ذمہ دار وہ ہیں جو بیج بوکر درخت تیار کرتے ہیں، ان کے خاتمے کے لئے بھی جنگ کرنی ہوگی۔ یہ جنگ بھی پاک فوج لڑے گی، اس لئے کہ اس ملک کی نام نہاد قیادت کو صرف اور صرف اپنے سیاسی مفادات عزیز ہیں اور وہ اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے دہشت گردی کے بیج بونے والوں کے خلاف کبھی ایکشن لے ہی نہیں سکتے۔ یاد رہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے ذریعے ہم کسی اور کی نہیں بلکہ اپنی بقاء کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

دہشت گردی کے خلاف اور فروغ امن کے حوالے سے تعلیمی اداراں اور مدرسوں کا کردار بھی سوالیہ نشان ہے۔ میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ ہمارے تعلیمی اداروں کے نصاب میں شروع سے لے کر آخر تک امن کے موضوع پر پڑھایا ہی نہیں جاتا اور نہ دہشت گردی کے خلاف پڑھایا جاتا ہے۔ اس نصاب کو ترتیب دینے کی ایک بڑی وجہ یہی تھی کہ تعلیمی اداروں کے نصاب میں انقلابی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے نصاب میں معاشرتی و سماجی انصاف کو بھی بطور مضمون پڑھانا ہوگا۔

یہاں 20 نکاتی نیشنل ایکشن پلان بنایا گیا مگر افسوس اس کو ابھی تک اسمبلی سے منظور کروا کر قانونی حیثیت نہیں دی گئی۔ ان 20 نکات میں سے اسمبلی میں صرف فوجی عدالتوں کو منظور کیا گیا۔ بقیہ 19 نکات پر ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا۔ غیر ملکی فنڈنگ ابھی تک ہورہی ہے اور تمام کالعدم تنظیمات ابھی تک قائم ہیں۔ ہمیں دہشت گردوں کے وسائل کو روکنا ہوگا اور غیر ملکی فنڈنگ کا سدباب کرنا ہوگا۔ دہشت گردی کی جنگ اور قومی ایکشن پلان کے حوالے حکومتی غیر سنجیدگی افسوس ناک ہے، حکومت اپنے رویے سے ظاہر کر رہی ہے کہ جیسے یہ جنگ صرف فوج کی ہے۔ فوجی آپریشن دہشت گردی کے خاتمے کا محض ایک پہلو ہے جب تک سیاسی، سماجی اور معاشی سطح پر انصاف نہیں ہوگا، یہ جنگ جیتی نہیں جاسکتی۔

اس ملک میں ایک ضرب عضب اور بھی چاہئے جو معاشی و سیاسی انصاف دے سکے۔ جب تک سکولوں،

کالجوں، مدرسوں کا ماحول امن دوست نہیں ہوگا، معاشی، سیاسی سماجی نا انصافی کا خاتمہ نہیں ہوسکتا۔ تعلیم، صحت، روزگار کی بنیادی سہولتیں نہیں ملیں گی، سوشل اور لیگل جسٹس نہیں ملے گا تو ردعمل میں انتہا پسندی اور دہشت گردی فروغ پائے گی۔

اس موقع پر شیخ الاسلام نے اس اسلامی نصاب کی جزئیات تک کا تفصیلی تعارف کرواتے ہوئے فرمایا کہ میری تمام مقتدر اداروں سے گزارش ہے کہ اس اسلامی نصاب کو کالجز اور یونیورسٹیز میں پڑھایا جائے۔ اس کے لئے کورسز بنائے جائیں یہاں تک کہ اگر اس نصاب کو پڑھانے کے لئے ان کتب سے میرا نام بھی مٹانا چاہیں تو مٹادیں، اس پر اپنا نام لکھ دیں، اپنے مدرسے کا نام لکھ دیں مگر وقت کی ضرورت کے پیش نظر اسے نصاب کا حصہ بہر طور بنائیں۔ یہ 25 کتب ہیں ان میں سے جو مرضی لے لیں مگر خدارا بالعموم مسلمانوں اور بالخصوص پاکستانیوں کے نظریات و عقائد میں سے انتہا پسندی کو نکالا جائے۔ ہم اپنے من گھڑت مذہب سے تائب ہوں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کو اپنائیں۔ خدا کے لئے علماء کرام اسلام اور ملک کی بہتری کے لئے یہ آواز بلند کریں اور اس نصاب کو پڑھائیں۔ ان شاء اللہ علم اور حق کی فتح ہوگی، ظلم اور جبر کی شکست ہوگی‘‘۔

شیخ الاسلام کے اس خصوصی خطاب کے بعد مہمان گرامی میں سے چند احباب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا:

☆ محترم ایئر مارشل (ر) شاہد لطیف نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اس نصاب کو فروغ امن کی ترویج کے لئے تیار کیا۔ یہ کام جو حکومت پاکستان کو کرنا چاہئے تھا وہ ڈاکٹر صاحب نے کردیا۔ حکومت یہ کام صرف باتوں کی حد تک کرتی ہے جبکہ ڈاکٹر صاحب نے پریکٹیکل طور پر کرکے دکھادیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اسلام کی اصل تعلیمات سے ہمیں روشناس کرایا اور عملاً اسلام کا پرچار اس نصاب کے ذریعے کیا۔ قرآن و حدیث سے مزین ان کتب کو نصاب میں شامل کرنا چاہئے۔ یہ کسی ایک شخص، معاشرے یا ملک کا نہیں بلکہ دنیا کا مسئلہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب اس کے حل کے لئے نکلے ہیں، یہ بڑا جہاد ہے۔ اس نصاب کے ذریعے ہمارا دنیا میں نام بلند ہوگا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ آگے بڑھنے کے لئے اس نصاب سے عملی رہنمائی لیں۔ فروغ امن اور انسداد دہشت گردی کے لئے عملی طور پر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری صاحب جو خدمات دے رہے ہیں حکومت کو چاہئے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے۔

☆ محترم رحمٰن ملک (سینیٹر پاکستان پیپلز پارٹی) نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گرد نہ صرف پاکستان بلکہ پوری امت کے دشمن ہیں۔ میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری صاحب کو انسداد دہشت گردی کے نصاب کو پیش کرنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ آپ واحد پاکستانی ہیں جنہوں نے ملک کو اس حوالے سے Educate کیا۔ آپ واحد لیڈر ہیں جنہوں نے دہشت گردی کے خلاف نصاب دیا۔ میں سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہوں اور بطور سینیٹر حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اگر اپنے جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ شائع ہوسکتی ہے تو ماڈل ٹاؤن کے شہداء کی رپورٹ کو بھی شائع کریں۔ میں سینٹ میں اس رپورٹ کو شائع کروانے کے لئے اور اس امن نصاب کو سرکاری سطح پر نافذ کرنے کے حوالے سے بھی سینٹ میں آواز اٹھاؤں گا۔

☆ محترم جہانگیر اشرف قاضی نے کہا کہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری صاحب کی کتب پر بحث و مباحثہ کا آغاز ہونا

چاہئے۔ یہ ایک عظیم اقدام ہے۔ آپ نے اس سے ملک کی خدمت کی ہے۔ آج آپ کی باتوں سے ہمیں بہت سبق ملا۔ ہم نے دہشت گردوں کا خاتمہ کرنا ہے تو پہلے دہشت گردوں کو جاننا ہوگا کہ وہ کون ہیں اور ان کی معاونت کرنے والے کون ہیں؟ آپ ایک صاحب علم شخصیت ہیں۔ امن نصاب ان کی بہت بڑی اسلامی و قومی خدمت ہے۔ میں ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب سے کہوں گا کہ وہ دہشت گردی کی ایسی تعریف کا ڈرافٹ تیار کریں جو اقوام متحدہ کیلئے بھی قابل قبول اور قابل عمل ہو، پوری دنیا دہشت گردی کے مسئلے سے دوچار ہے مگر اس کی کوئی ایک متفقہ تعریف نہیں ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کو یہ عظیم کام کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

☆ محترم مفتی عبدالقوی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے فروغ امن اور انسداد دہشت گردی کے لئے نصاب پیش کیا۔ انہوں نے نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں اس فریضے کو سرانجام دیا ہے جس کی ذمہ داری علماء کرام پر دینی، علمی اور قرآن و سنت کے حوالے سے فرض تھی۔ میرے زیر اختیار 500 مدارس ہیں۔ ان مدارس میں اس نصاب کو پڑھایا جائے گا۔ شیخ الاسلام آپ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں، ہمارے ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہیں۔ آج میں پیغام دینا چاہتا ہوں کہ خوارج کے خلاف جنگ میں آپ ہمارے مولا ہیں۔

☆ محترم صاحبزادہ قمر سلطان احمد نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اس کاوش پر شیخ الاسلام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ صرف پاکستان نہیں پوری امت کا فریضہ تھا جو انہوں نے سرانجام دیا۔ ائمہ اور واعظوں کے لئے جس طرح حضرت شاہ ولی اللہؒ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ نے خدمات پیش کیں اس طرح ڈاکٹر صاحب نے نصاب کے ذریعے خدمات پیش کیں۔

☆ کرسچن سٹڈی سینٹر کی راہنما مسز جینفر نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب نے جو نصاب پیش کیا اس میں امن اور انسانیت کے لئے درس دیا گیا ہے۔ نصاب کے ذریعے لوگوں کے نظریات کو بدلا اور اس سے سوسائٹی کے اندر تبدیلیاں لائی جاسکتی ہیں۔ غیر مسلموں کے بارے میں اسلام کے صحیح نظریات کو پیش کرنے پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اس سے بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ ملے گا۔

☆ محترم علامہ راجہ ناصر عباس (سربراہ مجلس وحدت المسلمین) نے کہا کہ آپریشن ضرب عضب آئینی اور شرعی ہے۔ امن کے دشمنوں اور ناانصافی کے خلاف جہاد ضروری ہے۔ ان کا مقابلہ نہ صرف جنگ کرکے بلکہ نظریاتی طور پر بھی کرنا ہوگا۔ ان کی فکری بنیادوں کو ختم کرنا ہوگا۔ اس کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اسلامی نصاب کی صورت میں عظیم کام کیا۔ یہ نصاب فتح الباب ہے، یہ آواز الحق ہے۔ اسے سننا بھی چاہئے اور عمل بھی کرنا چاہئے۔ ہمارا تعلیمی نصاب ایسا ہو جو محبت اور امن لے کر آئے۔ شیخ الاسلام کو اس نصاب کو پیش کرنے پر بہت بہت مبارک ہو۔ آئیڈیالوجی کے محاذ پر امن نصاب دے کر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے جہاد کیا ہے۔

☆ معروف تجزیہ نگار محترم فواد چوہدری نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کو دو فتنوں سے خطرہ ہے ایک خطرہ اسلام کے اندر ہے اور ایک خطرہ اسلام کو باہر سے ہے۔ شیخ الاسلام کا یہ نصاب اسلام کے اندر فتنے کرنے والوں کے خاتمے کی بات کرتا ہے۔ ہمارے فوجی نوجوان شہید ہوتے ہیں، ادھر سے اللہ اکبر اور ادھر سے بھی وہی نعرہ لگ رہا ہے۔ حقیقت میں شہید کون ہے؟ اس کی نشاندہی میں یہ نصاب بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اقبال نے فرمایا تھا:

املاک بھی اولاد بھی جاگیر بھی فتنہ اللہ سے کرے دور تو تعلیم بھی فتنہ

ناحق کیلئے اٹھے تو شمشیر بھی فتنہ شمشیر ہی کیا نعرہ تکبیر بھی فتنہ

ان اشعار میں جو فلسفہ اقبال نے پیش کیا ڈاکٹر صاحب نے وہی فلسفہ اس اسلامی نصاب کے ذریعے بیان کیا ہے۔ یہ نصاب بنیادی طور پر ان اشعار کو آگے بڑھاتا ہے۔ اس کی بہت ضرورت تھی۔ 30 لاکھ بچے یہاں مدرسوں میں پڑھ رہے ہیں جب تک ان بچوں کو صحیح اسلام نہیں سکھایا جاتا اس وقت تک دہشتگردی کے عناصر پیدا ہوتے رہیں گے، اس کے لئے دہشت گردوں اور انتہاء پسندوں کو جڑ سے ختم کرنا ہوگا۔ اگر عالم اسلام میں کسی نے اس بنیادی بات کی طرف متوجہ کیا ہے تو وہ ڈاکٹر صاحب ہی کی شخصیت ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فتح حق، علم اور ڈاکٹر طاہرالقادری کی ہوگی۔

مہمانان گرامی کے اظہار خیال کے بعد شیخ الاسلام نے جملہ مقررین اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور ان کے نیک جذبات کو سراہتے ہوئے دعاؤں سے نوازا۔

منہاج القرآن علماء کونسل اور منہاجینز کے زیر اہتمام

نصاب امن علماء کنونشن

منہاج القرآن علماء کونسل اور منہاجینز کے زیر اہتمام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے مرتب کردہ فروغ امن اور انسداد دہشت گردی کے اسلامی نصاب کے سلسلہ میں مورخہ 30 جولائی بروز جمعرات عظیم الشان نصاب امن علماء کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں پاکستان کے نامور و جید علماء کرام سمیت ایک ہزار سے زائد علماء کرام اور منہاجینز نے شرکت کی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس کنونشن کو اسلامی نصاب کے حوالے سے تربیتی ورکشاپ قرار دیا۔ آپ نے انسداد دہشتگردی اور فروغ امن کے نصاب کے حوالے سے خصوصی لیکچر دیتے ہوئے فرمایا کہ

''دہشتگردی کے خاتمہ کیلئے آپریشن ضرب عضب کی طرح ہم نے ''ضرب علم'' کا آغاز کر دیا ہے۔ انتہاء پسندی کے خاتمہ، امن اور رواداری کے فروغ کے حوالے سے علمائے کرام کا کردار مرکزی ہے۔ فوجی آپریشن کی 100 فیصد کامیابی اسی صورت ممکن ہے جب علمی، سیاسی، سماجی سطح پر عوامی شعور اجاگر ہوگا۔ دہشتگرد ان علاقوں اور ممالک میں قوت پکڑتے ہیں جہاں ناانصافی، سیاسی، سماجی استحصال اور قرآن وسنت، آئین و قانون کی غلط تشریح ہوتی ہے اور اس علمی بد یانتی پر کوئی ردعمل دینے والا نہیں ہوتا یا مصلحتاً خاموشی اختیار کی جاتی ہے۔ تحریک منہاج القرآن نے تاریخ عالم میں پہلی بار فروغ امن کیلئے نصاب تیار کیا ہے۔ اس نصاب میں شامل کتب ہر طبقہ کے افراد کے مطالعہ کیلئے مفید ہیں۔ امن کے فروغ کے نصاب کا مسلک اور مسلکی اختلاف سے دور دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ یہ عالم اسلام کے ہر فرد اور پوری انسانیت کے مفاد میں مرتب کیا گیا ہے۔ علمی و تحقیقی سطح پر جو خلاء تھا ہم نے اسے پر کرنے کی پرخلوص کوشش کی ہے۔

نسلوں کو انتہا پسندی اور فتنہ خوارج سے بچانا علماء کی سب سے زیادہ ذمہ داری ہے۔ دہشت گرد اور انکے گروپس نام بدل بدل کر کرہ ارض پر فساد پھیلا رہے ہیں اور اختلاف کرنے والوں کو واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ ایسے عناصر خود واجب القتل ہیں۔ مدرسوں، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی کے طلباء، اساتذہ انسداد دہشتگردی کے نصاب کو اپنے مطالعہ کا حصہ بنائیں۔ بالخصوص علماء آئندہ نسلوں کو اس فتنہ سے بچانے اور پاکستان کی بقاء کیلئے اپنا کردار ادا کریں''۔

علماء کرام اور منہاجینز کی اس تربیتی ورکشاپ میں شیخ الاسلام نے اسلامی نصاب کے تعارف اور اس کی اہمیت پر

تفصیلی روشنی ڈالی۔ شیخ الاسلام کے اظہار خیال کے بعد درج ذیل جید علماء کرام نے تمام شرکاء کی نمائندگی کرتے ہوئے اس عظیم کاوش پر شیخ الاسلام کو خراج تحسین پیش کیا:

☆ محترم علامہ شہزاد احمد مجددی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اس نصاب کی افادیت اپنی جگہ مسلّم ہے۔ اس کا اطلاق اس سے بھی زیادہ ضروری و اہم ہے۔ یہ تجدیدی و تاریخی اور عظیم کام ہے۔ ہمیشہ مردانِ خدا ایسے کام کرتے رہے ہیں۔ ہر دور میں تصوف ہی خارجیت کا رد رہا ہے۔ صوفیاء کرام خارجیت کے عملی رد کے لئے میدان میں آئے تھے۔ جوں جوں یہ میخانے بند ہوتے گئے تو نئے نئے ادارے کھل گئے اور انہوں نے ہماری سمت بدلنے کی کوشش کی۔ ہمیں اپنے نظام تصوف کے احیاء کے لئے عملاً کام کرنا ہوگا۔ برصغیر پاک و ہند میں اسلام مسجد سے نہیں بلکہ خانقاہ سے پھیلا تھا۔ اس نصاب کو صرف مسجد تک نہیں بلکہ خانقاہ تک بھی پھیلایا جائے۔ اس لئے کہ یہ اسلاف کی روایت ہے۔ یہ اعزاز ہمیں اللہ نے عطا کیا کہ ہم نے اس دور کے سب سے بڑے مرض کی تشخیص کی۔ اس نصاب پر آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اس مرض کی تشخیص کرلی ہے، ابھی عملی علاج باقی ہے۔ ان شاء اللہ اپنی منزل مقصود کو پائیں گے۔

☆ محترم علامہ سعید احمد فاروقی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ دور حاضر میں جو مرض بڑھتا جارہا ہے اس کی روک تھام کے لئے بیس کروڑ عوام کو ایک عظیم نصاب دیا۔ نصاب لکھنا مشکل کام ہے۔ آپ نے بڑی مشکل کو آسان بنادیا۔ یہ بشری طاقت نہیں، اس لئے کہ ایک صفحہ لکھا جائے تو ہماری صلاحیتیں جواب دے جاتی ہیں جبکہ آپ سینکڑوں کتابوں کے مصنف ہیں۔ بے شک آپ پر گنبد خضریٰ کا فیضان ہے۔ ہم علماء و مشائخ کو چاہئے کہ مدارس، مساجد، خانقاہوں میں اس نصاب کا اجراء کریں۔ اس نصاب کو ہر طبقہ میں فروغ دینے کے لئے کانفرنسز کا انعقاد کریں۔ اس نصاب کو عام کرنا ہمارا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسے تمام عوام تک پہنچانے کے لئے اخلاص عطا کرے۔

☆ محترم مفتی عبدالقوی (دارالعلوم عبیدیہ ملتان) نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہ ہمارے لئے شیخ الاسلام فخر ہیں۔ دوسروں کے ہاں ہمیں کوئی ان جیسا نظر نہیں آتا۔ جتنی تصنیفات شیخ الاسلام نے دی ہیں دیگر تمام لوگ مل کر بھی یہ کام نہ کرسکے۔ اس صدی کے تمام علماء اپنے علم و تصنیفات، تلامذہ کے ساتھ ایک پلڑے میں ہیں تو دوسرے میں اکیلے شیخ الاسلام ہی کافی ہیں۔ جس نے توحید پر لکھا وہ نورِ عظمت رسالت ﷺ سے محروم ہوگیا۔ جس نے ادب رسالت ﷺ پر لکھا وہ توحید سے دور ہوگیا لیکن شیخ الاسلام نے متوازن و معتدل لکھا۔ اس کو شانِ مجددیت کہتے ہیں۔ تصوف کی تعلیمات کا درس دیتا ہوا آج اگر کوئی نظر آرہا ہے تو وہ شیخ الاسلام ہیں۔ نہ ان کی تحریر پر اور نہ ان کے عمل و کردار پر انگلی اٹھائی جاسکے۔ شیخ الاسلام کی کتب میں ہمارے لئے شہد ہے۔ ہمارے 500 دینی مدارس ہیں، ان شاء اللہ ان تمام دینی مدارس میں اس نصاب کو سبقاً پڑھایا جائے گا۔

☆ محترم پروفیسر عون محمد سعیدی (بہاولپور) نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ نصاب کے ذریعے آپ نے عظیم کام سرانجام دیا صرف یہ نہیں بلکہ ان کا ہر کام عظیم ہے۔ اللہ نے آپ کو پیدا ہی عظیم کاموں کے لئے ہے۔ اگر کسی عام شخص کو 100 زندگیاں بھی عطا کردی جائیں تو وہ ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ تحریکِ علم ہے اگر ہم اس نصاب کو فروغ دیں تو اس کے نتیجے میں وحدت پیدا ہوگی۔ اس وحدت سے حرکت ہوگی اور پھر مصطفوی انقلاب کا خواب شرمندۂ تعبیر

ہوگا۔ اللہ ہمیں ان کی قیادت میں منزل سے ہمکنار فرمائے۔ وہ لوگ جو اپنے ہوکر اپنوں کی مخالفت کرتے ہیں، عداوت کرتے ہیں ان کے لئے بھی امن کا نصاب بنایا جائے تاکہ اللہ انہیں بھی عقل وفہم اور ہدایت دے۔

؎ اک ایسا شجر محبت کا لگایا جائے   جس کا ہمسایوں کے آنگن میں بھی سایہ جائے

☆ علماء کرام کے اظہار خیال کے بعد شیخ الاسلام نے مختلف امور پر شرکاء کے سوالات کے تفصیلی جوابات مرحمت فرمائے۔ اسی تربیتی ورکشاپ کو علماء کرام نے بے حد سراہا اور آئندہ بھی اس طرح کی ورکشاپس کے انعقاد کو وقت کا تقاضا قرار دیا۔ اس عظیم کنونشن اور تربیتی ورکشاپ کا اختتام شیخ الاسلام کی خصوصی دعا سے ہوا۔

منہاج یونیورسٹی لاہور۔۔۔ کانووکیشن 2015ء

گذشتہ ماہ یکم اگست 2015ء کو منہاج یونیورسٹی کا عظیم الشان کانووکیشن منعقد ہوا۔ چیئرمین بورڈ آف گورنرز کی حیثیت سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس تقریب کی صدارت فرمائی۔ شیخ الاسلام کے ہمراہ بورڈ آف گورنرز کے وائس چیئرمین محترم ڈاکٹر حسین محی الدین القادری، وائس چانسلر محترم ڈاکٹر محمد اسلم غوری، محترم خرم نواز گنڈا پور اور یونیورسٹی کے دیگر پروفیسرز تشریف فرما تھے۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، رجسٹرار یونیورسٹی محترم کرنل (ر) محمد احمد، کنٹرولر امتحانات محترم ڈاکٹر شجاعت محمود خالد، محترم جاوید اقبال قادری، یونیورسٹی کی تمام فیکلٹیز کے سربراہان، ڈاکٹرز، پروفیسرز، اساتذہ کرام اور دیگر مہمانان گرامی بھی بطور خاص پروگرام میں شریک تھے۔ اس موقع پر منہاج یونیورسٹی سے فارغ التحصیل 770 گریجویٹس طلبہ اور طالبات کو ڈگریاں دی گئیں۔ 22 طلبہ کو گولڈ میڈل دیئے گئے۔ 200 طلبہ و طالبات کو رول آف آنر، 88 طلبہ وطالبات کو میرٹ سرٹیفکیٹس اور 2 کو پی ایچ ڈی کی ڈگری دی گئی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور دیگر مہمانان گرامی نے پی ایچ ڈی، ایم فل اور ماسٹرز کرنے والے طلبہ و طالبات میں ڈگریاں تقسیم کیں اور انہیں مبارکباد دی۔

منہاج یونیورسٹی کے سالانہ کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الاسلام نے فرمایا کہ ’’علم کو مذہب اور سیکولر ازم کے خانے میں بانٹ کر معاشرے کو تضادات اور فکری انتشار کے حوالے کر دیا گیا، ایسے نظام اور باطل فکر کو دفن کر دینگے جس نے ہمارے بچوں کے ہاتھ میں قلم کی بجائے بندوق دی اور دلوں میں محبت کی جگہ نفرت پیدا کی۔ آنے والا دورعلم، سچ کی بالادستی اور انتہائی رویوں کی شکست فاش کا دور ہے۔ تحریک منہاج القرآن نے دینی و جدید دنیاوی علوم کو یکجا کر کے انتہا پسندی سے پاک اور اعتدال پسند اسلامی معاشرہ کی تشکیل کی بنیاد رکھ دی۔ جدید عصری علوم سے آراستہ یونیورسٹی کا قیام میرا خواب تھا جو اللہ نے پورا کر دیا۔

سرسید احمد خان نے علی گڑھ یونیورسٹی کی بنیاد رکھ کر مسلم رہنماؤں کی ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ کھیپ تیار کی اور خوابیدہ اسلامیان برصغیر میں زندگی کی نئی لہر دوڑا دی اور پھر علی گڑھ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل طلباء نے فکری قیادت کا خلا پر کرتے ہوئے برصغیر کا نقشہ تبدیل کر کے رکھ دیا اور پاکستان کے قیام کے خواب کو عملی تعبیر دی۔ میں سمجھتا ہوں کہ تعمیر پاکستان کے اس اہم مرحلہ پر بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان ملک وقوم کی باگ ڈور سنبھالیں اور جہالت کے اندھیروں کو علم کی روشنی سے ختم کر دیں۔ میں اس کانووکیشن میں شریک قابل اور باصلاحیت طلبہ اور طالبات سے کہوں گا کہ بامقصد علم اور بامقصد زندگی کی طرف آئیں۔ ایسے علم کا کیا فائدہ جسے پڑھ کر انتہا پسندی، نفرت اور دنیا داری جمع کرنے کی سوچ غالب آ جائے۔ منہاج القرآن نے بامقصد تعلیم اور نوجوانوں کی کردار سازی پر ساری توانائیاں صرف کی ہیں۔ میں نے فروغ

امن اور انسداد دہشتگردی کے لئے حال ہی میں تفصیلی نصاب دیا ہے۔ نئی نسل کو انتہا پسندی اور فکری تنگ نظری کے اندھیروں سے نکالنا میری جدوجہد کا مرکزی نکتہ ہے''۔

اس موقع پر وائس چیئرمین محترم ڈاکٹر حسین محی الدین القادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''ہمارا مشن تعلیم برائے ترقی، تعلیم برائے شعور و آگہی اور تعلیم برائے خدمت ہے۔ ہم نے تعلیم کو کاروبار نہیں بننے دیا اور جدید اور بامقصد تعلیم کی فراہمی کیلئے جملہ وسائل اور صلاحتیں صرف کیں۔ ہم سوسائٹی کے ہر فرد کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ منہاج القرآن کے زیرِاہتمام چلنے والے ادارے بالخصوص یونیورسٹی کے مختلف ڈیپارٹمنٹس کا دورہ کریں۔ ہمیں یقین ہے اس دورہ کے بعد وہ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کا تعلیمی مستقبل ہمارے ہاتھوں میں محفوظ تصور کرینگے''۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا دورۂ یورپ

امن نصاب کی تعارفی تقریبات اور ورکرز کنونشنز میں خصوصی شرکت

پاکستان میں دہشت گردی و انتہاء پسندی کے سدباب کے لئے امن نصاب کی تقریب رونمائی کے بعد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ماہ اگست میں یورپ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ اس دوران آپ نے درج ذیل ممالک کا دورہ کیا اور وہاں امن نصاب کی تعارفی تقریبات اور دیگر پروگرامز میں خصوصی شرکت کی۔ ان ممالک کے دورہ کی رپورٹ نذرِ قارئین ہے:

☆ اٹلی

منہاج القرآن انٹرنیشنل اٹلی کے زیرِاہتمام 6 اگست 2015ء کو عظیم الشان ورکرز کنونشن منعقد ہوا، جس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خصوصی شرکت کی۔ کنونشن میں اٹلی سے منہاج القرآن انٹرنیشنل کے رفقا، کارکنان اور وابستگان نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل یورپ کے صدر محترم اعجاز احمد وڑائچ اور ناظم محترم محمد بلال اپل بھی شیخ الاسلام کے ہمراہ موجود تھے۔ تلاوتِ قرآنِ مجید اور نعتِ رسولِ مقبول ﷺ کے بعد منہاج القرآن اٹلی کے صدر محترم محمد اقبال چودھری نے معزز مہمانوں کے اعزاز میں استقبالیہ کلمات پیش کیے، اور محترم محمد افضال سیال نے منہاج القرآن انٹرنیشنل اٹلی کی کارکردگی رپورٹ پیش کی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ورکرز کنونشن کے شرکا سے خطاب کرتے ہوئے فروغِ امن اور انسدادِ دہشت گردی کے حوالے سے مرتب کردہ نصاب کا تعارف کرایا اور پوری دنیا میں خارجیت کے تعاقب کرنے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ دہشت گردی عالم اسلام ہی نہیں پوری انسانیت کیلئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ دہشت گردوں نے طاقت کے حصول اور مالی مفادات کی خاطر اسلام کو بدنام کیا۔ ہم اسلام کے دامن سے دہشت گردی کا دھبہ صاف کر کے اس کا اصل چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ امتِ مسلمہ کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ دہشت گردی کے قلع قمع کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔

☆ منہاج القرآن انٹرنیشنل نارتھ اٹلی بریشیاء کے زیرِاہتمام 8 اگست 2015ء کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اٹلی کے ورکرز سے ملاقات کی اور نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے کارکنان میں اعزازی اسناد تقسیم کیں۔ یہ تقریب بریشیاء کے ایک ہوٹل کے وسیع ہال میں منعقد ہوئی۔ جس میں منہاج القرآن انٹرنیشنل بریشیاء کے جملہ فورم جبکہ گردونواح سے رفقاء اور وابستگان کی کثیر تعداد نے بھی شرکت کی۔

شیخ الاسلام نے اپنی خصوصی گفتگو میں امن کے فروغ اور دہشت گردی کے خاتمے کے حوالے سے منہاج القرآن کی خدمات کا ذکر کیا اور نصاب امن کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی عالم اسلام ہی نہیں پوری انسانیت کیلئے بہت بڑا خطرہ ہے، دہشت گرد گروپوں نے طاقت کے حصول اور مالی مفادات کی خاطر اسلام کو بدنام کیا، دہشت گردوں کو قتل و غارت گری اور فساد برپا کرنے کیلئے اربوں روپے کے فنڈز دیئے جاتے ہیں جو بدقسمتی سے ابھی تک جاری ہیں۔ ذمہ داری سے کہتا ہوں دس یا بارہ سالہ مدرسے کی دینی تعلیم میں امن کے فروغ اور دہشت گردی کے خاتمے کا کوئی ایک باب بھی نہیں پڑھایا جاتا۔ جب تک سکولوں، کالجوں، مدرسوں کا ماحول امن دوست نہیں ہوگا، معاشی، سیاسی سماجی نا انصافی کا خاتمہ نہیں ہوگا، تعلیم، صحت، روزگار کی بنیادی سہولتیں نہیں ملیں گی، سوشل اور لیگل جسٹس نہیں ملے گا، ردعمل میں انتہا پسندی اور دہشت گردی فروغ پائے گی۔

اس موقع پر منہاج القرآن برٹش ایشیاء کے وہ اراکین جنہوں نے استقبال قائد سے لے کر انقلاب مارچ تک کی جدوجہد میں حصہ لیا، ان کو نشان منہاج اور اسناد سے نوازا گیا۔

☆ فرانس

اٹلی کے کامیاب دورہ کے بعد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری فرانس پہنچے۔ پاکستان عوامی تحریک فرانس کے زیراہتمام 20 اگست کو ورکرز کنونشن کا انعقاد کیا گیا جس میں شیخ الاسلام نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ پیرس کے مضافاتی علاقے درانسی کے خوبصورت ہال میں منعقدہ کنونشن پاکستان عوامی تحریک فرانس کے مرکزی، علاقائی عہدیداران اور کارکنان کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ پاکستان عوامی تحریک فرانس کے سیکرٹری جنرل محترم محمد نعیم چودھری نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے شیخ الاسلام کو خوش آمدید کہا اور فرانس آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے پاکستان کلچرل ایسوسی ایشن کے عہدیداران، فرنچ انتظامیہ اور مقامی میڈیا سمیت پاکستان عوامی تحریک فرانس کارکنان کا بھی شکریہ ادا کیا۔

پاکستان عوامی تحریک یورپ اور فرانس کے صدر محترم حاجی محمد اسلم چودھری نے چیئرمین پاکستان عوامی تحریک کو حالیہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے PAT میں شامل ہونے والوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرکاء کا پارٹی چیئرمین سے تعارف کروایا۔

PAT کی علاقائی تنظیمات کرائی، سارسل، کلیشی، گونساویل اور ویل لابل کے عہدیداران اور کارکنان کو شاندار خدمات پر اعزازی شیلڈز اور اسناد پیش کی گئیں۔ لاڑکانہ سے بھٹو خاندان کی محترمہ صوفیہ بھٹو نے پاکستان عوامی تحریک میں شمولیت اختیار کرتے ہوئے شیخ الاسلام کو اپنا فارم پیش کیا۔

شیخِ فرانس شیخ حسن شال گومی نے ورکر کنونشن میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری بلاشبہ عرب وعجم کے شیخ الاسلام ہیں۔ موجودہ پرفتن دور میں اہلِ اسلام کی درست سمت میں راہنمائی، امن کی تعلیمات اور اس مقصد کے لیے سینکڑوں کتب کی تصانیف انہیں شیخ الاسلام بناتی ہے۔

شیخ الاسلام نے ورکر کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فروغ امن اور انسداد دہشتگردی کے لئے مرتب کردہ 25 کتابوں پر مشتمل نصاب دہشتگردی اور انتہا پسندوں کی جہاد کے حوالے سے خود ساختہ اور گمراہ کن تعریف کو رد کرتا ہے۔ دہشت گردوں کی انسانیت سوز کاروائیاں کسی طور بھی جہاد نہیں ہیں۔ اسلام ایک پر امن مذہب ہے، جس میں کسی بھی

قسم کی دہشت گردی حرام ہے۔نئی نسل کو انتہا پسندی اور فکری تنگ نظری کے اندھیروں سے نکالنا میری جدوجہد کا مرکزی نکتہ ہے۔ پاکستان عوامی تحریک کے کارکنوں کو بھی میرا یہی پیغام ہے کہ وہ اسلام کے سائے میں امن کو فروغ دیں۔

☆ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے دورہ فرانس کے دوران پیرس میں 24 اگست کو مجلس شوریٰ منہاج القرآن یورپ، ممبر نیشنل ایگزیکٹو کونسل، پاکستان عوامی تحریک فرانس اور منہاج القرآن فرانس کی علاقائی تنظیمات کے سربراہان نے ان سے ملاقات کی۔جس کا مقصد پاکستان عوامی تحریک اور منہاج القرآن فرانس کی کوآرڈینیشن کو بہتر بنانا اور ان کی تنظیم نو کرنا تھا۔اس موقع پر شیخ الاسلام کا کہنا تھا کہ منہاج القرآن انٹرنیشنل کی مثال درخت کی سی ہے۔ پاکستان عوامی تحریک، منہاج ویلفیئر فاونڈیشن، منہاج پیس اینڈ اینٹی گریشن اور دیگر ذیلی ادارے اس درخت کی شاخیں ہیں۔ ہماری اولین ذمہ داری درخت کی آبیاری ہے۔منہاج القرآن انٹرنیشنل اسلام کا پرامن چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔

☆ نیدرلینڈز

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دورہ یورپ کے دوران 24 اگست کو فرانس سے نیدرلینڈز پہنچے جہاں منہاج القرآن انٹرنیشنل اور پاکستان عوامی تحریک کے کارکنان نے ان کا شاندار استقبال کیا۔منہاج القرآن انٹرنیشنل نیدرلینڈز کے منعقدہ ورکر کنونشن میں کارکنان کی بڑی تعداد سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الاسلام نے کہا ہے کہ حکمران طبقہ آئین پاکستان کو صرف موم کی ناک سمجھتا ہے۔ اگر آئین بالادست ہوتا تو غیر آئینی الیکشن کمیشن قوم پر مسلط ہوتا اور نہ سات سال تک بلدیاتی اداروں کو تالے لگتے۔ پاکستان عوامی تحریک ملک چلانے والے اوورسیز پاکستانیوں کو اس کا جائز مقام دلوائے گی اور بیرون ملک مقیم پڑھے لکھے، محبّ وطن اور تجربہ کار پاکستانیوں کے تعاون سے پاکستان کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا کرے گی۔

2013ء کے الیکشن سے قبل خلاف آئین تشکیل پانے والے الیکشن کمیشن اور اس کے صوبائی ممبرز کی تقرریوں کو سب سے پہلے ہم نے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ اس وقت کے چیف جسٹس افتخار چودھری نے سیاسی عزائم اور تعصب کے باعث ہماری آئینی پٹیشن کو سننے سے انکار کر دیا۔آج ساری جماعتیں الیکشن کمیشن کے صوبائی ممبرز سے مستعفی ہونے کا کہہ رہی ہیں۔2013ء کے انتخابات سے قبل جب ہم نے اس حوالے سے آواز اٹھائی یہاں تک کہ اسلام آباد کی طرف لانگ مارچ کیا تو اس وقت سیاسی رہنماؤں نے مصلحتوں سے کام لیا اور اس وقت کی پیپلز پارٹی کی حکومت نے تحریری معاہدہ کے باوجود آئینی الیکشن کمیشن کی تشکیل اور انتخابی اصلاحات کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کیں۔ میں نے لانگ مارچ کے موقع پر انتخابی، جمہوری نظام کو لاحق جس کینسر کا ذکر کیا تھا بعدازاں اس نے پورے سسٹم کو اپنی لپیٹ میں لیا اور ابھی تک تماشا جاری ہے۔ کریڈیبلٹی اور آئینی کور سے محروم الیکشن کمیشن نے پوری قوم کو ہیجان میں مبتلا کررکھا ہے اور سٹیٹس کو کی حامی جماعتیں اس ریموٹ کنٹرول الیکشن کمیشن کو اپنے پسندیدہ نتائج کے حصول کیلئے استعمال کر رہی ہیں۔ اب بھی ان کی یہ خواہش ہے کہ بلدیاتی انتخابات بھی ریموٹ کنٹرول الیکشن کمیشن کے صوبائی ممبرز کی نگرانی میں ہوں۔ہم آج بھی سمجھتے ہیں کہ 2013ء کے انتخابات غیر آئینی الیکشن کمیشن نے کروائے اس لیے یہ سارے کا سارا نظام ہی بوگس اور جعلی ہے۔ جب تک الیکشن کمیشن آئین کے مطابق تشکیل نہیں پاتا اور انتخابی اصلاحات نہیں ہوتیں اس وقت تک نہ تو عوام کی حقیقی نمائندہ اسمبلیاں وجود میں آئینگی اور نہ ہی یہ جمہوری گند صاف ہوگا۔

☆ سپین

اٹلی کے کامیاب دورہ کے بعد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری 28 اگست کو سپین پہنچے۔ بارسلونا میں آپ نے منہاج القرآن انٹرنیشنل اور پاکستان عوامی تحریک سپین کے کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام آباد میں کرپٹ اور فرسودہ سیاسی نظام کے خلاف دھرنا دیا۔ عوام کے بنیادی حقوق کی بحالی کے لئے ہمارے کارکنان کی قربانیاں ہرگز رائیگاں نہیں جائیں گی۔ دھرنے کے اثرات ان شاء اللہ ہرصورت ظاہر ہوں گے اور سٹیٹس کو کی قوتوں کو شکست کا سامنا ہوگا۔ نام نہاد حکمران جنہوں نے قومی خزانے کو نقصان پہنچایا ان کو چھپنے کی کوئی جگہ نہ ملے گی۔ عوام کو ان کرپٹ لیڈروں کے خلاف اٹھنا ہوگا اور ''کرپشن اور قومی خزانے کی لوٹ مار نہیں ہونے دیں گے'' کا نعرہ بلند کرنا ہوگا۔ ضربِ عضب کے بعد ان معاشی دہشت گردوں کے خلاف بھی قومی اداروں کو بھرپور ایکشن لینا ہوگا۔ کرپشن اور دہشت گردی اصل میں ایک ہی ہیں۔

جب تک قوم باہر نہیں نکلتی یہ ظالم حکمران ظلم وستم کا بازار گرم کئے رکھیں گے۔ موجودہ کرپٹ وفرسودہ سیاسی نظام پاکستان میں لوٹ مار، دہشت گردی اور ناانصافی کو رواج دینے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ شخصیات کے بجائے ادارے مضبوط و مستحکم ہوں تو اقوام اور ممالک ترقی کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں تو یہ ہے کہ وزراء اپنی مرضی کے فیصلوں کے حصول کے لئے ججز کو دھمکیاں دیتے ہیں اور مرضی کا فیصلہ نہ آنے پر اُن کی کردارکشی کرتے ہیں۔ کیا یہ طرزعمل جمہوری سیاست اور شرافت کی عکاسی کرتا ہے؟ اسی بناء پر ہم نے سانحہ ماڈل ٹاؤن پر حکومتی تشکیل کردہ نام نہاد JIT کو تسلیم نہیں کیا جو کہ پنجاب پولیس افسران پر مشتمل تھی۔ ہم قومی اداروں سے سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کے خون سے انصاف کا مطالبہ کرتے ہیں۔

معاشی دہشت گردوں کے خلاف کارروائی پر تمام چور، ڈاکوؤں نے سازشیں شروع کردی ہیں اور مختلف بیانات کے ذریعے خود ساختہ تضادات کو ابھار رہے ہیں۔ فوج کے خلاف حکومتی وزراء کا بیانات اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے دھرنے دینے سے قوم میں موجود خوف کی فضا ختم ہوگئی اور عوام میں اپنے حقوق کے حصول کے لئے صدائے احتجاج بلند کرنے کا ڈھنگ اور سلیقہ آگیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج کسان، اساتذہ، تاجر، کلرک، نابینا ومعذور افراد حتی کہ گوالے بھی اپنے حقوق کے حصول کے لئے پنجاب اسمبلی کے باہر ہرآئے روز دھرنے دیتے اور احتجاج کرتے نظر آتے ہیں اور محلات میں رہنے والے حکمران ان سے مذاکرات کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ یہ سب ہمارے دھرنے ہی کے اثرات ہیں جس نے عام آدمی کو بھی اپنے حقوق کے حصول کے لئے آگے بڑھنے کا حوصلہ عطا کیا۔

24 واں سالانہ شہرِ اعتکاف 2015ء

امسال جولائی 2015ء میں جامع المنہاج ٹاؤن شپ میں حرمین شریفین کے بعد دنیا کے سب سے بڑے شہر اعتکاف کو بسایا گیا۔ یہ 24 واں سالانہ اجتماعی اعتکاف تھا۔ جس میں شدید گرمی، حبس اور لگاتار بارشوں کے باوجود موسم کی سختیوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اندرون و بیرون ملک سے ہزاروں خواتین وحضرات نے شرکت کی۔ اعتکاف کے جملہ معاملات کی سرپرستی محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری فرمارہے تھے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے خطابات اور شہراعتکاف کی تمام سرگرمیاں www.minhaj.tv کے ذریعے پوری دنیا میں براہ راست نشر کی گئیں۔ منہاج TV کے ذریعے دنیا بھر میں موجود تحریک منہاج القرآن کے مراکز پر تنظیمات وکارکنان نے شہراعتکاف میں خصوصی شرکت کی۔ حتی کہ منہاج القرآن انٹرنیشنل کچھ (انڈیا) کے زیراہتمام انڈیا

کے 256 مقامات پر شہر اعتکاف کی مکمل کاروائی منہاج TV کے ذریعے اجتماعی طور پر دکھانے کا خصوصی اہتمام بھی کیا گیا۔

☆ شہر اعتکاف میں شیخ الاسلام نے صوبائی اور زونل تنظیمات شمالی پنجاب، جنوبی پنجاب، وسطی پنجاب، سندھ KPK، بلوچستان، آزاد کشمیر کے عہدیداران سے بھی الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ شہر اعتکاف کے دوران ہر روز محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اور محترم صاحبزادہ حماد مصطفیٰ المدنی نے معتکفین کی رہائش گاہوں میں جاکر حلقہ وائز ان سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں۔ معتکفین نے اپنے ان قائدین کا والہانہ استقبال کیا۔

☆ شہر اعتکاف میں شیخ الاسلام نے شرکاء اعتکاف کو عام معمولات زندگی میں برکت و رحمت کے حصول کے لئے خصوصی وظائف دیتے ہوئے دعوت دین کے لئے خصوصی احکامات بھی ارشاد فرمائے۔

☆ شیخ الاسلام نے شہر اعتکاف میں ہر روز نماز تراویح کی ادائیگی کے بعد گذشتہ سال جون 2014ء تا اکتوبر 2014ء تحریک کی انقلابی جدوجہد کے دوران ریاستی دہشت گردی اور مظالم کا شکار ہونے والے پاکستان بھر کے کارکنان تحریک کو ان کی قربانیوں کے اعتراف میں ''تمغہ سیدنا بلالؓ' اور دیگر اعزازات سے نوزا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے شہداء انقلاب اور ریاستی جبر کا مقابلہ کرنے والے عظیم کارکنان کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا:

''سانحہ ماڈل ٹاون سے لے کر انقلاب مارچ تک کارکنان نے ثابت قدمی اور قربانیوں کی لازوال مثال قائم کر کے جدوجہدِ انقلاب کا حق ادا کر دیا۔ دنیا کی کوئی جماعت ایسے عظیم کارکنان کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ جس کارکن کے اندر حیاء کا خون ہے وہ مر سکتا ہے، بک نہیں سکتا۔ میری تحریک میں غریب، مزدور، محروم اور کمزور ضرور ہیں لیکن بے غیرت کوئی نہیں ہے جو بک جائے۔ میں مرتے دم تک قربانیاں دینے والے کارکنان سے پیار کرتا رہوں گا۔ دنیا سن لے کہ آج بھی بڑے سے بڑے قارون کا سرمایہ انقلاب کے راستہ کی رکاوٹ نہیں بن سکا۔ وقت کے بڑے بڑے یزید، قارون، فرعون اپنے جبر سے انقلاب کا راستہ نہیں روک سکتے۔ ہمارا شہیدوں کے خون سے یہ وعدہ ہے کہ انقلاب کی جدوجہد جاری رہے گی۔ بالاخر دشمن ایک نہ ایک دن سرنگوں ہوگا''۔

☆ شہر اعتکاف میں مختلف اوقات میں نمازوں اور متعدد مرتبہ نماز تراویح کی امامت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے فرمائی۔ ہزاروں افراد نے عاجزی، انکساری اور محبت وعقیدت کے جذبات کے ساتھ آپ کی اقتداء میں ان نمازوں کی ادائیگی کی اور شہر اعتکاف کی صورت میں اپنے اعمال اور روحانی احوال کی اصلاح کی طرف سفر جاری رکھا۔

افتتاحی کلمات شیخ الاسلام

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس شہر اعتکاف کا باقاعدہ آغاز قدوۃ الاولیاء حضور پیر سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی البغدادی رضی اللہ عنہ کے درجات کی بلندی اور انہیں ایصال ثواب کے لئے فاتحہ سے کیا۔ اس موقع پر حضور پیر صاحب کے والدین کریمین، آپ کے بھائی محترم السید احمد ظفر الگیلانی، شہداء انقلاب اور امت مسلمہ کے جملہ مرحومین کے لئے بھی خصوصی دعا کی گئی۔ معتکفین ومعتکفات کو باقاعدہ و باضابطہ خوش آمدید کہتے ہوئے شیخ الاسلام نے فرمایا:

''اعتکاف کے لئے آنے والے یا تحریک کی کسی دعوت پر آنے والوں کی بھاری اکثریت معاشی طور پر کمزور ہے۔ اس کے باوجود مالی مشکلات برداشت کرتے ہوئے آپ کا یہاں تشریف لانا، آپ کے درجات میں اضافہ کا باعث ہے۔ اس لئے کہ آپ یہاں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی رضا وخوشنودی کے حصول اور ان کی بارگاہ تک رسائی کے لئے

قرآن و حدیث سے طریقے سیکھنے کے لئے آئے ہیں اور میں بھی آپ کو یہی بتانے کے لئے ہر سال یہاں بلاتا ہوں۔

حدیث قدسی ہے کہ جب بندے اللہ کے ذکر کے لئے مجلس میں بیٹھتے ہیں تو فرشتے بھی ان کے ہم نشین ہوجاتے ہیں۔ حتی کہ حدیث مبارکہ کے مطابق اللہ خود ان کا ہم نشین ہوجاتا ہے۔ لہذا اللہ کی مجلس، صحبت میں ان دس دنوں میں اپنے دلوں کو کاسہ بنالیں، یہ کاسہ ہر وقت پھیلا رہے، نہ جانے کب وہ بھردے۔ اس اعتکاف کے دوران اپنی دعاؤں میں چھوٹی چیزوں کا تعین نہ کریں، چھوٹی چیزیں نہ مانگیں بلکہ اس سے اسی کو مانگیں۔ جب بندہ اپنی سمجھ سے مانگتا ہے تو اللہ اس بندے کی طلب کے حساب سے عطا کرتا ہے۔ مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ سے اپنی سمجھ کے حساب سے نہیں مانگتے بلکہ اس سے اس کو مانگ کر اس پر چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اپنی بارگاہ صمدیت کی شان کے لائق عطا فرمادے۔

ان دس راتوں کے لئے ہمارا موضوع ''ایمان، یقین اور استقامت'' ہوگا۔ یہ یقین بھی رکھیں کہ تحریک منہاج القرآن احیائے اسلام، تجدید دین اور عوام کے بنیادی و آئینی حقوق کی بحالی کے لئے اپنے جس مصطفوی مشن پر گامزن ہے وہ ضرور کامیابی سے ہمکنار ہوگا اور انقلاب آئے گا۔ ایمان و یقین کی قوت سے انقلاب آئے گا۔ میری صحت کی خرابی بھی میرے یقین کو متزلزل نہیں کرسکی۔ میری صحت کو میرے حوصلہ کا ساتھ دینا ہوگا۔ اس لئے کہ اس کا فرمان ہے کہ **لاتقنطوا من رحمة الله** ۔ مومن کبھی رحمت الٰہیہ سے مایوس نہیں ہوتا۔ کیا کبھی کوئی ایسی رات آئی ہے جس کا سویرا طلوع نہ ہوا ہو۔۔۔؟ اگر نہیں تو ظلم وستم اور ریاستی جبرو بربریت کی یہ رات کیسے رہ سکتی ہے۔ لہذا حق و انقلاب کا سویرا ایمان کے یقین اور استقامت کی قوت کے ساتھ ضرور طلوع ہوگا''۔

''امسال 40 فیصد احباب پہلی اس شہر مرتبہ اعتکاف میں تشریف لائے ہیں۔ ان کی اس مشن مصطفوی کے ساتھ وابستگی اللہ رب العزت کا ان پر خاص کرم ہے۔ اس لئے کہ تحریک منہاج القرآن کی رفاقت سے حضور غوث الاعظمؒ کی ارادت بھی میسر آتی ہے۔ میری درخواست پر حضور غوث الاعظم نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ ''جو منہاج القرآن کا رفیق ہوگا وہ میرا مرید ہوگا''۔ ان شاء اللہ آقا ﷺ اور حضور غوث الاعظم کی نوکری و غلامی میں جہاں میں ہوں گا وہاں میرا ہر رفیق و کارکن میرے ساتھ ہوگا۔ بشرطیکہ جو رفیق ہوگا اور مرتے دم تک رفاقت رکھے گا اور احیائے اسلام، تجدید دین اور غریب و مظلوم عوام کے حقوق کی بحالی کے لئے اس مصطفوی مشن کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائے وہ حضور غوث الاعظم کی مریدی میں ہوگا۔

لہذا یہ امر ذہن نشین رہے کہ جس طرح پہلے بھی کوئی ڈر اور خوف ہمارے دامن گیر نہیں ہوا آئندہ بھی نہ ہو اور اس طرح ہمت، حوصلہ اور استقامت کے ساتھ حق کے راستے پر گامزن رہو۔ دعوت، دروس قرآن، عشق رسول ﷺ کا فروغ اور روحانی دعوت کا سلسلہ نہ پہلے کبھی رکا تھا، نہ رکا ہے اور نہ آئندہ کبھی رکے گا۔ تمام رفقاء، کارکنان، اس مصطفوی مشن کی دعوت کا فریضہ اسی طرح حسب روایت و معمول سرانجام دیں۔ ہر شخص اپنی روحانیت کو مزید طاقتور کرے، ایمان، یقین، عشق رسول ﷺ، توکل، استقامت، صدق اخلاص روحانیت ہماری طاقت کا سرچشمہ ہی سے ہماری طاقت کا سرچشمہ پھوٹتا ہے۔''

☆ شہر اعتکاف میں شیخ الاسلام نے ''ایمان، یقین اور استقامت'' کے ذیل میں درج ذیل موضوعات پر اظہار خیال فرمایا:

۱۔ موضوع: ایمان اور صبر　　۲۔ ایمان، آزمائش اور شہادت　　۳۔ مشکلات و مصائب میں ثابت قدمی

۴۔ حضور ﷺ سے ہمہ جہت و کامل تعلق اور نعتِ مصطفی ﷺ　　۵۔ فتح حق کا مقدر ہے

۶۔محبتِ الٰہی اور اس کا اجر ۷۔ایمان و یقین کی حقیقت ۸۔تجلیاتِ یقین

عالمی روحانی اجتماع۔ لیلۃ القدر

تحریک منہاج القرآن کے شہر اعتکاف میں 27 رمضان المبارک کی شب عالمی روحانی اجتماع (لیلۃ القدر) منعقد ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی جگر گوشہ قدوۃ الاولیاء حضرت پیر السید محمود محی الدین القادری الگیلانی مدظلہ تھے۔ سٹیج پر محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، محترم صاحبزادہ حماد مصطفیٰ المدنی، محترم صاحبزادہ احمد مصطفیٰ العربی، جملہ مرکزی قائدین اور علماء و مشائخ بھی تشریف فرما تھے۔

روحانی اجتماع میں شہر اعتکاف کے ہزاروں معتکفین و معتکفات کے علاوہ لاکھوں عشاقان مصطفیٰ مرد و خواتین نے بھرپور شرکت کی۔ پروگرام کی تمام کارروائی www.Minhaj.tv اور دیگر نجی ٹی وی چینلز کے ذریعے براہ راست نشر کی گئی۔ عالمی روحانی اجتماع میں دنیا بھر کے علاوہ انڈیا کے 200 سے زائد مقامات پر لوگوں نے اجتماعات کی صورت میں www.Minhaj.tv کے ذریعے شرکت کی۔

اس موقع پر شہداء انقلاب (سانحہ ماڈل ٹاؤن، یوم شہداء 10 اگست، شہداء انقلاب مارچ اسلام آباد) کے لواحقین اور ورثاء کو جگر گوشہ قدوۃ الاولیاء حضرت پیر السید محمود محی الدین القادری الگیلانی مدظلہ کے دست اقدس سے ''نشان سیدنا امام حسینؓ'' (مردوں کیلئے) اور ''نشان سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ (خواتین کیلئے) سے نوازا گیا۔

اس موقع پر شیخ الاسلام نے اپنے خصوصی خطاب میں شہداء انقلاب اور کارکنان تحریک کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا اور بعد ازاں ''محبتِ الٰہی اور اس کا اجر'' کے موضوع پر علمی و روحانی خطاب فرمایا۔

عالمی روحانی اجتماع کے اختتام پر حضرت پیر السید محمود محی الدین القادری الگیلانی مدظلہ اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خصوصی دعائیں فرمائیں۔

سانحہ ماڈل ٹاؤن: شہداء کی برسی کے موقع پر پروقار تقریب کا انعقاد

16 جون 2015ء کو مرکزی سیکرٹریٹ کے سامنے منہاج القرآن گراؤنڈ میں پاکستان عوامی تحریک کے زیر اہتمام شہداء ماڈل ٹاؤن (17 جون)، شہداء 10 اگست (یوم شہداء) اور شہداء انقلاب مارچ اسلام آباد (30، 31 اگست) کی قربانیوں کو خراج عقیدت اور زخمیوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے پروقار تعزیتی ریفرنس منعقد ہوا۔ جس میں لاہور ڈویژن سے ہزاروں کارکنان نے شرکت کی جبکہ منہاج TV کے ذریعے پوری دنیا میں موجود کارکنان و تنظیمات اس تعزیتی ریفرنس میں شریک تھے۔ اس تقریب میں لندن سے وڈیو لنک کے ذریعے قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری بھی خصوصی طور پر شریک تھے۔

جملہ شہداء کے ورثاء، لواحقین اور فیملیز کو بطور مہمان خصوصی پنڈال میں خوش آمدید کہا گیا اور شرکاء تقریب نے کھڑے ہوکر ان کا والہانہ استقبال کیا۔ بعد ازاں شہداء کے ان ورثاء کو مرکزی سٹیج ہی کی طرح کے الگ خوبصورت و باوقار سٹیج کی زینت بنایا گیا۔

مرکزی سٹیج پر محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، محترم شاہ محمود قریشی (PTI)، محترم راجہ ناصر عباس (مجلس وحدت المسلمین)، محترم امین شہیدی (MWM)، محترم میاں منظور احمد وٹو

(PPP)، محترم لیاقت بلوچ (جماعت اسلامی)، محترم شیخ رشید احمد (عوامی مسلم لیگ)، محترم چوہدری محمد سرور (سابق گورنر پنجاب)، علامہ معصوم حسین (JUP) اور مختلف سیاسی و سماجی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے قائدین و جملہ طبقہ ہائے زندگی کی نمایاں وسرکردہ شخصیات موجود تھیں۔

قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی دختر محترمہ قرۃ العین فاطمہ، مسز حسین محی الدین محترمہ فضہ حسین قادری اور قائد انقلاب کی دو ہمشیرہ محترمہ نصرت جبین قادری اور محترمہ مسرت جبین قادری بھی اپنی فیملیز کے ہمراہ شہداء کے ورثاء اور لواحقین کے ساتھ اظہار یکجہتی اور ہر قدم پر ان کے ساتھ ہونے کا عہد لے کر شہداء کی فیملیز کے ہمراہ تشریف فرما تھیں۔

☆ اس پروقار تقریب میں ورثاء ولواحقین شہداء اور مہمان گرامی نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

☆ قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے سانحہ ماڈل ٹاؤن (17 جون)، یوم شہداء (10 اگست) اور انقلاب مارچ اسلام آباد (30، 31 اگست) کے شہداء کی قربانیوں کو سلام پیش کرتے ہوئے کہا کہ

یہ لوگ اس ملک کو بہتر بنانے کے لئے نکلے اور اپنے خون سے نئی تاریخ رقم کی۔ تمام لواحقین کو یقین دلاتا ہوں کہ شہیدوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ یہ عام خون نہیں ہے بلکہ شہادت کا خون ہے جو منزل مقصود تک پہنچ کر رہتا ہے۔ 17 جون 2014ء کو شہیدوں کے قاتلوں اور ان کے معاونین کو بتادینا چاہتا ہوں کہ آپ میں اور ہم میں فرق ہے۔ آپ ان لوگوں کے پیروکار ہیں جنہوں نے شہدائے کربلا کے جسموں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور ہم ان کے پیروکار ہیں جن کے سر کٹ کر خنجر پر بھی تلاوت کرتے رہے۔ ہمیں اپنی منزل پر یقین اور اپنے کام پر فخر ہے۔ شکست اُسے ہوا ہوتی ہے جسے کامیابی کا یقین نہ ہو۔ جس کا یقین متزلزل ہو وہ تخت کے لئے سودا کرتے ہیں اور جن کا دین، غیرت، حمیت، یقین اور کردار نہیں بکتا ان کے جسم کے ٹکڑے بھی ہوجائیں تو پھر بھی وہ فتح یاب ہوتے ہیں۔ ان حکمرانوں نے ظلم کی اندھیری رات میں پاکستان کو دھکیل رکھا ہے۔ یاد رکھو! کوئی رات ایسی نہیں آتی جس کو صبح نہ آئی ہو۔ ہماری جدوجہد سے صبح ضرور طلوع ہوگی۔ ہم فجر کے اجالے کے دوست ہیں اور حکمران اندھیرے کے دوست ہیں۔ ہم انصاف کے لئے ظلم کے خلاف آخری دم تک لڑیں گے۔ ہم ظلم کے سامنے نہ جھکے، نہ جھکیں گے اور نہ جھک سکتے ہیں۔ ہمارے کارکنوں کے پاس ایمان، آقا ﷺ کے عشق، صحابہ و اہل بیتؓ کے کردار کی پیروی کی دولت، اخلاص، جرات، شجاعت اور درد دل کی دولت ہے، یہ تمہارے جیسے کروڑوں سے بھی زیادہ غنی ہیں۔

تحریک منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک کا مشترکہ اجلاس مرکزی مجلسِ شوریٰ

تحریک منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک کی مجلس شوریٰ کا مشترکہ اجلاس 3 مئی 2015ء بروز اتوار مرکزی سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں پاکستان بھر سے 600 سے زائد ممبران مجلس شوریٰ (مرکزی عہدیداران/ صوبائی امراء/صوبائی صدور/ضلعی امراء/ ضلعی صدور/ تحصیلی صدور/تحصیلی ناظمین) نے شرکت کی۔ جملہ مرکزی ناظمین و قائدین نے اجلاس میں خصوصی شرکت کی۔

اس اجلاس کے آخر پر قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کینیڈا سے بذریعہ ویڈیو لنک خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کے صدقے تحریک سے ایک طرف تجدید و احیاء دین کی خدمت لے رہا ہے

اور دوسری طرف انقلابی و سیاسی جدوجہد کے ذریعے غریب عوام کے حقوق کی بحالی کی ذمہ داری بھی ہم بتوفیق الٰہی سرانجام دے رہے ہیں۔ تجدید و احیائے اسلام کے سلسلہ میں دہشت گردی کے خلاف ہمارا فتویٰ اور امن کے فروغ کے لئے نصاب مرتب کرنا، یہ اعزاز بھی الحمدللہ منہاج القرآن کو ہی میسر آیا۔ ان دونوں حوالوں سے نہ صرف عالم اسلام کی سطح پر بلکہ عالم اقوام کی سطح پر بھی کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا تھا۔ یہ کلیتاً ہمارا ہی اعزاز ہے کہ ہم نے دہشت و خوف کی فضا میں جرأت و بہادری کا مظاہرہ کیا۔

ہماری انقلابی جدوجہد کا سفر بھی جاری و ساری ہے۔ گزشتہ تمام تر جدوجہد ہماری اس انقلابی جدوجہد کا ایک باب تھا، ابھی کتاب مکمل نہیں ہوئی۔ ہم پیغمبرانہ جدوجہد بالخصوص حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ سے روشنی لیتے ہوئے اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہیں۔ یاد رکھیں کہ نظر ہمیشہ منزل پر رہے، راستہ میں آنے والے رکاوٹیں، مشکلات اور Ups & Downs سفر کے ختم کردینے کے لئے نہیں بلکہ مزید جرأت و استقامت سے آگے بڑھنے کی طرف راغب کرتی ہیں۔ فتح انہی کا مقدر بنتی ہے جو گرم و سرد حالات کی وجہ سے سفر نہیں چھوڑتے، قربانیاں دیتے رہتے ہیں مگر سمجھوتہ نہیں کرتے۔ ان شاء اللہ انہی حالات میں سے ہی منزل تک پہنچنے کا راستہ میسر آئے گا اور ہم اپنی منزل مصطفوی انقلاب کو حاصل کریں گے۔

پاکستان عوامی تحریک کے زیرِ اہتمام عالمگیر ورکرز کنونشن

پاکستان عوامی تحریک کے زیر اہتمام 7 اپریل 2015ء کو پاکستان سمیت دنیا بھر میں موجود کارکنان کا عظیم الشان عالمگیر ورکرز کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بذریعہ منہاج ٹی وی خصوصی خطاب کیا۔ پاکستان میں یونین کونسل لیول تک 757 سے زائد مقامات اور دنیا بھر میں سینکڑوں مقامات پر کارکنان ویڈیو لنک کے ذریعے اس کنونشن میں شریک تھے۔ مرکزی سیکرٹریٹ تحریک منہاج القرآن میں محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی زیر صدارت پروگرام منعقد ہوا، جس میں لاہور کی تنظیم کے کارکنان و عہدیداران نے شرکت کی۔ قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے منہاج ٹی وی کے ذریعے اس عالمگیر ورکرز کنونشن میں شریک کارکنوں سے خصوصی خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

’’17 جون سے لے کر 21 اکتوبر دھرنے کے اختتام تک کارکنوں نے سفر انقلاب میں لازوال قربانیاں دیں، ہمیں ان قربانیوں پر فخر ہے۔ انہی قربانیوں کی بدولت ہی تحریک اس اعلیٰ مقام پر فائز ہے۔ قربانیاں دینے والے کارکنوں کی اکثریت کا تعلق گراس روٹ لیول سے ہے۔ تمام کارکن ہماری تحریک کا سرمایہ ہیں۔ آج کے دور میں پاک و ہند میں کسی جماعت کے پاس ایسے کارکن نہیں۔ کارکنان کی ان قربانیوں کے پیش نظر ہی میں نے مرکزی قیادت کے انتخاب کے لئے یونین کونسل لیول تک کے کارکنان کو اختیارات دینے کا فیصلہ کیا۔ اگرچہ تحریک کے آئین و دستور میں اس لائحہ عمل کو اختیار کرنے کا ذکر تک نہیں۔ یہ فیصلہ صرف ان کارکنان کی عزت افزائی اور تسکین کے لئے کیا کہ صرف تحصیلی و ضلعی عہدیداران کو نہیں بلکہ عام کارکن کو بھی یہ حق دیا کہ وہ مرکزی قیادت کے لئے نام نامزد کریں، یہ کارکنان کا حق ہے۔ صرف اس لئے کہ انہوں نے شہادتیں دیں، مالی قربانیاں دیں، گھر بار لٹایا، دھرنے میں 70 دن موجود رہے۔ ایسا کسی بھی سیاسی و مذہبی جماعت نے آج تک نہیں کیا۔ ہمارا نظام بقیہ سیاسی و مذہبی جماعتوں سے مختلف ہے۔ یہ مت سمجھیں کہ منہاج القرآن صرف ایک جماعت ہے، نہیں بلکہ یہ ایک مشن اور ایک تحریک ہے۔ مشن کے لئے وقت اور نجی معاملات کی قربانی دینا پڑتی ہے۔ میں اور میری نسلیں تک مصطفیٰ ﷺ کے مشن کے لئے وقف ہیں، ہمارا اس مصطفوی مشن کے ساتھ

ایک پائی کا بھی معاشی تعلق نہیں۔ بلکہ یہ آقا علیہ السلام کی نوکری ہے جو ہم بجا لارہے ہیں۔ یہی جذبہ مرکز اور ذیلی سطح تک خدمات سرانجام دینے والے احباب اپنے پیش نظر رکھیں۔

ہم اپنے مشن پر قائم ہیں اور 17 جون کے شہداء کا بدلہ لینے اور مصطفوی انقلاب کے حصول تک ڈٹے رہیں گے۔ ہم انتخابی و انقلابی طریق پر اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہیں گے۔ ہم کرسی کے لئے نہیں بلکہ 18 کروڑ مسائل کا شکار عوام کو ان کے آئینی حقوق دلوانے کی جدوجہد کررہے ہیں۔ آخری سانس اور فتح تک میں اور میرے کارکن ظالمانہ نظام سے لڑیں گے۔ استحصالی نظام کو بدلنے کے لئے اور انقلاب برپا کرنے کے لئے ہم اپنے موقف سے پیچھے ہٹے اور نہ ہی کوئی طاقت ہمیں ہٹاسکتی ہے۔

اس موقع پر تحریک کے مستقبل کے پیش نظر شیخ الاسلام نے چند فیصلہ جات کا اعلان فرمایا۔

﴿اظہار تعزیت﴾

گذشتہ ماہ محترم سید جاوید مصطفیٰ منہاجین (مصطفیٰ ٹاؤن لاہور) کی والدہ، محترم چوہدری منیر حسین (اسسٹنٹ ڈائریکٹر سپورٹس COSIS) کے چچا، محترم چوہدری شبیر حسین (اسسٹنٹ دارالافتاء) کے خالو، محترم چوہدری محمد یاسین (بھائی پھیرو) کے والد، محترم محمد افضل S/o خان محمد (کوٹلہ سارنگ لالہ موسیٰ)، محترم قاری عبیداللہ قریشی کے سمدھی (لاہور)، محترم چوہدری ناصر محمود (ڈالووالی) کی والدہ، محترم میاں غلام مصطفیٰ (فیصل آباد) کی بہو، محترم شاہد محمود بٹ کے بہنوئی جمشید اقبال بٹ (پسرور سیالکوٹ)، محترم حاجی نذیر احمد (کوٹلہ زماں پاکپتن) کے عزیز حاجی غلام محمد، محترم محمد افتخار (سابق صدر اوکاڑہ) کی والدہ، محترمہ باجی عابدہ (ناظمہ ویمن لیگ PP-192) کے والد، محترم محمد اسلم مغل (اوکاڑہ) کے ماموں، محترم صاحبزادہ مختار احمد بدر (منڈی بہاؤالدین) کی چچی، محترم غلام سرور قادری (جھنگ) کے بھائی، محترم علامہ محمد اکمل قادری (پسرور)، محترم رانا شکیل کے والد، محترم تنویر شرافت (چیچہ وطنی) کی ہمشیرہ، محترم اللہ رکھا قادری (ڈسکہ) کا بھانجا، محترم سرفراز احمد (PP-124) کے والد، محترم سید جاوید شاہ (گوجرہ) کے والد، محترم محمد شفیع مصطفوی (سدھوپورہ)، محترم تنویر رندھاوا (صدر PP-64) کے والد، محترم ماسٹر نذیر احمد کی والدہ، محترم عبدالرزاق (PP-63) کے سسر، محترم ہاشم علی (PP-63) کے والد، محترم محمد عامر (PP-63) کی زوجہ، محترم عمر حیات (PP-64) کی والدہ، محترم لالہ محمد اشرف (PP-64) کی والدہ، محترم اعجاز بادشاہ (PP-65) کے والد، محترم قاری عبدالرشید (PP-66) کے بھائی، محترم میاں کاشف (PP-69) کی والدہ، محترم محمد یوسف انصاری کی زوجہ، محترم ڈاکٹر مظہر کی ہمشیرہ، محترم سہیل قادری کے والد، محترم ملک سرفراز (PP-71) کے کزن، محترم شکیل احمد (PP-72) محترم حاجی ریاض احمد (PP-72) اور محترم اظہر حسین (اقبال ٹاؤن لاہور) کا بیٹا قضائے الٰہی سے انتقال فرماگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی بخشش و مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

تُو سحر کا امیں طاہرالقادری آفریں آفریں طاہرالقادری

(منصور آفاق)

اس وقت مجھے اُس شخصیت کے بارے میں کچھ کہنا ہے جس کی برقپاش درخشانی سے حکمرانوں کے ایوان لرزاں براندام ہے۔ سرمایہ داری اور جاگیرداری کے فسوں سازبت کانپ رہے ہیں۔طلسم کاریٔ جمہوریت کے پیکران سمین بدن، اخگرزیر پا اور آتش در پیرہن بن چکے ہیں۔بدعقیدہ موسموں کے رکھوالے ٹوٹے ہوئے خشک پتوں کی طرح پاؤں پاؤں چیخ رہے ہیں۔یہ وہ ڈاکٹر طاہرالقادری ہیں جن کی راتیں چالیس سال سے بنامِ رکوع وسجود ہیں اور دن چارہ سازِ بیکساں ﷺ کے نقشِ کفِ پا کی توصیف کے سنہری حروف آسماں کی بیکراں چھاتی پر ثبت کرنے میں گزر رہے ہیں۔اسی مدحِ رسول ﷺ کے صدقے اللہ تعالی نے انہیں پیغمبرانہ فیضان سے سرفراز فرمایا ہے۔انہیں مبداء فیاض نے انابتِ آدمؑ سے بھی حصہ دیا ہے اور سفارتِ نوح سے بھی۔ برکتِ سلامتی قلب خلیل سے بھی نوازا ہے اور ایثارِ اسماعیل سے بھی۔صحبتِ طہارتِ فکر لوطؑ بھی بخشی ہے اور صبرِ ایوبؑ بھی۔جوئے انکسارِ یونسؑ سے بھی آشنا کیا ہے اور استقامتِ صالح سے بھی۔گرمیٔ ثباتِ ہودؑ بھی عطا کی ہے اور اوصافِ تربیتِ شعیبؑ بھی۔جلالِ ضربِ کلیمؑ بھی دیا ہے اور جمالِ حلمِ رہارونؑ بھی۔کمالِ علمِ ذکریاؑ بھی یہاں موجود ہے اور صدقِ فراستِ یحییٰ بھی۔یہ معجز نما شخصیت فیوضِ رافت ورحمتِ عیسیٰ کی بھی حامل ہے۔فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی مثل ہونگے۔

مجھے قسم ہے مدنیہ کی کھجوروں میں اترتی ہوئی زرتار شعاعوں کی کہ یہی چاند شمعِ بزمِ ہدایت کے نور سے نہلایا گیا ہے۔یہی چاند۔۔۔

مجھے قسم ہے لبِ فُرات گرتے ہوئے خونِ خانوادۂ رسول کی کہ یہی چراغ رسمِ شبیری دھرانے کیلئے چُن لیا گیا ہے۔یہی چراغ۔۔۔

مجھے قسم ہے کنارِ آبِ دجلہ پایۂ تختِ تاجدار اولیاء کی کہ یہی سفینہ ولایت کے سمندروں میں منزلوں کا ہمرکاب ہے۔یہی سفینہ۔۔۔

مجھے قسم ہے اُس فقیرِ عجم کی جو فقہ کا سب سے بڑا بادشاہ ہے کہ یہی آسمانِ علم وقلم کا درخشندہ ستارہ ہے۔یہی ستارہ۔۔۔

اسے مجذوب کی بڑ جانیے یا ایک شاعر کا خیال مگرلوحِ وقت پر میرا قلم یہی لکھ رہا ہے کہ

چادرِ فاطمہ تجھ پہ سایہ فگن	مہرباں تجھ پہ دونوں حسین وحسن
تجھ میں اندازِ مولا علی موجزن	دانشِ دل نشیں طاہر القادری
قادری جیسا اسم ِ گرامی تجھے	شیخ الاسلام کی نیک نامی تجھے
غوث اعظم کی بخشے غلامی تجھے	تجھ سے تجدیدِ دیں طاہرالقادری
تُو سحر کا امیں طاہرالقادری	آفریں آفریں طاہر القادری
تیرے سر پہ امامت کی دستار ہے	ہاتھ میں ہے قلم یعنی تلوار ہے
تیرے لہجے میں خالد کی للکار ہے	طبلِ علم الیقیں طاہر القادری
تجھ سے تاریخ ِانساں درخشاں ہوئی	تیرے فکر و عمل سے نمایاں ہوئی
تیری روشن نظر سے فروزاں ہوئی	دیس کی سرزمیں طاہرالقادری
تُو سحر کا امیں طاہرالقادری	آفریں آفریں طاہر القادری
تُو نے بدلی ہے قسمت مری قوم کی	تجھ سے دنیا میں عزت مری قوم کی
تُو سراپا حمیت مری قوم کی	تجھ سا کوئی نہیں طاہر القادری
تجھ سے مظلوم کو حق کی طاقت ملی	تجھ سے لاکھوں کروڑوں کوعزت ملی
تجھ سے راتوں کو صبحِ ہدایت ملی	دکھ جہاں تُو وہیں طاہرالقادری
تُو سحر کا امیں طاہرالقادری	آفریں آفریں طاہر القادری

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 2015ء میں شائع ہونے والی نئی تصانیف

موجودہ دور میں تحریک منہاج القرآن کا کردار ہمہ جہتی نوعیت کا حامل ہے۔ علمی و فکری میدان میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ آپ کی کل تصانیف کی تعداد 1 ہزار ہے جن میں سے 5 سو سے زائد کتب اردو، عربی، انگریزی اور دنیا کی دیگر علاقائی و بین الاقوامی زبانوں میں چھپ چکی ہیں۔ نیز کئی زبانوں میں ان کتب کے تراجم کا کام بھی جاری ہے۔ عامۃ الناس کی رہنمائی کے لئے گذشتہ سال 2015ء میں شیخ الاسلام کی درج ذیل کتب زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر منظرِ عام پر آئیں:

1. معارج السنن (المجلد الخامس) (920 صفحات) 2. اِسلام میں محبت اور عدمِ تشدّد (288 صفحات)
3. توبہ و اِستغفار (568 صفحات)
4. اَلْأَحکَامُ الشَّرْعِیَّة فِي کَوْنِ الْإِسْلَامِ دِیْنًا لِخِدْمَةِ الْإِنْسَانِیَّة (اِسلام اور خدمتِ اِنسانیت) (552 صفحات)
5. السعادة فِي الْمَحَبَّةِ وَالْعِبَادَة ﴿محبت و عبادتِ اِلٰہی﴾ (184 صفحات)
6. حُقُوْقُ الْعِبَاد عَلٰی خَالِقِ الْعِبَاد ﴿اللہ تعالیٰ پر بندوں کے حقوق﴾ (136 صفحات)
7. اَلْکَرَامَة فِي حُسْنِ النِّیَّةِ وَالْاِسْتِقَامَة ﴿حسنِ نیت اور اِستقامت﴾ (136 صفحات)
8. خَیْرُ الْعَوْدَة فِي الْخَشْیَةِ وَالتَّوْبَة ﴿خشیتِ اِلٰہی اور توبہ و اِستغفار﴾ (136 صفحات)
9. اَلتَّبَتُّل مَعَ التَّقْوٰی وَالطَّاعَةِ وَالتَّوَکُّل ﴿تقویٰ و طاعتِ اِلٰہی اور توکل﴾ (144 صفحات)
10. فروغِ اَمن اور اِنسدادِ دہشت گردی کا اِسلامی نصاب

(یہ نصاب ریاستی سکیورٹی اِداروں کے افسروں، جوانوں ائمہ، خطباء و علماء کرام، اَساتذہ، وکلاء، دیگر دانشور طبقات، طلبہ و طالبات اور سول سوسائٹی کے جملہ طبقات کے لیے 6 کتابوں پر مشتمل ہے۔ یہ کتابیں اردو، عربی اور انگریزی تینوں زبانوں میں دستیاب ہیں)

11. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام 9: نکاح اور طلاق (472 صفحات)
12. حدیث ردِ شمس کا تحقیقی جائزہ ﴿اَلْقَوْلُ السَّوِیّ فِی رَدِّ الشَّمْسِ لِعَلِیّ علیہ السلام﴾

(شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدّ ظلّه العالی نے اِس کتاب میں سیدنا علی کرم اللّٰہ وجھہ الکریم کے لیے سورج کے پلٹائے جانے کے واقعہ پر اِنتہائی شرح و بسط کے ساتھ تحقیق بیان کی ہے اور اس موضوع پر کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑ)

13. مسلمانوں اور غیر مسلموں کے باہمی تعلقات

(شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی یہ کاوش بلاشبہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان تعلقات کی بہتری اور عالمی امن کے قیام کے لئے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ وقت کی عین ضرورت اس کوشش سے دنیا بھر کے اسکالرز، رہنما اور بنی نوع انسان کی خیر خواہی کے لیے کوشاں اَذہان، اس کتاب میں مرقوم مضبوط دلائل اور کثیر بنیادی مآخذ

وحوالہ جات سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں)

14۔ اَربعین: اَسماء و صفاتِ الٰہیہ ﴿هَدِيَّةُ الْجِنَان فِي الْإِيْمَانِ بِأَسْمَاءِ الرَّحْمَان﴾

15۔ اَربعین: آخرت میں اللہ تعالیٰ کا اَنبیاء اور اَولیاء و صالحین سے کلام کرنا ﴿تُحْفَةُ الْعُرَفَاء فِي الإِيْمَانِ بِكَلَامِ اللهِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَالصُّلَحَاء﴾

16۔ اَربعین: اِسلام اور ایمان کے اَرکان و اَوصاف ﴿اَلْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَان مِن أَوْصَافِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيْمَان﴾

17۔ اَربعین: فضیلت وحقیقتِ ایمان ﴿نُوْرُ الْعِرْفَان فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِفَضْلِ الْإِيْمَان﴾

18۔ اَربعین: تفصیلِ ایمان کا بیان ﴿نَيْلُ الرِّضْوَان فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِتَفْصِيلِ الْإِيْمَان﴾

19۔ اَربعین: توحید اور ممانعتِ شرک ﴿السَّبِيْلُ الْقَوِيْم فِي التَّوْحِيْدِ وَتَحْرِيْمِ الشِّرْكِ بِاللهِ الْعَظِيْم﴾

20۔ اَربعین: تکوینی اُمور میں تصرفاتِ مصطفیٰ ﷺ ﴿اَلتَّصَرُّفَاتُ الْمُصْطَفَوِيَّة فِي الْأُمُوْرِ التَّكْوِيْنِيَّة﴾

21۔ اَربعین: فضیلت وفرضیتِ نماز اور ترک پر وعید ﴿حُصُوْلُ الْمَرْضَاة فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِفَرْضِيَّةِ الصَّلَاةِ﴾

22۔ اَربعین: محبتِ حسنین کریمین علیہما السلام ﴿هَدْيُ الثَّقَلَيْن فِي حُبِّ الْحَسَنَيْن علیہما السلام﴾

23۔ اَربعین: تعلیم اور تعلّم کی فضیلت وتکریم ﴿حُسْنُ التَّكَرُّم فِي الْعِلْمِ وَالتَّعْلِيْمِ وَالتَّعَلُّم﴾

24۔ اَربعین: خدمتِ دین کی اَہمیت وفضیلت ﴿نُوْرُ الْيَقِيْن فِي فَضْلِ خِدْمَةِ الدِّيْن﴾

25۔ اَربعین: علاماتِ قیامت اور فتنوں کا ظہور ﴿الْقَوْلُ الْحَسَن فِي عَلَامَاتِ السَّاعَةِ وَظُهُوْرِ الْفِتَن﴾

26۔ اربعینات باکس

(عرفانِ باری تعالیٰ، قرآنیات، اِیمانیات و اِعتقادیات، عبادات، فضائل و خصائلِ نبوی، فضائل و مناقب اور فکریات وعصریات کے متنوع موضوعات پر چالیس چالیس اَحادیث مبارکہ پر مشتمل 42 اَربعینات کا مجموعہ خوب صورت باکس کی شکل میں طبع ہوکر منظرعام پر آچکا ہے)

27. *Muhammad ﷺ: The Peacemaker(450 Pages)*
28. *Relations of Muslims and non-Muslims(252 Pages)*
29. *Islam on Serving Humanity(456 Pages)*
30. *Islam on Love & non-Violence(228 Pages)*
31. *Islamic Spirituality & Modern Science (The Scientific Bases of Sufism)(144 Pages)*
32. *Peace, Integration and Human Rights(140 Pages)*
33. *FATWA contro il TERRORISMO e ATTENTATI SUICIDI — Italian Translation of Fatwa Summary booklet(52 Pages)*

ہفتۂ تقریبات بسلسلہ قائد ڈے 12 تا 19 فروری 2016ء

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی کا یوم پیدائش صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں تحریک کے وابستگان کیلئے خوشی و مسرت کا ہوتا ہے۔ ہر سال تحریک سے وابستہ تمام لوگ اپنے ذوق کے مطابق اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں حسب معمول امسال 12 تا 19 فروری 2016ء ہفتۂ تقریبات قائد ڈے منایا جا رہا ہے۔

ان تقریبات کا مقصد جہاں اللہ تعالیٰ کے حضور اظہار تشکر اور تجدید عہد ہے، وہاں تنظیمی سطح پر شیخ الاسلام مدظلہ العالی کی صحت، سلامتی اور درازی عمر کیلئے خصوصی دعائیہ تقریبات کا اہتمام کرنا ہے۔ شیخ الاسلام مدظلہ العالی کی عالمی سطح پر احیائے اسلام، اقامت، قیام امن اور فروغ محبت ورواداری اور تحریک بیداریٔ شعور اور مصطفوی انقلاب کیلئے کی جانے والی کاوشوں کو موجودہ حالات و واقعات کے تناظر میں عوامی سطح پر نمایاں کرنا وقت کی ضرورت ہے۔

شیخ الاسلام کی ان کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے ان تقریبات میں پاکستان اور دنیا بھر میں موجود تحریک کے وابستگان، کارکنان، تنظیمات، طلبہ و طالبات اور تعلیمی ادارے سب شریک ہوں۔

اس سلسلے میں مرکز اور فیلڈ میں تقریبات کا اہتمام کیا جائے گا۔ تنظیمات و کارکنان ان تقریبات کا بھرپور اہتمام کریں اور اپنی شرکت کو یقینی بنائیں۔

نسلِ نو خیز تجھے اپنی بقا کی خاطر
شیخ الاسلام کے افکار میں ڈھلنا ہوگا
شیخِ کامل نے جلائی ہے جو شمعِ تحریک
اس پر پروانوں کی صورت ہمیں جلنا ہوگا

بقائے باہمی، تحمل و برداشت اور اخلاقی و روحانی اقدار کے احیاء میں
شب روز مصروف عمل، دانش عصرِ حاضر، سفیرِ امن

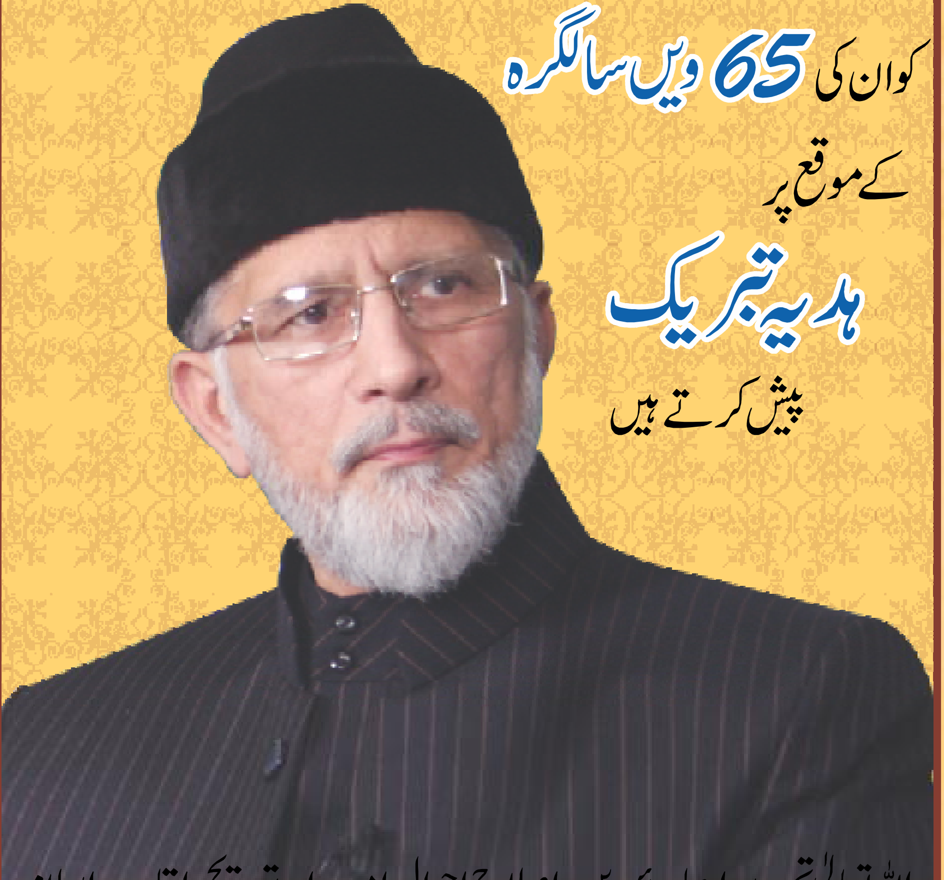

کو ان کی **65 ویں سالگرہ**
کے موقع پر

ہدیہ تبریک

پیش کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ تجدید و احیائے دین، اصلاحِ احوال امت اور ترویج و اقامتِ اسلام
کے اس عظیم مصطفوی مشن کو اُن کی قیادت میں منزل سے ہمکنار فرمائے۔

سنٹرل ایگزیکٹو منہاج القرآن انٹرنیشنل کینیڈا